سید نجم الدین غوث الدہر قلندر کے فواید وکلمات
اوران کے خلیفہ تاج العارفین شیخ تاج الدین
کے احوال وارشادات کا مجموعہ

مولف:
ناشناس

اصداف الدرر

(سال تالیف: ۸۰۴ھ/۲-۱۴۰۱ء)

ترتیب وتدوین جدید / مقدمہ وتعلیقات

حسن نواز شاہ - زین الحیدر علوی

مخدومہ امیر جان لائبریری، نڑالی

Marfat.com

اصداف الدرر

(سال تالیف: ۸۰۴ھ/ ۲-۱۴۰۱ء)

سید نجم الدین غوث الدھر قلندر (م: ۲۰ ذی الحجہ ۸۳۷ھ/ ۲۷ جولائی ۱۴۳۴ء)
کے فوائد و کلمات اور ان کے خلیفہ تاج العارفین شیخ تاج الدین کے احوال و
ارشادات کا مجموعہ

مولف

ناشناس

ترتیب و تدوین جدید، مقدمہ و تعلیقات

حسن نواز شاہ / زین الحید رعلوی

مخدومہ امیر جان لائبریری، نڑالی

Marfat.com

297.692
175 ن
١٤٥٨٦٥

۲۹۷.۴۲۹۲

ن اش ن اس، ناشناس (مولف، ۸۰۴ھ)
اصداف الدرر/ ترتیب وتدوین جدید، مقدمہ وتعلیقات، حسن نواز شاہ/ زین الحید رعلوی
نڑالی: مخدومہ امیر جان لائبریری، جون ۲۰۱۷ء، ۱۳۶ صفحات
۱-ملفوظات، احوال وواقعات ۲-سید نجم الدین قلندر-شیخ تاج الدین
۳-تصوف-سہروردیہ-قلندریہ ۴-ہندستان-مدھیہ پردیش-نالچھہ/ دھار
ISBN:978-969-9928-05-5

سلسلہ اشاعت (۶)

ASDAF UD-DURRAR/NA-SHANAS/TARTEEB O TADWEEN E JADEED
, MUQADDIMA O TALEEQAT: HASAN NAWAZ SHAH-ZAIN UL
-HAIDER ALAVI,NARALI: MAKHDUMA AMIR-JAN LIBRARY,
JUNE.2017,PP.136, SERIES OF PUBLICATION(6)
ISBN:978-969-9928-05-5

سرورق: اویس سہروردی

طبع اول: جون ۲۰۱۷ء

ناشر: مخدومہ امیر جان لائبریری، نڑالی

طابع: حاجی حنیف اینڈ سنز، لاہور

قیمت: ۵۰۰ روپے

دست یابی کا پتا:

مخدومہ امیر جان لائبریری
بہ مقام وڈاک خانہ، نڑالی، تحصیل: گوجر خان، ضلع: راول پنڈی، پاکستان
صوتی رابطہ: +92-300-5174010
برقی پتا: suhraward@yahoo.com

Marfat.com

''اے بھائی! اس جماعتِ صوفیہ نے ہر ایک چیز اور ہر ایک مقام کے لیے ایک نام اور ایک اصطلاح تجویز کی ہے. ان لوگوں کی باتیں یہی لوگ سمجھ سکتے ہیں، جس طرح زرگروں نے اپنی باتوں کے لیے اصطلاحیں مقرر کی ہیں کہ ان اصطلاحوں کے ذریعہ [ذریعے] ایک دوسرے کی باتیں سمجھتے ہیں. جیسا کہ مثل مشہور ہے: زبان زرگران زرگران دانند (کیمیا گروں کی زبان کیمیا گر ہی جانیں)، دوسرے بے چارے اس کو کیا سمجھیں اور کیا جانیں. بالکل ایسے ہی ان لوگوں کی باتیں ہوتی ہیں: فہم من فہم و جھل من جھل (جس نے سمجھا، سمجھا، جس نے نہ جانا، نہ جانا).'' (مخدوم شرف الدین احمد بن یحیٰ منیری)*

Marfat.com

• [داؤد خان، صالح مخلص]، جامع، مونس المریدین، اردو ترجمہ، سید شاہ قسیم الدین احمد شرفی الفردوسی، بہار (نالندہ)، مکتبۂ شرف بیت الشرف خانقاہِ معظم، ۲ شوال ۱۳۸۳ھ، اول، ص ۹۷

Marfat.com

شاہ محمد مصطفی حیدر قلندرؒ

[۱۹ محرم ۱۳۴۲ - ۲۳ شعبان ۱۴۲۴ھ]

کے

نام ۔

Marfat.com

به یاد

شاہ محمد تقی حیدر قلندر رح

[۲۶ شوال ۱۳۰۸ - ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ]

Marfat.com

فہرست

پیش لفظ/۱۱-۱۶
مقدمہ/۱۷-۳۱
مولف/۱۷-۱۸
اصداف الدرر کے نسخے/۱۸
نسخہ الف/۱۸-۱۹
کاتبِ نسخہ الف/۱۹
نسخہ ب/۱۹-۲۰
کاتبِ نسخہ ب/۲۰-۲۲
سال تالیف/۲۲-۲۳
اصداف الدرر کے مآخذ/۲۳-۲۴
حوالہ جات وحواشی/۳۲
متن/۳۳-۴۶
حواشی/۴۷-۴۸
ضمیمہ-الف
شجرۂ طریقت-مرتب ومدون اول/۴۹-۵۰
ضمیمہ-ب
شجرۂ طریقت-مرتب ومدون دوم/۵۱-۵۲
تعلیقات
آیات/۵۳

Marfat.com

احادیث واقوال/۵۴-۵۶

ملفوظات وارشادات/۵۷-۷۷

اصطلاحات/۷۸-۸۱

اشعار/۸۲-۸۳

شخصیات/۸۴-۹۶

مقامات/۹۷

کتابیات/۹۹-۱۱۲

اشاریہ/۱۱۳-۱۱۴

عکسیات/۱۱۵

اصداف الدرر،نسخہ الف-/۱۱۷-۱۲۴

اصداف الدرر،نسخہ ب-/۱۲۵-۱۳۲

صراطِ مستقیم/۱۳۳

مناقب الاصفیافی سلسلۃ الاولیا/۱۳۴

مرادالمریدین/۱۳۵

قطعہ تاریخ طباعت/۱۳۶

Marfat.com

پیش لفظ

اصداف الدرر کا حوالہ اول اول: نفحات العنبریہ موسوم باسم تاریخی اذکار الابرار میں نظر سے گزرا. اذکار الابرار سے ہی معلوم ہوا کہ اس کا سال تالیف ۸۰۴ھ/ ۲-۱۴۰۱ء ہے اور اس کے جامع، تاج العارفین شیخ تاج الدین کے دست گرفتہ ہیں. مزید تاج العارفین کا سید نجم الدین غوث الدہر قلندر (م: ۲۰ ذی الحجہ ۸۳۷ھ/ ۲۷ جولائی ۱۴۳۴ء) [اس کے بعد: غوث الدہر] کا مرید و خلیفہ ہونا بھی **اصداف الدرر** کے سبب ہی معلوم ہوا.

۱۸ مئی 2015ء کو شاہ زین الحید رعلوی اور شاہ ذوالنورین حیدر علوی معروف بہ سعد مصطفیٰ علوی نے غوث الدہر کے ملفوظات کے ایک اور مجموعے: **رسالہ غوثیہ** (مولفہ: شاہ حسین سرہرپوری) کی تلاش کے سلسلے میں لاہرپور (ضلع: سیتاپور) کا سفر کیا. لاہرپور میں شاہ مجتبیٰ عرف شاہ مجا قلندر (م: ۱۵ ربیع الثانی ۱۰۸۴ھ/ ۲۹ جولائی ۱۶۷۳ء) کی درگاہ کے کتب خانے سے: **رسالہ غوثیہ** تو دست یاب نہیں ہو پایا، البتہ **اصداف الدرر** اور مناقب القلندریہ کے نسخے میسر آ گئے. یہ دونوں رسایل اس سلسلے کے ابتدائی ماخذ میں سے ہیں اور ان کی دست یابی یقیناً نہایت اہم پیش رفت تھی. **اصداف الدرر** اور مناقب القلندریہ کے مخطوطات سب سے پہلے صاحب نفحات العنبریہ کو ہاتھ آئے تھے اور ان کی دریافت کا سہرا بھی انہی کے سر جاتا ہے.

Marfat.com

کتب خانہ انوریہ کاکوری وتکیہ شاہ محمد کاظم قلندر سے نکلنے والے شش ماہی مجلّے **تصفیہ** (جس کے مدیر اعلا: سعد میاں ہیں) کی دوسری فایل مکمل ہونے پر یہ طے پایا، آیندہ ہر شمارے میں سلسلے سے متعلق غیر مطبوعہ متون کو مرتب کر کے شامل اشاعت کیا جائے گا.پس ۲۰۱۶ء کے پہلے شمارے میں **اصداف الدرر** اور مناقب القلندریہ کے متون شامل کیے گئے. مناقب القلندریہ کو تو محقق شہیر علامہ حق النبی اسکندری الازہری (شاہ پور چاکر/ضلع: سانگھڑ۔سندھ) نے راقم الحروف کی درخواست پہ مرتب کیا، البتہ **اصداف الدرر** کے متن کی تدوین راقم اور شاہ زین الحید رعلوی کی ذمے داری قرار پائی.

(II)

اصداف الدرر اور مناقب القلندریہ کے جو نسخے لاہر پور سے دست یاب ہوئے، دونوں ایک ہی کاتب کے مکتوبہ تھے.نسخے کی حالت خاصی مخدوش تھی.نسخہ جا بہ جا کرم خوردہ تھا نیز جلد بندی کے دوران ہر ورق کے ایک سرے پہ خاکی کاغذ بہ طور مرمت چسپاں کیا گیا تھا، جس سے کچھ سطور کے الفاظ مرمت کے نیچے آجانے کے سبب ان کی قراءت میں خاصی مشکل پیش آرہی تھی.دن گزرتے رہے اور اس دوران ایک دن ڈاکٹر عبد العزیز ساحر (سر براہ شعبۂ اردو، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد) نے راقم کو فون کیا کہ انھیں ایک کتاب:انوار الصفی فی اظہار اسرار الجلی و الخفی (احوال وارشات:مخدوم شاہ صفی الدین حنفی ردولوی، جامع:حکیم حسین علی) درکار ہے اور با وجود کوشش ابھی تک مل نہیں پائی، سو اس کی دست یابی ممکن بنایئے. میں نے اپنے کئی دوستوں سے انوار الصفی کے بارے میں استفسار کیا، شاید ڈاکٹر نوشاد عالم چشتی (علی گڑھ) نے نشان دہی کی کہ اس کا ایک نسخہ کتب خانہ انوریہ کاکوری میں ہے، یعنی:

رام بغل اور شہر ڈھنڈورا

Marfat.com

راقم نے فوراً سعدی میاں سے رابطہ کیا اور کتاب تلاش کرانے کو کہا. انھوں نے زین میاں کو کتاب کا نام بتایا اور کتب خانے میں دیکھنے کو کہا. زین میاں کو مطلوبہ کتاب تو نہیں ملی البتہ **اصداف الدرر** اور مناقب القلندریہ کے مخطوطات پر مشتمل نہایت صاف مجموعہ میسر آ گیا. بہ غور دیکھنے پر معلوم ہوا کہ دست یاب نسخہ، دراصل لاہر پور کے نسخے کی ہی نقل ہے اور جس وقت یہ نقل تیار کی گئی تھی، اس وقت لاہر پور والا نسخہ یقیناً سالم حالت میں رہا ہوگا. دوسرے نسخے کی دست یابی کے بعد متن کے وہ مقامات جو ناخوانا تھے یا حل طلب تھے بہ آسانی حل کر لیے گئے. یہ تو تھی نسخوں کی دست یابی کی روداد. اب چند گزارشات **اصداف الدرر** کی کتابی صورت میں اشاعت سے متعلق:

☆-تصفیہ میں فارسی متن کے ساتھ مختصر مقدمہ اور حواشی شامل کیے گئے تھے. اب کتابی صورت میں مفصل مقدمے، ضمیمہ جات نیز تعلیقات کا بھی اہتمام کیا گیا ہے.

☆-لاہر پور کے نسخے یعنی: نسخہ الف کو بنیادی قرار دیتے ہوئے اس کی نقل یعنی نسخہ ب سے تقابل کے بعد اختلاف نسخ حواشی میں درج کر دیے گئے ہیں.

☆-آیات واحادیث، اور متن میں نقل کیے گئے اقوال کی تخریج بھی کر دی گئی. چند ایک اقوال کی تخریج نہیں ہو پائی جیسے امام حسن بصری سے منسوب ایک قول.

☆-ملفوظات کے حوالے سے چند ایک مقامات پر تعلیقات توضیحی ہو گئے ہیں.

☆-متن میں محض دو اشعار اور دو مصاریع نقل ہوئے ہیں، سو ان کی بھی تخریج کا اہتمام کیا گیا ہے.

☆-متن میں جن شخصیات کا ذکر آیا ہے ان میں سے قدرے کم معروف مشائخ کے مختصر کوائف نیز ان سے متعلق مآخذ کی نشان دہی کر دی گئی ہے. معروف مشائخ کے احوال سے متعلق محض مآخذ کی نشان دہی پر ہی اکتفا کیا گیا ہے. اس اہتمام کے

Marfat.com

باوجود چند شخصیات کے کوائف میسر نہیں ہو پائے۔

☆-متن میں جن مقامات کا ذکر آیا ہے، ان کی موجودہ کیفیت کو انٹرنیٹ کی مدد سے واضح کر دیا گیا ہے۔

☆-آخر میں ہر دو مخطوطات کا مکمل عکس بھی شامل کیا گیا ہے۔

☆- **اصداف الدرر** اور مناقب القلندریه میں ایک لفظ: ''خرابوت'' آیا ہے. گو صاحبِ نفحات العنبریه نے مناقب القلندریه کے حوالے سے اس کا ترجمہ ایک مقام پر ''کھرل کیا'' ہے، لیکن راقم اس حوالے سے کسی حتمی نتیجے پہ نہیں پہنچ پایا۔

☆-متن میں دو تین مقامات ایسے تھے جنھیں شامل کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں احباب کی مختلف آرا تھیں؛ بالخصوص ڈاکٹر سید شمیم الدین احمد منعمی (سجادہ نشین، درگاہ مخدوم شاہ محمد منعم، میتن گھاٹ پٹنہ) نے تجویز دی کہ ان اصداف کو متن سے نکال دیا جائے اور پیش لفظ یا مقدمے میں اس کی نشان دہی کر دی جائے. اس کے بر عکس ڈاکٹر عارف نوشاہی (معروف محقق اور مخطوطہ شناس، اسلام آباد) نے بجھا دیا کہ متن کو مجروح نہ کیا جائے اور مقدمے میں مرتب کا ان عبارات سے عدم اتفاق تحریر کر دیا جائے. راقم الحروف کا طبعی رجحان بھی اسی طرف ہے کہ مرتب کو متن میں تصرف کا اختیار نہیں، پس راقم نے متعلقہ اصداف کو متن میں شامل رکھا اور شریک مرتب بھی اس معاملے میں مجھ سے متفق تھے. ان اصداف کے بارے میں کچھ تو مقدمے اور کچھ تعلیقات میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

☆-برادرِ گرامی شاہ حسن سعید صفوی صاحب (سید سراواں-الہٰ آباد) نے ایک بار متن کو ملاحظہ کیا اور سولہ ویں صدف میں مذکور دو اصطلاحات: مناقرت اور تناقر کی طرف متوجہ کیا. اگر چہ دونوں نسخوں میں یہ اصطلاحات اسی طور مذکور ہیں اور تصفیہ

Marfat.com

میں شامل متن میں بھی یوں ہی نقل کی گئی تھیں. ان کے توجہ دلانے پر ہی ذہن اس طرف گیا کہ تنافر کی بحث تو **عوارف المعارف** میں بھی موجود ہے. **عوارف المعارف** کے دیکھنے سے ایک تو یہ معلوم پڑا کہ اس سلسلے میں صاحب **اصداف الدرر** کا مأخذ **عوارف المعارف** ہی ہے، گو انھوں نے اس کا حوالہ نہیں دیا. دوسرے یہ اختلاف بھی سامنے آیا کہ عوارف کے مطبوعہ عربی متون میں ان اصطلاحات کی دونوں صورتیں: **مناقرت/منافرت-تناقر/تنافر** موجود ہیں، حتیٰ کہ ڈاکٹر عبدالحلیم محمود (۱۲ مئی ۱۹۱۰-۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء) کے مرتبہ متن میں بھی: **مناقرت وتناقر** ہی مذکور ہیں. عوارف کے کئی مخطوطات، مطبوعہ متون نیز فارسی و اردو تراجم کے تقابل نیز پروفیسر معین نظامی، ڈاکٹر عارف نوشاہی اور شاہ حسن سعید صفوی صاحبان سے مشاورت کے بعد یہی طے پایا کہ سیاق وسباق کی روشنی میں: **منافرت وتنافر** ہی درست ہیں. راقم حسن صاحب کا ان کی معاونت اور کرم فرمائی پہ شکرگزار ہے.

☆-پروفیسر معین نظامی صاحب کا خصوصی طور پر ممنون ہوں. انھوں نے نہ صرف تقریظ سے نوازا بل کہ مکمل مسودہ دقتِ نظر سے ملاحظہ فرماتے ہوئے چند مفید مشوروں کے ساتھ ساتھ متن میں تین مقامات پہ اسقام کی نہ صرف نشان دہی فرمائی بل کہ ان کا حل بھی تجویز فرمایا، جس کے سبب متن بالکل بے غبار ہو گیا. استاد! آپ کے احسانات اور شفقتوں کے لیے ''شکریہ'' نہایت ناکافی ہے.

☆-محترمہ فاطمہ فیاض صاحبہ (پی ایچ ڈی اسکالر، لاہور: حال مقیم: تہران) کا بھی بے حد شکرگزار ہوں کہ انھوں نے بھی چند ایک بار نہ صرف متن پڑھنے کی زحمت گوارا کی بل کہ اس دوران ہمہ وقت ان کا تعاون بھی شامل حال رہا.

☆-گورے باوا! (سعدی میاں) تمھاری لاپرواہیوں نے گوناک میں دم کیے رکھا

Marfat.com

مگراس کے باوجود پرارتھنا ہے کہ تینوں لوگوں میں تمہاری جے جے کار ہو.

☆-حسیب بھائی (حسیب احمد محبوبی) کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ ہمیشہ کم پڑ جاتے ہیں.خدا انھیں مزید توفیقات سے نوازے.

آخر میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے جو ہر لمحہ معاونت میں پیش پیش رہتے ہیں اوراس بار بھی ان کا تعاون شامل حال رہا.ان کے اسما بہ لحاظ حروف تہجی:

ارسلان بخاری،سید (سوہاوہ/جہلم)

اویس علی سہروردی،سید (لاہور)

بشارت محمود میرزا (اراضی ڈھڈی/گوجر خان)

حامد نواز شاہ،صاحب زادہ (نڑالی)

عارف نوشاہی،ڈاکٹر (اسلام آباد)

فاران نظامی (کلر سیداں/راول پنڈی)

محمد منشا خان (میاں والی)

علاوہ ازیں صوفی مراد حسین شاہ،صوفی ذوالفقار حسین شاہ اور صوفی حامد محمود شاہ صاحبان کا بھی ممنون ہوں کہ ان ہر چہار برادران طریقت نے کتاب کی اشاعت میں مالی معاونت کی.خدا تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا کرے.

حسن نواز شاہ

-سہرورد-

نڑالی

۶-جون،۲۰۱۷ء

(کاغذات میں درج اپنی غلط تاریخ ولادت کے دن)

Marfat.com

مقدمہ

جیسا کہ پیش لفظ میں تحریر کیا گیا، **اصداف الدرر** کو پہلی بار: نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ موسومہ بہ اسم تاریخی اتحاف الابرار (مطبوعہ: ۱۳۳۸ھ) میں بہ طور ماٴخذ استعمال کیا گیا نیز اس سے اقتباسات بھی نقل کیے گئے۔ نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ کی دوسری اشاعت: نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ موسوم باسم تاریخی اذکار الابرار کے نام سے ۱۳۵۷ھ کو عمل میں آئی۔ نفحات العنبریہ سے قبل اس خانوادے کے مولفین کی تالیفات: مناقب الاصفیا فی سلسلة الاولیا (مولفہ: ۱۱۷۰ھ)، مراد المریدین (مولفہ: ۱۱۷۶ھ)، فصولِ مسعودیہ (مولفہ: ۱۱۹۵ھ)، اصول المقصود (مولفہ: ۱۲۲۵ھ)، روض الازھر فی مآثر القلندر اور انتصاح عن ذکر اھل الصلاح میں بہ طور ماٴخذ اس کا حوالہ نہیں ملتا۔

مولف

اصداف الدرر کے مولف کون ہیں، اس بارے میں داخلی و خارجی ذرایع سے اب تک کچھ نہیں معلوم ہو پایا۔ البتہ **اصداف الدرر** کے حوالے سے مولف کے بارے میں جو چند ایک اطلاعات ملتی ہے انھیں ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

Marfat.com

☆- مولف، غوث الدھر کے خلیفہ شیخ تاج الدین، جنھیں وہ شیخ المشایخ اور تاج العارفین کے القابات سے یاد کرتے ہیں؛ کے دست گرفتہ ہیں. شیخ تاج الدین کی غوث الدھر سے بیعت و خلافت کے حوالے سے یہ واحد مأخذ ہے ورنہ بہ قول صاحبِ نفحات العنبریہ:

"آپ [غوث الدھر] کے ایک اور خلیفہ حضرت تاج العارفین شیخ تاج الدین، رسایل مناقب القلندریہ و اصداف الدرر سے معلوم ہوئے." (۱)

☆- مولف کو غوث الدھر کی خدمت میں بھی حاضری کا شرف حاصل رہا اور انھوں نے ان سے بلاواسطہ سماعت کی ہوئی روایات بھی نقل کی ہیں.

☆- مولف کے مطابق: پیرانِ قلندریہ کے ہاں مرید کو برا بھلا کہنے نیز سزا دینے کا رواج رہا ہے. مولف کو بھی ان کے شیخ غلطی کے سرزد ہونے پر سرزنش کرتے یا سزا دیا کرتے تھے. مولف کو ایک بار ان کے شیخ طریقت نے کسی غلطی کی پاداش پہ بہ طور سزا خود سے دور کر دیا اور مسافرت کے دوران ان کا ایک درویش سے مکالمہ ہوا.

(II)

اصداف الدرر کے نسخے

اب تک اصداف الدرر کے صرف دو ہی نسخے دریافت ہوئے ہیں. ایک (نسخہ: الف) شاہ مجتبیٰ عرف شاہ مجا قلندر کی درگاہ کے کتب خانے کا (یہ نسخہ اب کتب خانہ انوریہ کاکوری کی زینت ہے) اور دوسرا (نسخہ: ب) کتب خانہ انوریہ کا. ذیل میں دونوں نسخوں کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے:

نسخہ: الف

ایک ہی کاتب کا مکتوبہ یہ مجموعہ بالترتیب: مناقب القلندریہ اور **اصداف الدرر** پر

Marfat.com

مشتمل ہے. مجموعے کے آخری آٹھ صفحات (۱۴-۲۱) پر **اصداف الدرر** کا متن درج ہے.
مجموعۂ ہذا ۲۰ شوال ۱۱۸۲ھ کو بہ مقام لہرپور کتابت کیا گیا. اس کے کاتب محمد جمیل ولد محمد خلیل ہیں. محمد خلیل، مخدوم شاہ نور کی اولاد میں سے تھے. ترقیمہ (من وعن) درج ذیل ہے:

" تم اصداف الدرر وقت الفجر فی یوم دوسه من شهر شوال العظم سنة ۱۱۸۲ھ احد عشر اسا و سمعون و الف من ید عبد الضعیف:"محمد جمیل بن شیخ محمد خلیل" از فرزند حضرت مخدوم شاه نور در مقام لهر پور بحرمت النبی وآله الامجاد، به اختتام رسید:

هر که خواند دعا طمع دارم
زانکه من بندهٔ گنه گارم

کاتب نسخہ الف

نسخہ الف کے کاتب محمد جمیل کا شجرۂ نسب شاہ نور الحق قلندر (م: ۲۲ صفر ۹۶۳ھ/ ۶ جنوری ۱۵۵۶ء) کے توسط سے شاہ قطب الدین بینادل قلندر (۲۹ شعبان ۶۷۷-۲۵ شعبان ۹۲۵ھ/ ۲ فروری ۱۲۷۵-۲۲ اگست ۱۵۱۹ء) کے خلیفہ شاہ نصیر الحق قلندر (م: ۲۵ جمادی الاول ۹۱۵ھ/ ۱۰ ستمبر ۱۵۰۹ء) تک پہنچتا ہے. حکیم ظہیر الدین عباسی حافظ پوری کی تالیف: **النور** سے شجرۂ نسب ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

''محمد جمیل بن محمد [خلیل بن محمد عابد بن عبد المطلب بن شیخ ابو البقا بن شاہ کبیر بن شاہ نور الحق بن شاہ نصیر الحق قلندر.'' (۲)

نسخہ: ب

یہ نسخہ بھی دو مخطوطات یعنی: مناقب القلندریہ اور **اصداف الدرر** کا مجموعہ ہے اور کتب خانہ انوریہ کاکوری کی زینت ہے. یہ نسخہ، نسخہ الف کی نقل پر مشتمل ہے اور ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۵۷ھ کو محمد عاصم نے نسخہ الف سے اس کی نقل تیار کی. آٹھ صفحات پر مشتمل اس نسخے کا

Marfat.com

ترقیمہ مع ترقیمہ نسخہ اول جسے کاتب نے نقل کرنے کا اہتمام کیا ہے، درج ذیل ہے:

"خاتمۂ نسخه منقول عنه: تم اصداف الدرر وقت الفجر في يوم الاثنين من شهر شوال المعظم سنة ١١٨٢ھ احد عشر اثنا و تسعون و الف من يد عبد الضعيف محمد جميل بن شيخ محمد خليل از فرزند حضرت مخدوم شاه نور در مقام لور پور بحرمت النبی و آله الامجاد باختتام رسید:

هر خواند دعا طمع دارم
زانکه من بندۂ گنهگارم

و ناقله كاتب هذه النسخة العبد العاصی الآثم محمدن المدعو بالعاصم تجاوز الله عن ذنوبه و غفرله المكاره والذمائم فی تاریخ الثمانیة و عشرون من شهر جمادی الاخری یوم الجمعة ١٣٥٧ھ الف و ثلاث مائة و سبع و خمسون ببرکته الصاد والنون."

کاتب نسخہ ب

اس نسخے کے کاتب: مولوی محمد عاصم متخلص بہ قیس کاکوروی خلف اکبر مولوی محمد ہاشم (۱۷ ربیع الاول ۱۳۰۹-۱۳۷۵ھ/۲۱ اکتوبر ۱۸۹۱-۲۶ اپریل ۱۹۵۶ء) کاکوری میں پیدا ہوئے. ابتدائی عربی و فارسی کی تعلیم شاہ علی انور قلندر (۱۱ ربیع الاول ۱۲۶۹-۲ محرم ۱۳۲۴ھ/۲۳ دسمبر ۱۸۵۲-۲۶ فروری ۱۹۰۶ء) سے حاصل کی اور انہی سے بیعت بھی ہوئے. سخنوران کاکوری کے مولف کے بہ قول:

"ابتدائی عربی اور فارسی کی تعلیم شاہ علی انور قلندر سے حاصل کی تھی اور ان کے مرید ہوئے. ان کے وصال کے بعد حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے تصوف اور دیگر علوم باطنی کی تعلیم حاصل کی اور ان کے شاگردِ رشید ہوئے. مولوی محمد عاصم فارسی، اردو، عربی اور انگریزی چاروں زبانوں میں فاضل

Marfat.com

تھے اور شعر گوئی کا فطری ذوق رکھتے تھے. تخلص قیس اختیار کیا تھا. ہر وقت کیف و مستی میں سرشار رہتے تھے اور ایک جذب کی سی کیفیت رہتی تھی. اردو اور فارسی اور عربی میں بڑی روانی اور فکر کے ساتھ شعر کہتے تھے. وہ عزیزوں سے زیادہ عزیز تھے. بزرگوں سے زیادہ بزرگ اور دوستوں سے زیادہ دوست ...... محکمۂ آب کاری میں ملازم تھے اور نیک نام تھے. انسپکٹر کے عہدے سے پنشن یاب ہو کر وطن میں مقیم ہو گئے. ان کی قادر الکلامی مسلم تھی. تاریخ گوئی میں ملکہ تھا. بڑی بے ساختہ تاریخ نکالتے تھے. ان کی تاریخیں تکیہ شریف کاظمیہ کی کئی سو کتابوں میں موجود ہیں...... کاکوری میں درگاہ شاہ علی انور قلندر میں دفن ہوئے.''(۳)

انھوں نے اپنے ماموں خان بہادر تاج الدین جذب (۱۲۷۳-۲۵ رجب ۱۳۳۳ھ /۷-۱۸۵۶-۶ جون ۱۹۱۵ء) کا فارسی و اردو کلام مرتب کر کے: **جذباتِ جذب** کے نام سے شایع کرایا تھا. ان کی ایک اور تصنیف: **تعلیمات اور مقام مولاے علی**، ان کے عصر میں مقبولیت کی حامل رہی.(۴) مولانا شاہ محمد علی حیدر قلندر (یکم شعبان ۱۳۱۱-۱۷ رمضان ۱۳۶۶ھ /۲ فروری ۱۸۹۴-۴ اگست ۱۹۴۷ء) کے بہ قول:

''میری مولفہ کتاب: احسن الانتخاب پر بعض لوگوں نے اعتراضات شایع کیے تھے، ان کی تردید میں انھوں نے دو رسالے لکھے جو چھپ گئے ہیں.''(۵)

قیس کاکوروی اور ان کے مرشد زادے صاحبِ نفحات العنبریہ- حافظ محمد تقی حیدر قلندر (۲۶ شوال ۱۳۰۸-۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ/۴ جون ۱۸۹۱-۱۷ اپریل ۱۹۴۰ء)، آپس میں نہایت گہرے دوست بھی تھے. بہ قول شاہ ذوالنورین حیدر علوی (پ: ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ /۶ جنوری ۱۹۸۲ء): ''شاہ تقی حیدر قلندر کے محض اڑھائی دوست تھے اور ان اڑھائی میں سے ایک قیس صاحب بھی تھے.''

Marfat.com

تذکرہ گلشن کرم میں قیس کا ایک بیان اسی تناظر میں نقل کیا گیا ہے، وہ بتاتے ہیں:

''میں جب کم عمر تھا (غالباً سات یا آٹھ سال کی عمر تھی) کہ ایک روز حضرت پیر و مرشد خداوند نعمت مولانا حافظ شاہ علی انور قدس سرہ' میانہ پر میرے مکان تشریف لائے اور حضور کے نیرین اصغرین (مولانا شاہ تقی حیدر قلندر، حافظ شاہ علی حیدر قلندر) بھی ہم راہ تھے. حضرت نے مولانا شاہ تقی حیدر قلندر سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ تمھارے دوست ہیں. پھر میرا ہاتھ لے کر مولانا کے ہاتھ میں دے دیا اور برادرِ عزیز محمد عالم سے حضرت شاہ علی حیدر قلندر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ تمھارے دوست ہیں. اور والدہ صاحبہ سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ ہمارے نزدیک جیسے منن اور پتن تھے (مولانا صاحب و حافظ صاحب) ویسے [ہی] عاصم و عالم. اس ارشاد کی تحریر سے (معاذ اللہ) کوئی تخییل مساوات کا ان دونوں حضرات کے ساتھ مقصود نہیں، کیوں کہ: چہ نسبت خاک را بہ [با] عالم پاک، بل کہ اس بات کا فخر مقصود ہے کہ ہماری نسبت غلامی اس پایہ کی بہ عنایت مرشدی ہے کہ ایسے شفقت آمیز ارشادات ہوئے.''(۶)

(III)

سالِ تالیف

اصداف الدرر بنیادی طور پر مولف کے جدِ روحانی سید نجم الدین قلندر کے فواید و کلمات اور مولف کے شیخ طریقت، شیخ تاج الدین کے احوال و ارشادات پر مشتمل ہے. یہ مجموعۂ افادات و ملفوظات ۸۰۴ھ/۲-۱۴۰۱ء کو مکمل ہوا. بہ قول مولف:

''اصداف الدرر، تالیف کردہ شد، سنۃ اربع و ثمانمایۃ. بدانکہ درین کتاب فواید [و] کلماتِ حضرت غوث الدھر و الدین و حیات [و] کلماتِ شیخ المشایخ تاج العارفین خلیفۂ غوث

1601285

Marfat.com

مسطور قدس الله ارواحہ مذکور است۔"

اصداف الدرر کے مآخذ

اصداف الدرر میں کسی کتاب کا بہ طور مأخذ حوالہ نہیں ملتا، البتہ دو مقامات (صدف: ۱۴، ۱۸) پہ مولانا جلال الدین محمد رومی (۶ ربیع الاول ۶۰۴-۵ جمادی الآخر ۶۷۲ھ/ ۳۰ ستمبر ۱۲۰۷-۱۷ دسمبر ۱۲۷۳ء) کے دو اشعار ان کے اسم گرامی کے اہتمام کے ساتھ نقل ہوئے ہیں. ایسے ہی صدف نمبر ۲۶ میں شیخ تاج الدین سے منسوب ارشاد کا ایک حصہ بھی مولانا روم کے اشعار سے ماخوذ ہے، اس سے یہ باور ہوتا ہے کہ **دیوان شمس تبریز** مولف اور ان کے شیخ طریقت کے زیر مطالعہ رہا ہے.

اسی طرح ایک صدف (نمبر: ۱۷) میں ابو محمد شیخ مصلح الدین بن عبداللہ متخلص بہ سعدی شیرازی (م: بہ اختلاف، ۶۹۱-۶۹۴ھ) کا ایک مصرع، موضوع کی مناسبت سے نقل ہوا ہے. یوں ہی اکیس ویں صدف میں کسی نامعلوم شاعر کی رباعی سے ایک مصرع نقل کیا گیا ہے. مکمل رباعی شیخ عبداللہ انصاری ہروی (۲ شعبان ۳۶۹-۹ ربیع الآخر ۴۸۱ھ/ ۲ فروری ۹۸۰-۲ جولائی ۱۰۸۸ء) کی تفسیر: **کشف الاسرار وعدۃ الابرار** میں نقل ہوئی ہے اور غالب گمان ہے کہ یہ رباعی انھی کی ہے.

ایک اور صدف (نمبر: ۳۰) میں غوث الدھر ایمان کی تعریف، مولانا حسین کی کسی تصنیف سے بیان فرماتے ہیں. مولانا حسین، دراصل فردوسیہ سلسلے کے بہاری بزرگ: مخدوم حسین بن معز نوشہ توحید بلخی (م: ۲۴ ذی الحجہ ۸۴۴ھ/ ۱۵ مئی ۱۴۴۱ء) ہیں. ان کی تصانیف ہنوز غیر مطبوعہ ہیں اور ان کے مخطوطات تک سر دست رسائی ممکن نہیں، اس لیے یہ کہنا مشکل ہے کہ غوث الدھر کے پیش نظر ان کی کون سی تصنیف رہی ہوگی.

یوں ہی دو اور مقامات (اصداف: ۱۸، ۲۵) سے یہ گمان ہوتا ہے کہ شیخ ہجویری کی

Marfat.com

تصنیف: **کشف المحجوب** بھی مولف کے پیش نظر رہی ہے، اگرچہ انھوں نے اس کا حوالہ نہیں دیا۔

اسی طور سولہ ویں صدف میں تنافر و مسکینی کی بحث یقیناً **عوارف المعارف** سے ماخوذ ہے۔ **عوارف** کے پندرہ ویں باب میں شیخ الشیوخ نے تنافر پہ تفصیلی کلام کیا ہے اور شیخ ابومحمد رویم بن احمد (م: ۳۰۳ھ/ ۹۱۵ء) کا قول: لا یزال الصوفیه بخیرما تنافروا فان اصطلحوا هلکوا (صوفیوں میں خیر اسی وقت تک ہے جب تک وہ آپس میں تنافر رکھیں اور اگر وہ آپس میں مصالحت کریں گے اور باہم مل بیٹھیں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے)، نقل کیا ہے۔ **اصداف الدرر** میں بھی تنافر و مسکینی کے ذیل میں شیخ رویم کا یہ قول بغیر حوالے نیز بنا شیخ رویم کا نام لیے نقل کیا گیا ہے۔

ایسے ہی اکتیس ویں صدف کے اس اقتباس:

"این ضعیف در کتابی نبشته دیده که غوث رضی الله عنه فرمود که خروسِ هر کسی بانگ زند و فرود رود، و خروسِ سید عبدالقادر گیلانی [قدس الله سره العزیز] تا قیامت همچنان بانگ کند."

سے یہ باور ہوتا ہے کہ شاہِ گیلان کے احوال نیز اکتیس ویں صدف کے حوالے سے مولف کے پیش نظر: بهجة الاسرار و معدن الانوار (**ابوالحسن الشطنوفی**) رہی ہے۔

(IV)

اصداف الدرر مجموعی طور پر بتیس اصداف کا مجموعہ ہے۔ کچھ تو نہایت مختصر ہیں اور کچھ مفصل۔ مولف نے اپنے جدِ روحانی کے ارشادات بلاواسطہ بھی نقل کیے ہیں اور بالواسطہ بھی۔ ایسے ہی مولف نے اپنے شیخ طریقت کے وہی ارشادات درج کیے ہیں جو انھوں نے بلا واسطہ سماعت کیے۔

Marfat.com

اصداف الدرر میں اگر چہ مولف کے شیخ طریقت وجدِ روحانی کے احوال وارشادات جمع کیے گئے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ اس حوالے سے بھی یہ ایک اہم مأخذ ہے کہ اس میں کئی معاصر اطلاعات بھی مذکور ہیں، جن میں سے چند ایک تو بالکل نئی ہیں یا معلوم اطلاعات کا قدیم حوالہ، جیسے:

☆- شیخ حسین دھکڑ پوش مسلسل تیرہ ماہ عالم حیرت میں ایک ہی مقام پہ تشریف فرما رہے۔

☆- غوث الدھر نے بیالیس حج ادا کیے۔

☆- سید خضر رومی مسلسل ایک مہینے اپنے حجرے میں ہی قیام پذیر رہتے اور شرعی و بشری ضروریات کے تحت ایک ماہ بعد باہر تشریف لایا کرتے۔

☆- غوث الدھر جس سال سرور پور [سرہر پور] تشریف لائے اسی سال ملک اکرم شمس الدین معروف بہ سلطان ابراہیم شاہ (م: ۸۴۴ھ/۱۴۴۴ء) نے کوہِ کنتت پہ ایک قلعہ تعمیر کیا اور اس کا نام: جنت آباد رکھا۔

☆- غوث الدھر نے جب مانڈو کی طرف سفر کا ارادہ کیا تو سرور پور سے جون پور پہنچے اور قاضی ارشد کے ہاں تیرہ روز اقامت گزین رہے۔

☆- عارف نامی سوداگر نے جب مانڈو کے لیے رخت سفر باندھا تو غوث الدھر بھی اس کے ہم راہ ہو لیے اور مانڈو کے علاقے میں پہنچے۔

مذکورہ بالا آخری تین شقوں کی روشنی میں غوث الدھر کی سرور پور آمد، وہاں سے جون پور تشریف آوری نیز مانڈو کے لیے سفر کا زمانہ بہ آسانی طے کیا جا سکتا ہے اگر سلطان ابراہیم شاہ کے کوہِ کنتت پہ قلعے کی تعمیر تاریخی اعتبار سے متعین ہو جائے۔

☆- شیخ صامت علاء الدین، غوث الدھر کی ملاقات کے لیے آئے۔

Marfat.com

☆-امام شاطبی کے نواسے امام و حافظ و قاری اسماعیل اپنے شاگردوں کے ہم راہ غوث الدھر کی ملاقات کے لیے آئے.غوث الدھر نے ان کے تلامذہ سے قراءت سماعت فرمائی، جس سے ان پہ رقت طاری ہوگئی.امام اسماعیل نے اپنے بیٹے کی علالت کے بارے میں عرض کیا، جس پر انھوں نے غذائی علاج تجویز فرمایا.

☆-**اصداف الدرر** سے ہی یہ باور ہوتا ہے سید خضر رومی، غوث الدھر اور شیخ تاج الدین اپنے مریدین کی غلطی پہ نہ صرف ان سے سختی برتتے بل کہ انھیں زدوکوب کرتے نیز برا بھلا بھی کہا کرتے تھے.

☆-**اصداف الدرر** سے غوث الدھر اور شیخ تاج الدین کے سفر ملتان کی اطلاع بھی ملتی ہے.یہ سفر موسم سرما میں ہوا اور دونوں کا قیام ایک مسجد میں رہا.

☆-**اصداف الدرر** سے ہی معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے کے مشائخ غلطی سرزد ہونے پہ مرید کو خود سے دور کردیا کرتے تھے تاکہ اسے اپنی کوتاہی کا احساس ہوجائے.

☆-**اصداف الدرر** میں شاید پہلی بار جنسیات پہ کھل کر کلام کیا گیا ہے.اس عہد میں صوفیہ کے جنسی رجحانات اور خیالات کے حوالے سے بھی یہ ایک اہم مأخذ ہے.

☆-**اصداف الدرر** سے ہی یہ اطلاع ملتی ہے کہ مولف کے شیخ طریقت، شیخ تاج الدین نے: امواج البحور کے نام سے ایک کتاب تحریر کی تھی جس میں تمام طبقات کے صوفیہ کے ارشادات جمع کیے گئے تھے.اس کتاب کا ایک مخطوطہ جس کے کاتب شیخ الاسلام شیخ چاپلدہ تھے،۸۰۴ھ/۲-۱۴۰۱ء تک مانڈو میں موجود تھا.

☆-غوث الدھر اپنی گفت گو میں اکابر اور معاصر مشائخ کے ارشادت و واقعات بھی بیان کیا کرتے تھے.

☆-قدم جیلانی یعنی شیخ عبدالقادر گیلانی (م:۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ/۱۴ فروری ۱۱۶۶ء) کا

Marfat.com

یہ ارشاد: ''میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے''، ایک صدف میں اس پر بھی کلام کیا گیا ہے. اس حوالے سے ایک بحث یہ بھی موجود رہی ہے کہ کیا ان کا یہ ارشاد کے ان کے عہد تک ہی محدود ہے یا ان کی حیات ظاہری سے قبل اور بعد کے صوفیہ بھی اس ارشاد کی ذیل میں آتے ہیں. یہی سوال جامع کے مرشد شیخ تاج الدین کے ذہن میں بھی آیا؛ اسی شب انھوں نے ایک خواب دیکھا، جس سے انھوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ شیخ گیلان کا یہ ارشاد بعد کے صوفیہ کے لیے بھی ہے.

(۷)

اصداف الدرر کے آٹھویں صدف میں جامع نے تاج العارفین کا ایک ارشاد نقل کیا ہے. اس ارشاد میں ایک لفظ ''خرابوت'' بھی استعمال ہوا ہے. ملفوظ دیکھیے:

''شیخ المشایخ تاج العارفین گفت: خرابوت و باعث[کذا] حواس را فرو می بندد، سالك مدرك می گردد.''

یہی لفظ **مناقب القلندریہ** میں دو مقامات پر آیا ہے:

''قال تاج العارفین قدس الله روحه، و من کرامته انه امطر علیه الجواهر فدعاه فتلاشی و فبقی جوهرة فی منطفته، فجاء بابا فخر الدین الی شیخه میران نتهر، فقال الشیخ: اذهب انت فان رائحة الدنیا جاء منك و عقد انفه، فقال الشیخ بابا فخر الدین گنج اسرار: لیس شیء عندی سوی هذه المنطفة و القاها عند شیخه فوقع الجوهرة عنها، فامر الشیخ میران نتهر باتیانها و القائها فی **الخرابوت** الصغیر ثم شربها قدحاً قدحاً مع الاصحاب.''(۷)

صاحبِ **نفحات العنبریہ** نے اس اقتباس کے ملخص ترجمے میں **خرابوت** کا ترجمہ ''کھرل'' کیا ہے. البتہ اس میں سے موتی کے پینے کا قرینہ کس طور نکالا ہے، یہ بعید از فہم ہے،

Marfat.com

کیوں کہ عربی متن میں تو صاف لکھا ہے: و القائها فی الخرابوت الصغیر، یعنی [موتی] لاؤ اور چھوٹے خرابوت میں ڈال دو. نفحات العنبریه سے مذکورہ بالا اقتباس ملاحظہ کیجیے:

''شیخ تاج العارفین فرماتے تھے، ان [فخر الدین معروف بہ گنج اسرار] کی ایک کرامت یہ ہے کہ ان پر جواھرات کی بارش ہوئی. انھوں نے ان کو پھینک دیا مگر ایک جواھر ان کے پٹکا [پٹکے] میں رہ گیا. پھر وہ اپنے پیرو مرشد میراں نتھر کے پاس گئے. شیخ نے فرمایا: دور ہو تجھ سے دنیا کی بو آتی ہے ،اور ان کی ناک مروڑی. بابا فخر الدین نے عرض کیا کہ میرے پاس اس پٹکا [پٹکے] کے سوا کچھ نہیں اور اسے اپنے شیخ کے پاس ڈال دیا، تو اس میں سے وہ جواھر گرا. شیخ میراں نتھر نے حکم دیا کہ کھرل میں پیسا جائے. پھر مع اصحاب اسے نوش کیا.'' (۸)

مناقب القلندریه میں ایک اور مقام پر بھی یہی لفظ دوسرے معنوں میں آیا ہے:

''قال تاج العارفین: انا اشرب الشراب حتیٰ اصیر شراباً مطلقاً، رحمة الله بالسطوات یهیج الشهوات و بالخرابوت و الباعث یهیج السطوات فیحترق الشهوات و الخطرات حتیٰ لا یری فی المنام شیء للاحتراق الخطرات الخطرات بالسطوات فی بعض الاوقات.'' (۹)

اب مناقب القلندریه کے دوسرے اقتباس کی روشنی میں آٹھویں صدف کو دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس صدف کا ابتدائی حصہ کتابت کے دوران چھوٹ گیا ہے جس کے سبب نہ صرف پورا صدف مہمل ہو گیا بل کہ لفظ: ''خرابوت'' کی قیاسی تفہیم بھی ناممکن ہو گئی. ایسے ہی مناقب القلندریه کے دنوں اقتباسات میں ''خرابوت'' دو مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے. اب یہ لفظ کس زبان کا ہے اور اس کے معانی کیا ہیں، نجی کوششوں نیز

Marfat.com

احباب سے طویل مشاورت کے باوجود اس کا تعین نہیں ہو پایا.

(VI)

اصداف الدرر کے دست یاب مخطوطات کے دونوں نسخے بہت متاخر ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے مولف کا مجہول ہونا بھی کھلتا ہے. راقم اس کی استنادی حیثیت پر کبھی اشکالات کا اظہار نہ کرتا مگر اس کے متن میں دو چار سخت مقامات ایسے آتے ہیں، جن پر قلم رک رک سا جاتا ہے. سب سے مشکل مقام اٹھارہ ویں صدف کی یہ عبارت ہے:

"انبیا و اولیاء رضوان الله علیهم اجمعین، عورتی را ببینند، به نظرِ شهوت من الواردات، آن عورت شانرا حلال گردد و شوهر را حرام شود:

آنچه پسند شماست بر همه عالم حرام

چنانچه قصهٔ زید مشهور است. این سخن در ظاهر شرع من خصایص النبی ست......، اما نزدیكِ اهلِ طریقت اولیاء را هم این مقام باشد و انبیاء و اولیاء را شهوت انسانی نیست. شانرا از واردات من الله است. مولانا جلال[الدین] رومی[می] فرماید، بیت:

وای شهوت در پلیدی همچو کرم
عاشقان را همچنان پنداشته

اگر چہ مذکورہ بالا اقتباس کا انتساب، مولف نے نہ تو غوث الدہر کی طرف کیا اور نہ ہی اپنے شیخ، تاج العارفین سے اسے منسوب کیا. یقیناً یہ مولف کے طبع زاد خیالات ہیں، بل کہ انھیں مولف کے تفردات قرار دینا زیادہ مناسب ہے. رہے ان کے جد روحانی تو وہ یقیناً اس سے بری ہیں کیوں کہ **اصداف الدرر** کے بالکل ابتدا میں ہی ان کا ارشاد نقل ہوا ہے، جس سے ان کی احتیاط اور شریعت کی پاس داری باور ہوتی ہے، یعنی:

Marfat.com

"ما شما را نان دادیم روغن از علمای ظاهر طلب کنید که عبارت از علم ظاهر است."

اس روایت پہ تعلیقات میں مفصل کلام کیا گیا ہے، تفصیلات وہاں ملاحظہ کی جائیں. البتہ راقم کا ذاتی خیال ہے کہ مولف نے قصۂ زیدوالی روایت اور اس سے ماخوذ ایک نظریہ تو کشف المحجوب سے اخذ کیا ہے البتہ صوفیہ کے لیے اس کا جواز یقیناً ان کا اپنا قیاس ہے.

اسی صدف میں غوث الدھر کے بارے میں ایک اور روایت نقل ہوئی ہے، یعنی:

"از حضرت غوث رضی الله عنه مروی است: چون غسل کرده بیرون می آمدند، ساعتی چون چشم می بستند، واردات شدی، برای جماع درون حرم می رفتند و غسل کرده بیرون می آمدند، چون باز چشم می بستند باز حاجت شدی و می گفتند چون سالك را روحانیت می تابد چندان منی افزاید که جز ریختن قرار نشود."

اسی طرح کی ایک روایت: مناقب العارفین میں مولانا روم کے حوالے سے بھی مرقوم ہے، جسے تعلیقات میں نقل کر دیا گیا ہے. ایسی روایات سے اختلاف کی گنجایش تو یقیناً نکلتی ہے مگر ایک دوسرے زاویے سے یہی روایت نہایت اہم ہے، یعنی اسی روایت سے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ غوث الدھر، قلندر مشربی کے باوجود نہ صرف متاہل ہوئے بل کہ شرعی حقوق کی ادائیگی میں بھی بے نیاز نہیں رہے. علاوہ ازیں انھی روایات سے اس عہد کے ایک مخصوص گروہ کے رجحانات، معمولات اور طرزِ بود و باش سے بھی آگاہی ہوتی ہے.

(VII)

اصداف الدرر کے مولف کا اسلوب نہایت سادہ، سہل اور عام فہم ہے. کتاب کی ابتدا مختصر عربی خطبے سے ہوئی ہے اور سالِ تصنیف بھی عربی زبان میں (اربع و ثمانمایة)

Marfat.com

تحریر کیا گیا ہے. آیات و احادیث، عربی مقولوں نیز عربی مرکبات کا استعمال بھی جا بہ جا ملتا ہے، جیسے: مفرح و متلالی الوجه/ ازیز کازیز المرجل/ الذنب ینفع العبد. ایسے ہی کتاب کا نام: **اصداف الدرر** اور ہر ملفوظ کا عنوان: **الصدفۃ من الدرر** بھی عربی میں ہیں.

اصداف الدرر میں مقامی زبانوں کے الفاظ اور اسما کے استعمال میں بھی ان کی اصلی ساخت کو برقرار رکھا گیا ہے، جیسے: کھپرادھاری/ دھکڑ پوش/ مانڈو. اسی طور متن میں کچھ ایسے الفاظ بھی موجود ہیں، جن کی سند فارسی زبان و ادب میں نہیں مل پائی، جیسے: ثمرگی/ خرابوت. ایسے ہی ''پیش قدم'' کی اصطلاح: پیش رو، راہ بر اور شیخ طریقت کے طور پر برتی کی گئی ہے.

(VIII)

مقدمے کے آخری حصے میں غوث الدھر کی حیات و تعلیمات پر اب تک دست یاب مآخذ کا زمانی اعتبار سے تعارفی و تنقیدی جائزے کا بھی ارادہ تھا. ایسے ہی ان کے نظریۂ تصوف، فکری رجحانات، طویل العمری، سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا (م: ۱۸ ربیع الآخر ۷۲۵ھ/ ۱۳ اپریل ۱۳۲۵ء) سے ان کی بیعت و خلافت کا معاملہ، خواجہ خضر رومی کی ہند میں آمد کا قضیہ اور اخبار الاخیار و مراۃ الاسرار کی روایات نیز ان کا بنیادی سلسلہ کون سا ہے، ان تمام امور کو زیر بحث لانا چاہتا تھا، مگر طوالت کے سبب قلم یہیں روکتا ہوں:

حسن نواز شاہ

—سہرورد—

نڑالی/ گوجر خان

۱۵ رمضان ۱۴۳۸ھ/ ۱۱ جون ۲۰۱۷ء

(حضرت دادی صاحب کی ستائیس ویں برسی کے موقعے پر)

Marfat.com

حوالہ جات وحواشی

۱. تقی حیدر، مولوی شاہ محمد، نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ موسوم باسم تاریخی اذکار الابرار لکھنو، شاہی پریس، ۱۳۵۷ھ، دوم، ص ۶۸

۲. حافظ پوری، حکیم ظہیر الدین عباسی، النور، جون پور، جون پور پرنٹنگ پریس، ۱۹۴۲ء، اول، ص ۲۹

۳. علوی، حکیم نثار احمد، سخنوران کاکوری، کراچی، میخانۂ ادب، ۱۹۷۸ء، ص ۳۱۹

۴. ایضا، ص ۳۲۰

۵. قلندر، مولانا مولوی حافظ شاہ محمد علی حیدر، تذکرۂ حبیبی لکھنو، حسنی پرنٹنگ پریس، ۱۳۶۰ھ، ۸۶۷/۲

۶. علوی، تقی انور، تذکرۂ گلشن کرم، کاکوری، کتب خانہ انوریہ، ۱۹۸۵ء/ ۱۴۰۵ھ، ص ۲۵۴

۷. مجھول، مناقب القلندریہ، مشمولہ، تصفیہ، تحقیق ودراسة: ابی البرکات حق النبی السندی الازھری، مراجعة، حسن نواز شاہ السھروردی، کاکوری، جنوری-جون ۲۰۱۶ء، ج۳: ش۱، ص ۵۳۰

۸. تقی حیدر، ص ۲۶-۲۷

۹. مناقب القلندریہ، مشمولہ، تصفیہ، جنوری-جون ۲۰۱۶ء، ص ۵۳۲

Marfat.com

-اصداف الدرر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

احمده به نستعین و اصلی(۱)علٰی محمد و آلہٖ اجمعین. اما بعد رساله: **اصداف الدرر**، تالیف کرده شد، سنة (۲) اربع وثمانمایة.[٨٠٤ ه] بدانکه درین کتاب فواید [و] کلماتِ حضرت غوث الدهر و الدین و حیات(۳) [و] کلماتِ شیخ المشایخ تاج العارفین خلیفۀ غوث مسطور قدس الله ارواحه مذکور است.

۱-**الصدفة من الدرر:** از حضرت غوث رضی الله عنه شنیده ام که گفت: درین راه و روش اصل ذکر است. و گفت رضی الله عنه که شیخ المشایخ شیخ حسین دهکڑ پوش رحمة الله علیه که سیزده ماه نشسته بود در عالمِ تحیر، دست بر کله نهاده وآرنج (۴) بر زمین نهاده.

۲-**الصدفة من الدرر:** از تاج العارفین رحمة الله علیه شنیده ام که ......حضرت غوث می فرمود بعد تلقینِ ذکر که ما شما را نان دادیم، روغن از علما طلب کنید که عبارت از علمِ ظاهر است.

۳-**الصدفة من الدرر:** حضرت غوث چهل و دو حج به جا آورده و حجهای اکبر دریافته، و حجِ اکبر آن است که روزِ جمعه عید باشد.

٤-**الصدفة من الدرر:** از شیخ المشایخ تاج العارفین رحمة الله علیه

Marfat.com

شنیده ام که گفت که حضرت سید الاولیا خضر رومی معروف به (۵) کهپّرا دهاری در حجره، یك ماه مشغول می بودند. چون موی و ناخن دراز شدی، بیرون می آمدند، صفایی را. وقتی سید الاولیا درِ حجره کشاده بودند، درویشی برای گوسپند که بر(۶) بالای(۷) [الف- ۱٤] قبر سوار شده بود، چوب دستی انداخت، آن چوب بر قبر رسید. حضرت سید الاولیا(۸) بر [اُ]و غضب کردند و گفتند: اهلِ قبر به فریاد آمده است، پس اهلِ قبر را تعظیم باید کرد به فاتحه.

٥-الصدفة من الدرر: از حضرت غوث رضی الله عنه شنیده ام، فرمود که ما می توانیم که مرید را [در] یك روز به کمال رسانیم، چنان او را در عالمی اندازیم، اگر سلامت بازگشت، صاحبِ کمال گشت و اگر رفت، رفت. اما اهلِ نجات باشد.

٦-الصدفة من الدرر: از تاج العارفین رحمة الله علیه شنیده ام، گفت: چون پیر تخم در دلِ مرید افگند تا آنکه به ثمرگی رسد، دانی که چه اسباب و چه مدت باید تا درخت شود و به ثمرگی رسد؟

٧-الصدفة من الدرر: حضرت شیخ المشایخ تاج العارفین در آن روز که ایشان را وقت خوش بودی و دست دادی، مفرح و متلالی الوجه می بودندی. و در آن روز که وقت دست ندادی[ب:۱]، مکدر و محزون می بودندی.

Marfat.com

۸- الصدفة من الدرر: شیخ المشایخ تاج العارفین گفت: خرابوت و باعثِ حواس را فرو(۹) می بندد، سالك مدرك می گردد.

۹- الصدفة من الدرر: حضرت غوث رضی الله عنه در محروسه سرور پور [سرهر پور] رسیده بودند؛ آ ن سال که سلطان ابراهیم شاه طاب ثراه درکوه کَنّتِتْ حصار بنا کرده و جنت آباد نام نهاده. چون عزمِ جبلِ مانڈو مصمم کرد، جانبِ شهرِ معظم جونپور آمدند. در خانهٔ قاضی ارشد سیزده روز نزول فرموده. عارف سوداگر جانبِ مانڈو می رفت، رخت بندگی غوث بار کنانیده و در قدم حضرت غوث سوی مانڈو سفر کرد.

۱۰-الصدفة من الدرر: روزی شیخ صامت علاء الدین [به] دیدنِ حضرت غوث رضی الله عنه آمد. از "دائرهِ هو" سخن کرد. چون شیخ صامت بازگشت، حضرت غوث رضی الله عنه فرمودند که درونِ شان همچون دیگ سیاه است.

۱۱-الصدفة من الدرر: حضرت غوث رضی الله عنه گفت: چون مرید در خلوت درآید، تاریکیِ آن روشن یابد، درگور نیز روشنی بیند، و اگر خلوت[الف-۱۵] وی را تاریك نماید، گور نیز تاریك بیند.

۱۲-الصدفة من الدرر: روزی امام همام اسمٰعیل حافظ [و] قاری، نبیسهٔ عالم شاطبی، برای پای بوس حضرت غوث رضی الله عنه با شاگردان آمد. شهبازِ قلهٔ قافِ قدس بر سجاده نشسته بودند. امام

Marfat.com

در پای مبارك حضرت غوث رضی الله عنه بوسه زده و نشسته. حضرت غوث رضی الله عنه فرموده: یگان عشره بخوانید. میانِ شاگردان یکی عشره آغاز کرد. حضرت غوث رضی الله عنه را حال طاری شد ازیز کازیزِ المرجل درکار شد و نعرهِ (۱۰) هویت بی اختیار بر آمد، و عرق بر جبینِ مبارك حضرت غوث رضی الله عنه روی بنمود؛ چنانکه وقتِ نزولِ جبرئیل علیه السلام، جبینِ مبارك حضرت رسولﷺ در عرق آمدی. نزدیكِ عارفان جذبه و جبرئیل یکی است. هر یك شاگرد، یگان یگان عشره می خواند و حضرت غوث در رقّت بودند. به تموجِ روحانیت یميناً و شمالًا متمایل بی اختیار بودندی و خوی روان بودی. چنانکه خادم به رویمال خوی حضرت غوث رضی الله عنه ترکردی، در سینهٔ خود اند اختی، حالتهای عجیب و غریب [ب:۲] پدید آمده بود. چون حضرت غوث رضی الله عنه در عالمِ صحو آمدند و چشم کشادند، امام التماس(۱۱) کرد که پسرِ من ضعیف شده است، بر میوه می رود. حضرت غوث رضی الله عنه بر حکم: "الذی انزل الداء انزل الدواء" فرموده: یك سیر روغنِ ستور و یك مرغِ سپید و نانِ مائده، مرغ درون روغن پخته با نانِ مذکور چند روز بخورد، شفا یابد.

۱۳- **الصدفة من الدرر:** ضرب و شتمِ مرید را در کارخانهٔ پیرانِ قلندر آمده است. شیخ المشایخ رحمة الله علیه گفت: چون سیدِ اولیا [سید خضر رومی] را از کسی تشویش می شد، از حجره

Marfat.com

بیرون می آمدند و ضرب و شتم می کردند. حضرت غوث رضی الله عنه، شیخ المشایخ را ضرب و شتم می کردند، چون در آداب تقصیر رفتی. روزی به ملاقاتِ حضرت غوث رضی الله عنه ملکی آمد، حضرت غوث برگ می خوردند. [در] حضورِ او شیخ المشایخ را برگ از دهن مبارکِ خویش دادند. شیخ المشایخ به کمرِ خدمت پیش ایستاده بودند، شیخ فی الحال دست فراز نکردند، درنگ [الف-١٦] کرده شدند و گفتند: برگ به مصنوع آن باید خورد که به مجردِ خوردن دیوانه شود. حضرت غوث رضی الله عنه فرمود: دیوانه هم خواهید شد، باری بخورید. شیخ برگِ مذکور خورده، چون [به] مقطع بازگشت، حضرت غوث رضی الله عنه شیخ را بدین بی ادبی ضرب و شتم کردند. شیخ المشایخ رحمة الله [علیه] در تقصیرِ بعضی آداب، این ضعیف را ضرب و شتم کردندی.

[١٤-**الصدفة من الدرر**]: شیخ المشایخ گفت که من شرمندهٔ پیرِ دستگیرم. روزی در مسجدِ ملتان سرما سخت بود. حضرت غوث رضی الله عنه سینه پوشِ شیخ پوشیده بود. مردی درویش آمد، مسجد سرد بود، فرمودند: ای درویش! بالای این پوستگینه بنشین، زمین سرد است. آن درویش نشست و من از بیرون تازه کاری کرده آمدم، دیدم، گفتم از سرِخشم: مخدوم بادشاه اند، می توانند داد. سینه پوش از حضرت غوث رضی الله عنه طلب

Marfat.com

کردم. حضرت سینه پوش کشیده دادند، هیچ مشوش نگشته. مولانا روم فرماید:

در دو جهان لطیف و خوش همچو امیرِ ما کجا
کابروی او گره نشد، گرچه بدید صد خطا

۱۵–الصدفة من الدرر: شیخ المشایخ گفت: "النهایة الرجوع الی البدایة " و بدایت یافتنِ خود است و خود خدا است. حضرت غوث رضی الله عنه فرمود که بادشاه در جاه افتاده است؛ وقتی برون آید، چون او راز یابد. حضرت غوث رضی الله عنه فرمود: مقصود از سلوك یافتنِ خود است.

۱۶–الصدفة من الدرر: وقتی این ضعیف را [ب:۳] شیخ المشایخ رحمة الله علیه برسبیلِ منافرت مسکینی فرموده؛ و تنافر(۱۲) از قواعدِ اهل الله است."اذا اصطلحوا هلکوا" باید که چون درویشی ذمیمه بیند، باز دارد: کما قال النبیﷺ: "اخوك من حذرك من الذنوب". وقتی از این ضعیف جرمی صادر شد، مسکینی واجب شد. پس از مسکینی این فقیر را با درویشی ملاقات شد که در شهر آن روز نام و بانگ گرفته بود. او پرسید که شما شیخ تاج الدین را غیرِ پیر می دانید یا عینِ پیر؟ این ضعیف جواب داد که شما صفتِ خدا را عینِ خدای می دانید یا غیرِ خدای؟ آن درویش گفت: خدای را صفتها بسیار است. این ضعیف گفت: کُدام کُدام؟ او گفت: یکی لطف، دوم قهر. این

Marfat.com

ضعیف گفت: این دو صفت یك چیز اند یا دو چیز؟ [الف-۱۷] اوگفت: دو چیز. این ضعیف گفت: مسلمان شوید، کلمه بگویید. آن مرد کلمۂ طیبه گفت.

۱۷-**الصدفة من الدرر:** از شیخ المشایخ تاج العارفین مروی است که گفت: "الذنب ینفع العبد" و بزرگی گفت: "اذا احب الله عبدا لا یضره ذنب". شیخ المشایخ گفت: روا باشدکه سالك را مقامِ شفاف پدید آید که هیچ کثافت را جای نباشد؛ از غایتِ خوف(۱۳) هلاك باشد و از راهِ مافوق باز ماند، خام رود، احتمالِ عود باشد. بزرگی را پرسیدند: "ما تشتهی"؟، گفت: "اشتهی عدما لا عود له"، اگر در این چنین مقام گناه کند تا کثافت بنشیند و قالب به کثافتِ گناه در عالمِ ناسوت قوت گیرد: "الذنب ینفع العبد"، در این وقت چرا نباشد! از شیخ المشایخ شنیده ام گفت: اگر مریدی و یا طالبی، با پیر و یا با پیش قدم، به ذمایم، که شان درآورند، اقرار کند و به گناه مقر شود، آنگاه (۱۴) آمرزیده شود. طالب که چون پیشِ پیر و یا پیشِ پیش قدم گناه [را] اقرار کند و پیر و پیش قدم مسکینی کناد، قال الله تعالیٰ:"و اغلظ علیهم". چون مرید خواهد که مسکینی کند، پیشِ پیر رود و این آیة بخواند: "والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس والله یحب المحسنین".

۱۸-**الصدفة من الدرر:** انبیا و اولیا رضوان الله علیهم اجمعین،

Marfat.com

عورتی را ببینند، به نظرِ شهوت من الواردات، آن عورت شان را حلال گردد و شوهر را حرام شود:

آنچه پسندِ شماست بر همه عالم حرام

چنانچه قصهٔ زید [ب:٤] مشهور است. این سخن در ظاهرِ شرع من خصایص النبی ست......، اما نزدیكِ اهلِ طریقت، اولیا را هم این مقام باشد و انبیا و اولیا را شهوتِ انسانی نیست. شان را از واردات من الله است. مولانا جلال[الدین] رومی[می] فرماید، بیت:

وای شهوت در پلیدی همچو کرم
عاشقان را همچنان پنداشته

بزرگی می گوید: ما را به سوی جماع همچنان حاجت است، چنانکه به سوی طعام. بزرگی را پرسیدند: چرا نکاح نکنی؟، گفت: ما بلغت، اما خلق نکاح بی بلاغت می کنند و بلاغت کمال رسیدن را گویند. از حضرت غوث رضی الله عنه مروی است، چون غسل کرده بیرون می آمدند، ساعتی چون چشم می بستند، واردات شدی، برای جماع درون حرم می رفتند و غسل کرده بیرون می آمدند، چون باز چشم می بستند، باز حاجت شدی و می گفتند: چون سالك را روحانیت می تابد، چندان منی افزاید که جز ریختن قرار نشود.

۱۹-**الصدفة من الدرر:** از شیخ المشایخ رحمة الله علیه شنیده ام:

Marfat.com

[الف-۱۸] سالك در مقامی می رسد که "یاخذ ولا یوخذ" یعنی چون جماع کند زهرهٔ (۱۵) عورت بر گردد، و زهرهٔ خود ندهد. و سالك را مقامی پدید آید که از منی او فرزند نشود که منی از تجلیات محترق می گردد. از شیخ المشایخ شنیده ام که گفت: سالك را مقامی پدید می آید که تر هم در اندام گردد و خشك هم در اندام گردد، باز ماند، آن سالك را انزال نباشد، فرزند از وی نیاید.

۲۰-الصدفة من الدر: تاج العارفین رحمة الله علیه گفت که محادثه کلامی راگویند که خدای(۱۶) تعالٰی در روز با بنده سخن کند، و مسامره آنکه حق در شب سخن با بنده کند. و حضرت غوث رضی الله عنه گفت: چون ما کلام با خدای می کنیم از غایتِ صعوبتِ آن مقام ایستادگی دیر نمی باشد، مقداری که استماعِ کلام میسر می شود که بشریت آنجا در گداز می آید.

۲۱-الصدفة من الدرر: از شیخ المشایخ رحمة الله علیه شنیده ام گفت: تجلی متکرر نیست. هم درین معنی گفته اند:

ما بوقلمونِ روزگارِ خویشیم

[**۲۲-الصدفة من الدرر]:** شیخ المشایخ تاج العارفین رحمة الله علیه[ب:۵] کتابی تصنیف کرده است، آن را "امواج البحور" نام کرده، کلماتِ مشایخِ طبقاتِ کل جمع کرده. آن کتاب در تکیه حضرت غوث است در مانڈو، "شیخ زاده چایلده" نسخه کرده

Marfat.com

شده.

۲۳-الصدفة من الدرر: از حضرت غوث شنیده ام گفت: چندان جواهر [بر] ما عرضه می شود و ما به گوشهٔ چشم هم نمی نگریم. و گفت رضی الله عنه: اگر کسی را در ریاضت مَلَكِ مختلف در نظر آید، اعتبار را نشاید و بدان مغرور نگردد. و [حضرت غوث] رضی الله عنه گفت: "سرِ معکوس" مفیدِ قالب است، بدین تعلق [حضرت غوث] رضی الله عنه گفت: چون آدمی می رود، جای نمی آید و نمی [رود]، این سخن غایت دقیق است.

[۲٤-الصدفة من الدرر]: و [حضرت غوث] گفت که ابلیس موجود نیست، ابلیسِ وی هم در وی ست. از شیخ المشایخ رحمة الله علیه شنیده ام گفت: نورِ ابلیس صورت می بندد، صورتِ قمر، و نورِ احمد صورت می بندد، صورتِ شمس. قال الحسن البصری: "ان نور ابلیس من نار الفرة لو اظهر نوره للخلق لعبدوه بالالوهیة".

[۲۵-الصدفة من الدرر]: از حضرت غوث رضی الله عنه شنیده ام گفت: روزی نفسِ خواجه ابو یزید بسطامی قدس الله سره العزیز در ظهور آمد، به صورتِ روباه. خواجه رحمة الله [الف-۱۹] علیه به لگد و مشت می زدند. هرچند که می زدند، فربه تر می شد. فرمان رسید که آفرینشِ این نفس از عجایبِ قدرتِ ماست، خلقتِ او واژگونه است، هر چند که بزنی و ریاضت کنی فربه

Marfat.com

ترگردد؛ چون گرسنه کنی، قوی گردد و چون سیر کنی، ضعیف گردد.

[۲٦-**الصدفة من الدرر**]: واز شیخ المشایخ شنیده ام گفت: در این راه همه لطف است و بخشایش. ریاضت نیست. و گفت رحمة الله علیه: سالك هرچند که قوی الهیکل است، سلوكِ او بسیار بود. و گفت رحمة الله علیه: نفسِ مصطفی ﷺ ایمان آورد و نفسِ هیچ کسی مسلمان نشده است، اما خوی سگی ندارد. سگِ اصحابِ کهف ونفسِ پاکان خوی سگی ندارد.

[۲۷-**الصدفة من الدرر**]: از شیخ المشایخ شنیده ام که گفت: انبیای سابق قدمهای بزرگ داشتند. از ذکر ایشان را فتح شدی. چون نوح علیه السلام ذکر کردی آوازِ ذکرِ او همه [شنیدندی و] هیچ گوشی نبود که آوازِ او نمی شنید.

۲۸-**الصدفة من الدرر**: از شیخ المشایخ شنیده ام که گفت: کوائفِ [ب:٦] نفس مرشدِ کامل در یابد. چه روا باشد که نفس چیزی، کاری خیر فرماید و در ضمنِ آن شری باشد پوشیده. پیرِ کامل باید که مرید را از دامِ نفس بیرون آرد. حضرت غوث رضی الله عنه فرمود: اول در مرید ریا درآید، بعده' کثافتِ نفس افشانده بیرون آید.

۲۹-**الصدفة من الدرر**: از شیخ المشایخ رحمة الله علیه شنیده ام گفت: سالك چون سیر در قالب و نفس و دل و روح می کند، به

Marfat.com

ریاضت حاجت است: "اقتلوا النفوس بسیوف المجاهدات." چون در تصرفِ غیر افتاد، بی واسطه در مقامِ "اذکرکم" رسید. از "اذکرونی" گذشت، او را ریاضت حاجت نیست. به حسبِ مقام طعام باید خورد.

۳۰-الصدفة من الدرر: "العشق براق عرشی یحصل به السیر فی الذات و الصفات"، "سیر الیٰ الله" سیر در صفات است و "سیر فی الله" سیر در ذات است. حضرت غوث رضی الله عنه فرمود: ایمان آن است که مولانا حسین در تصنیفِ خویش آورده است: "الایمان استیراء نار الهویة فی القلب".

۳۱-الصدفة من الدرر: وقتی سخن درین بود که حضرت شیخ المشایخ سید السادات سید عبدالقادر گیلانی قدس الله روحه فرمود که "هاتی قدمی علی راس کل اولیاء الله". مراد ازین اولیای عصرِ شان است یا مراد اولیای [بعد عصر شان هم]. حضرت شیخ المشایخ خواب دید که حضرت شیخ، تاج العارفین پوشیده اند از بهشت، [الف-۲۰] و حضرت سید السادات سید عبدالقادر گیلانی بالای سرِ شان هستند، پاهای مبارکِ شان در هوا. و سید السادات سید محمد مرتضیٰ رحمة الله علیه به (۱۷) خواب دیدند که حضرت سید السادات سید عبد القادر گیلانی و سید نجم الحق والدین یکجا زانو به زانو نشسته اند، در حرمِ خانۀ سید السادات سید عبد القادر گیلانی قدس الله سرهما العزیز. این

Marfat.com

ضعیف در کتابی نبشته دیده که غوث رضی الله عنه فرمود که خروسِ هر کسی بانگ زند (۱۸) و فرود رود، و (۱۹) خروسِ سید عبدالقادر گیلانی [قدس الله سره العزیز] تا قیامت همچنان بانگ کند. مراد از این غوث، آن غوث اند که آورده اند. بزرگی بود که او را غوث می گفتند، از مصلی ناپدید شدی. بعده' آهسته آهسته در وجود آمدی. این حکایت پیشِ سید السادات سید عبد القادر گیلانی و[ب:۷] ابن السقا بغدادی و یك مردی دیگر بود، کسی گفت: ایشان هر سه نیت کرده پیشِ آن غوث رفتند. سید عبد القادر گیلانی نیت کردند که من هیچ مقصود ندارم جز آنکه منظورِ غوث گردم. ابن سقا نیت کرد من در توحید سؤال کنم، اگر آن جواب گوید، معتقد شوم. و دیگر مرد (۲۰) گفت: اگر ما را خوشهٔ خرما دهد، من معتقد شوم. چون پیشِ غوث رفتند، در حقِ سید عبدالقادر گیلانی فرمود که این مرد هیچ مطلوب ندارد جز آنکه منظور گردد. روزی باشد که بر منبر (۲۱) برآید و گوید: "هاتی قدمی علی کل اولیاء الله"، اگر در آن وقت من باشم، سر فرود کنم. سوی ابن السقا بغدادی دید و گفت: این مرد را می بینم که به علتِ کفر دل پراگنده است. سوی مردِ سیوم نظر کرد و گفت: این متاع الدنیا نیت کرده است و مطلوب دارد. این را در دنیا تا نرمهٔ گوش غرق می بینم. سید السادات سید عبدالقادر گیلانی عظمتِ شان مشهور است و ابن السقا بغدادی صد [و]

Marfat.com

بیست کتاب در توحید نبشته بود. عاشقِ ترسا بچه شد.صد [و] بیست کتاب در ثالث ثلاثه نبشت، کافر گشت و آن مردِ دیگر وزیر گشت.

۳۲-الصدفة من الدرر: حضرت شیخ المشایخ تاج العارفین رحمة الله علیه، مصطفیٰﷺ را در خواب دید، بالای بامی. و حضرت شیخ طرف نردبان آهسته آهسته (۲۲) بالای بام سوار می شدند. مصطفیٰﷺ فرمود به شفقت: " تعال یا مسکین ".[الف-۲۱، ب:۸]

Marfat.com

حواشی

١. ب: نصلی

٢. الف: منه

٣. ب: ندارد

٤. الف: ازنج، ب: زنخ

٥. ب: ندارد

٦. الف: ندارد

٧. ب: ندارد

٨. الف: اولیا

٩. الف: فرود

١٠. ب: نعنعه

١١. ب: عرض

١٢. ہر دو نسخوں میں ''مناقرت'' اور ''تناقر'' نقل ہوا ہے، جو سیاق و سباق کی روشنی میں درست معلوم نہیں ہوتا۔ صوفیہ کی کتب میں ''تنافر'' کی اصطلاح ملتی ہے، جیسا کہ **عوارف المعارف** میں آیا ہے: ''ہمارے شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی اپنے مشائخ کی روایات کے ساتھ شیخ محمد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ رویم سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے: ''صوفیوں میں خیر اسی وقت تک ہے جب تک وہ آپس میں تنافر رکھیں اور اگر وہ آپس میں مصالحت کریں گے اور باہم مل بیٹھیں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے۔'' حضرت رویم نے اس قول میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ باہم ایک دوسرے پر نظر رکھیں اور ایک دوسرے کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور جب وہ اس قسم کے محاسبہ و نگہداشت کو ترک کر دیں گے تو ایسی صورت میں اندیشہ ہے کہ آپس میں چشم پوشی اور درگزر سے کام لینے لگیں اور

Marfat.com

طریقت کے دقیق اور پوشیدہ آداب سے اغماض کرنے لگیں اور ان سے غافل رہ جائیں۔اس صورت میں ان کا نفس ان پر غالب آجائے گا،اس لیے ضروری ہے کہ آپس میں تنافر رکھیں اور ایک دوسرے کا محاسبہ کرتے رہیں۔" (**عوارف المعارف،** اردو،ص ۲۵۵)

١٣. ب: غایت تجلیاتِ خوف

١٤. ب: ندارد

١٥. الف: زبذه

١٦. ب: خداوند

١٧. الف: ندارد

١٨. الف: کند

١٩. الف: ندارد

٢٠. ب: مردِ سوم

٢١. ب: ممبر

٢٢. الف: ندارد

Marfat.com

ضمیمہ-الف

شجرۂ طریقت
(مرتب ومدونِ: اول)

خواجہ صوفی محمد نواز شاہ مدظلہٗ العالی

خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ

سلطان الاولیا خواجہ محمد حسن شاہ

شیخ الاولیا شاہ محمد عنایت حسن خاں

شاہ محمد نبی رضا خاں ملقب بہ اسد جہاں گیری ومعروف بہ دادا میاں

فخر العارفین شاہ محمد عبدالحیٔ جہاں گیری

شیخ العارفین شاہ مخلص الرحمان ملقب بہ جہاں گیر شاہ

شاہ امداد علی بھاگل پوری

شاہ محمد مہدی حسن فاروقی

حکیم مظہر حسین شاہ بہاری

حکیم فرحت اللہ شاہ مخاطب بہ حسن دوست

مخدوم حسن علی شاہ

مخدوم شاہ محمد منعم

میر سید خلیل الدین

Marfat.com

میر سید دیوان جعفر محمد القطبی

میر سید اہل اللہ بہاری

میر سید نظام الدین بہاری

میر سید تقی الدین بہاری

میر سید نصیر الدین بہاری

میر سید محمود بہاری

میر سید فضل اللہ عرف سید گسائیں

شاہ قطب الدین قلندر بینادل سرانداز غوثی

میر سید نجم الدین غوث الدہر قلندر

میر سید نظام الدین

شیخ الاسلام میر سید نور الدین مبارک غزنوی معروف بہ میر دہلی

شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی

Marfat.com

ضمیمہ-ب

شجرۂ طریقت
(مرتب و مدونِ: دوم)

شاہ مصطفیٰ حیدر قلندر

شاہ تقی حیدر قلندر

شاہ حبیب حیدر قلندر

شاہ علی انور قلندر

شاہ علی اکبر قلندر

شاہ حیدر علی قلندر

شاہ تراب علی قلندر

شاہ محمد کاظم قلندر

شاہ باسط علی قلندر

شاہ الہدیا قلندر

شاہ فتح قلندر

شاہ مجا قلندر

شاہ عبد القدوس قلندر

شاہ عبد السلام قلندر

Marfat.com

شاہ محمد قطب قلندر

شاہ قطب الدین قلندر بینا دل سرانداز غوثی

میر سید نجم الدین غوث الدہر قلندر

میر سید نظام الدین

شیخ الاسلام میر سید نور الدین مبارک غزنوی معروف بہ میر دہلی

شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی

Marfat.com

-تعلیقات

ا-آیات

-ما تشتهی، گفت: اشتهی عدما لا عود له

=نَحنُ أَولِیَاؤُکُم فِی الحَیَاةِ الدُّنیَا وَفِی الآخِرَةِ وَلَکُم فِیهَا مَا تَشتَهِی أَنفُسُکُم وَلَکُم فِیهَا مَا تَدَّعُونَ.(فصلت:٣١)

- قال الله تعالیٰ: و اغلظ علیهم

=یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الکُفَّارَ وَالمُنَافِقِینَ وَاغلُظ عَلَیهِم وَمَأوَاهُم جَهَنَّمُ وَبِئسَ المَصِیرُ.(التوبة:٧٣)

-والکاظمین ...... یحب المحسنین

=الَّذِینَ یُنفِقُونَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالکَاظِمِینَ الغَیظَ وَالعَافِینَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ المُحسِنِینَ.(آل عمران:١٣٤)

-چنان چه قصه زید رضی الله عنه......

=وَإِذ تَقُولُ لِلَّذِی أَنعَمَ اللّٰهُ عَلَیهِ وَأَنعَمتَ عَلَیهِ أَمسِك عَلَیكَ زَوجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخفِی فِی نَفسِكَ مَا اللّٰهُ مُبدِیهِ وَتَخشَی النَّاسَ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَن تَخشَاهُ فَلَمَّا قَضَی زَیدٌ مِنهَا وَطَرًا زَوَّجنَاکَهَا لِکَی لَا یَکُونَ عَلَی المُؤمِنِینَ حَرَجٌ فِی أَزوَاجِ أَدعِیَائِهِم إِذَا قَضَوا مِنهُنَّ وَطَرًا وَکَانَ أَمرُ اللّٰهِ مَفعُولًا.(الاحزاب:٣٧)

-گفت: ما بلغت، اما خلق نکاح

=وَابتَلُوا الیَتَامَی حَتَّی إِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ (النساء:٦)

-مقام اذکرکم رسید ......

=فَاذکُرُونِی أَذکُرکُم وَاشکُرُوا لِی وَلَا تَکفُرُونِ.(البقرة:١٥٢)

Marfat.com

۲-احادیث واقوال

-وقتِ نزولِ جبرئیل ......درعرق آمدی.

=حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ :إِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ، ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا.(**المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله ﷺ**،رقم:۲۳۳۳)

- عید المومنین

=حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ :قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِينًا) وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ :لَوْ أُنْزِلَتْ هَذِهِ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيدًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، وَيَوْمِ عَرَفَةَ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.(**الجامع الكبير = سنن الترمذى**، رقم:۳۰٤٤)

-الذی أنزل الداء أنزل الدواء

=أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، قَال: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ رَجُلًا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلى الله عَلَيه وَسَلم أَصَابَهُ جُرْحٌ فَاحْتَقَنَ الْجُرْحُ الدَّمَ، وَأَنَّ الرَّجُلَ دَعَا رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي أَنْمَارٍ فَنَظَرَا إِلَيْهِ، فَزَعَمَ زيد أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلى الله عَلَيه وَسَلم، قَالَ لَهُمَا :أَيُّكُمَا أَطَبُّ؟ فَقَالَا :أَفِي الطِّبِّ خَيْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَزَعَمَ زَيْدٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلى الله عَلَيه وَسَلم قَالَ :أَنْزَلَ الدَّوَاءَ الَّذِي أَنْزَلَ الدَّاءَ.

(**موطأ الإمام مالك**، رقم:۱۹۸۳)

Marfat.com

۲- أَخْبَرَنِی أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّاجِرُ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِیُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِیُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الَّذِی أَنْزَلَ الدَّاءَ أَنْزَلَ الشِّفَاءَ هَذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ.

(المستدرك على الصحيحين، رقم: ۳۳۷٤)

– النهاية الرجوع الى البدايته

=مَا ذَكَرَهُ السَّادَاتُ الصُّوفِيَّةُ أَرْبَابُ الْهِدَايَةِ :أَنَّ النِّهَايَةَ هِيَ الرُّجُوعُ إِلَى الْبِدَايَةِ الكتاب.(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح،۱/۲۸)

–اذا اصطلحوا هلكوا

= وَسَمِعْتُ محمداً يَقُولُ: سمعت رويم بن احمد، يقول: لا يزال الصوفيه بخيرما تنافروا فان اصطلحوا هلكوا.(طبقات الصوفية،السلمی،ص۱٤۸: عوارف المعارف، ۱/۱۲۷)

–اخوك من حذرك من الذنوب

=قَال وَسَمِعْتُ يَحْيى يَقُولُ:أَخُوكَ مَنْ عَرَّفَكَ الْعُيُوب. وَصَدِيقُكَ مَن حَذَّرَكَ الذُّنُوبَ.(الفوائد والأخبار والحكايات عن الشافعى وحاتم الأصم و معروف الكرخى وغيرهم، رقم: ۵)

–اذاحب الله عبدا لا يضره ذنب

=التائب من الذَّنب كمن لَا ذَنْب لَهُ وَإِذا أحب الله عبدا لم يضرّهُ ذَنْب.

(الفردوس بمأثور الخطاب، رقم: ۲٤۳۲)

–قال الحسن البصری ان نور ابليس...... بالالوهية

–اقتلو......المجاهدات

=ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو پایا، یہ قول کس کا ہے یا کس سے منسوب ہے، البتہ الرسالة المكية (شیخ قطب الدین دمشقی) کی شرح: مجمع السلوك والفوايد میں یہ قول اس طرح نقل ہوا ہے:"اقتلوا النفوس بسيوف المجاهدة."(مجمع السلوك، خطی،

Marfat.com

ص ١٩٦) ایسے ہی ایک جدید کتاب: **مدارج السلوک** میں بھی یہ قول بغیر کسی حوالے کے اس طور نقل کیا گیا ہے: ''اقتلوا نفوسکم بسیوف المجاهدات و المخالفات.''

(مدارج السلوک، ص ۲۷)

Marfat.com

۳-ملفوظات وارشادات

الصدفۃ من الدرر-۱

-درین راہ...... ذکر است.

=اصداف الدرر کے حوالے سے یہ قول نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ میں نقل ہوا ہے: ''میں نے حضرت غوث کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اس راہ میں اصل چیز ذکر ہے۔'' (نفحات العنبریہ، ص ۶۱)

الصدفۃ من الدرر-۲

-ما شما را...... ظاہر است.

=اصداف الدرر کے حوالے سے یہ قول نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''میں نے حضرت تاج العارفین سے سنا ہے کہ حضرت غوث الدہر تلقینِ ذکر کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے تم کو روٹی دی، گھی علما سے حاصل کرو، گھی سے مراد علم ظاہر ہے۔'' (ص ۶۱)

الصدفۃ من الدرر-۳

-چهل و دو حج بجا آورده......

=''فصولِ مسعودیہ میں ہے کہ حضرت حسین بن معز بن شمس البلخی قدس سرہ فرماتے تھے کہ مجھ سے ایک حاجی بیان کرتے تھے کہ میں نے حضرت غوث کو مکہ معظمہ میں ایک پتھر پر بیٹھے دیکھا۔ ان کے سینہ [سینے] سے دیگ کھولنے کی آواز آ رہی تھی اور مکہ والے ان کے گرد قدم بوسی کو جمع تھے۔ اصول المقصود میں ہے کہ حضرت غوث پچاس سال مکہ معظمہ میں رہے اور بیری کی پتیوں سے افطار کیا۔ چالیس سال حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں حاجیوں کو پانی پلایا کیے۔ بیالیس حج کیے اور کئی حجِ اکبر پائے اور تیس سال ایک پتھر پر بیٹھے رہے۔ آوازِ ''ھو'' بے اختیار آپ کے سینہ [سینے] سے نکلتی تھی۔''

Marfat.com

(نفحات العنبریہ، ص۵۱-۵۲: **فصول مسعودیہ**، ص۲۱-۲۲: **اصول المقصود**، ص۶۴)

-کھپّرادھاری

= **کھپّر**: کاسۂ سر، جوگیوں کا مٹی کا برتن. (**ہندی اردو لغت**، ص۳۷۲)- **دھاری**: رکھنے والا جیسے چھتر دھاری یعنی چھتری رکھنے والا. (**ہندی اردو لغت**، ص۲۵۹)

''آپ کو کھپرا دھاری اس لیے کہتے تھے کہ آپ نے ایک کھپر محتاج و مساکین کے لیے رکھوا دیا تھا، جس کو جس چیز کی ضرورت ہوتی تھی، اسی کھپرے سے لے لیتا تھا. [ایک] عرصہ [عرصے] تک یہی [معمول] رہا، پھر آپ نے خود ہی اسے توڑ کر زمین میں دفن کر دیا.''

(نفحات العنبریہ، ص۳۰)

اصداف الدرر کے حوالے سے یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''میں نے حضرت شیخ المشایخ تاج العارفین سے سنا ہے کہ حضرت سید الاولیا خضر رومی کھپرا دھاری ایک ماہ تک حجرہ [حجرے] میں مشغول رہتے تھے. جب بال اور ناخن بڑھ جاتے تو باہر نکلتے. ایک بار حجرہ [حجرے] کا دروازہ کھلا تھا، ایک قبر پر ایک بکری بیٹھ گئی. ایک فقیر نے اسے لکڑی پھینک کر ماری، لکڑی قبر پر لگی. حضرت سید الاولیا اس پر ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ صاحبِ قبر فریاد کر رہا ہے، پس اہلِ قبر کی بہ ذریعہ فاتحہ تعظیم کرنا چاہیے.''

(ص۳۳-۳۴)

الصدفۃ من الدرر-۵

= بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''حضرت غوث فرماتے تھے کہ ہم مرید کو ایک روز میں درجۂ کمال پر پہنچا سکتے ہیں. اگر سلامت واپس آیا تو صاحبِ کمال ہو گیا اور اگر گیا تو گیا، مگر بہ ہر صورت اہلِ نجات سے رہے گا.'' (ص۶۱)

الصدفۃ من الدرر-۷

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے:

''جس روز حضرت تاج العارفین خوش وقت ہوتے اور حال میسر ہوتا، اس روز آپ بشاش ہوتے اور آپ کا چہرہ روشن ہوتا. اور جس روز حال میسر نہ ہوتا اس روز مکدر و ملول رہتے.''

(ص۷۰)

Marfat.com

الصدفۃ من الدرر-۸

-خرابوت

=''خرابوت'' کا لفظ مناقب القلندریہ میں دو مقامات پر آیا ہے:

۱-:" قال تاج العارفین قدس اللہ روحہ: و من کرامتہ انہ امطر علیہ الجواھر فدعاہ فتلاشی و فبقی جوھرۃ فی منطقتہ، فجاء بابا فخر الدین الی شیخہ میران نتھر، فقال الشیخ: اذھب انت فان رائحۃ الدنیا جاء منک و عقد انفہ، فقال الشیخ بابا فخر الدین گنج اسرار: لیس شیء عندی سوی ھذہ المنطقۃ و القاھا عند شیخہ فوقع الجوھرۃ عنھا، فامر الشیخ میران نتھر باتیانھا و القائھا فی **الخرابوت** الصغیر ثم شربھا قدحاً قدحاً مع الاصحاب."(**مناقب القلندریہ**، مشمولہ، **تصفیہ**، جنوری- جون ۲۰۱۶ء، ج۳: ش ۱، ص ۵۳۰)

۲-:" قال تاج العارفین: انا اشرب الشراب حتیٰ اصیر شراباً مطلقاً، رحمۃ اللہ بالسطوات یھیج الشھوٰات و **بالخرابوت** و **الباعث** یھیج السطوات فیحترق الشھوات و الخطرات حتیٰ لا یری فی المنام شیء للاحتراق الخطرات الخطرات بالسطوات فی بعض الاوقات."(**مناقب القلندریہ**، مشمولہ، **تصفیہ**، ص ۵۳۲)

صاحبِ **نفحات العنبریہ** نے اقتباسِ اول کا ترجمہ کرتے ہوئے **خرابوت** کا ترجمہ: کھرل (ہاون) کیا ہے۔(ص ۲۶-۲۷)

الصدفۃ من الدرر-۱۰

= بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، **نفحات العنبریہ** میں نقل ہوا ہے: ''ایک روز شیخ صامت علاء الدین حضرت غوث سے ملے اور دائرۂ ھو کے متعلق باتیں کیں۔ جب وہ چلے گئے تو حضرت غوث نے فرمایا کہ ان کا باطن دیگ کی طرح سیاہ ہے۔''(ص ۶۱)

الصدفۃ من الدرر-۱۱

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، **نفحات العنبریہ** میں نقل ہوا ہے: ''حضرت غوث نے فرمایا کہ مرید جب خلوت میں آئے اور اس کی تاریکی کو روشنی دیکھے تو وہ قبر میں روشنی دیکھے

Marfat.com

گا. اور اگر خلوت اسے اندھیری نظر آئے تو قبر بھی اندھیری نظر آئے گی۔" (ص ٦١)

الصدفۃ من الدرر-١٢

-نزدیکِ عارفان جذبه و جبرئیل یکی است.

=مناقب القلندریہ کے مطابق یہ ارشاد تاج العارفین کا ہے. مناقب القلندریہ میں ہے:

"وقال الشیخ تاج العارفین: الجذبة و الجبرئیل واحد. عندالمحققین فی الطریقة یسمی جذبة و فی الشریعة یسمی و هو جبرئیل علیه السلام."

(مناقب القلندریه، مشموله، تصفیه، ص ٥٢٥)

علامہ عبدالعلی ملقب بہ بحر العلوم (م: ١٣ رجب ١٢٢٥ھ/١٣ اگست ١٨١٠ء)، مثنوی معنوی کی شرح میں اسی حوالے سے رقم طراز ہیں: "پس جبرئیل که مشهود رسل علیهم السلام ست و وحی از جانب حق سبحانه می رساند آن حقیقت جبرئیلیه ست که قوتی از قوای رسل بود، متصور شده در عالم مثال به صورتی که مکنون بود در رسل علیهم السلام مشهود می شود، و مرسل می گردد و پیغام حق می رساند. پس رسل مستفیض از خود اند، نه از دیگری. پس هر چه که رسل علیهم السلام مشاهده می کنند، مخزون در خزانهٔ جنابِ ایشان بود و همچنین عزرائیل علیه السلام که به وقت موت مشهود می شوند، میت را آن همون حقیقت عزرائیلیه است که قوتی از قوای میت است که متصور شده به صورتی در عالم برزخ مشهود می شود میت را، و این صورت هم مکنون بود در میت و به این مشیر است. قول الله تعالیٰ: قل یتوفاکم ملك الموت الذی وکل بکم: بگو ای محمد ﷺ! وفات می دهد شما را آن ملك الموت که سپرده کرده شده است به شما. یعنی در شما است قوتی از قوای شما شده. و در قبر که منکر و نکیر مشهود خواهند شد از همین قبیل است." **(مثنوی مولوی روم- مع- شرح حضرت بحر العلوم، ٣/ ٣٥)**

مزید دیکھیے:

Marfat.com

تشبیہات رومی، ص ۳۲۷-۳۲۹
سوانح مولانا روم، ص ۱۲۵-۱۳۴
- أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ
=ایک حدیث میں بھی بعینہ یہی جملہ ملتا ہے:
حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارِكِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَ لِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ.
(الشمائل المحمدية والخصائل المصطفوية، رقم: ۳۲۳)

الصدفۃ من الدرر-۱۳

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، **نفحات العنبریہ** میں نقل ہوا ہے: ''پیرانِ قلندریہ کے یہاں مرید کو پیٹنے اور جھڑکنے کا بھی دستور ہے. شیخ المشائخ فرماتے تھے کہ حضرت سید الاولیا خضر رومی قلندر کو جب کسی سے الجھن ہوتی تو حجرہ سے برآمد ہو کر پیٹتے اور جھڑکتے تھے. جب شیخ المشائخ سے آداب میں قصور ہوتا تو حضرت غوث ان کو پیٹتے اور جھڑکتے تھے. ایک دن حضرت غوث کی ملاقات کو ایک بادشاہ آیا. حضرت غوث پان کھا رہے تھے، اس کے سامنے اپنے منہ سے پان نکال کر دیا. شیخ المشائخ حاضر تھے مگر جلد ہاتھ نہ بڑھایا دیر کی اور کہا کہ پان ایسا کھانا چاہیے کہ کھاتے ہی دیوانہ ہو جائے. حضرت غوث نے فرمایا: دیوانے بھی ہو جاؤ گے، کھاؤ تو. شیخ نے پان لے کر کھا لیا. جب بادشاہ چلا گیا تو حضرت غوث نے اس بے ادبی پر حضرت شیخ کو پیٹا اور جھڑکا. شیخ المشائخ نے بعض آداب میں قصور پر اس فقیر کو بھی پیٹا.'' (ص ۷۰-۷۱)

الصدفۃ من الدرر-۱۴

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، **نفحات العنبریہ** میں نقل ہوا ہے: ''شیخ المشائخ فرماتے تھے کہ میں پیر دستگیر سے شرمندہ ہوں کہ ایک روز ملتان کی مسجد میں سردی بہت تھی. حضرت غوث میرا سینہ پوش اوڑھے ہوئے تھے. ایک فقیر آیا، آپ نے فرمایا کہ اے فقیر! اس پوستین پر بیٹھ جا، زمین بہت سرد ہے. وہ بیٹھ گیا. میں باہر سے کوئی کام کیے ہوئے

Marfat.com

تازہ وارد ہوا تو دیکھ کر مجھے غصہ آ گیا۔ میں نے کہا: مخدوم بادشاہ ہیں دے سکتے ہیں۔ پھر حضرت سے اپنا سینہ پوش طلب کیا۔ حضرت نے اتار کر مرحمت فرمایا اور کچھ برا نہ مانا:

در دو جهان لطیف و خوش همچو امیرِ ما کجا
کابرو او گره نشد گرچه بدید صد خطا

(ص۷۱)

الصدفۃ من الدرر-۱۵

=بہ حوالہ **اصداف الدرر** اس صدف کا کچھ حصہ، **نفحات العنبریہ** میں نقل ہوا ہے: ''شیخ المشائخ نے فرمایا: ''النهاية هي الرجوع الىٰ البداية میں بدایت سے مراد اپنا پانا ہے۔ نیز حضرت غوث نے فرمایا کہ سلوک سے مراد اپنی یافت ہے۔'' (ص۷۱، ۶۱)

-بدایت یافتن خود است و خود خدا است

=شاہ بدیع الدین مدار نے مخدوم شاہ تقی الدین سہروردی سے دریافت کیا: ''طرق سهروردیه چیست؟ فرمودند: فراموشیٔ خود. باز حضرت شاه مدار پرسیدند که خود چه چیز است و خدا چه چیز است؟ مخدوم صاحب فرمودند که خود موهوم و خدا موجود.'' (**منبع الانساب**، خطی، ۱۸۶الف-۸۶ ب)-'' سلسلہ سہروردیہ کی پہچان کیا ہے؟ شاہ تقی الدین نے فرمایا: اپنے آپ کو بھول جانا۔ شاہ مدار نے دوبارہ استفسار کیا: خود کیا ہے اور خدا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: خود موہوم ہے اور خدا موجود۔'' (**منبع الانساب**، اردو، ص۳۲۹)

-مقصود از سلوك یافتن خود است

=صوفیہ کی کتب میں ''یافتن خود'' کے تناظر میں ایک قول: مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ (جس نے خود کو جانا اس نے اپنے رب کو جان لیا) نقل کیا جاتا ہے۔ امام جلال الدین عبدالرحمان ابی بکر بن محمد سیوطی (یکم رجب ۸۴۹-۱۹ جمادی الاول ۹۱۱ھ/۱۳ اکتوبر ۱۴۴۵-۱۸ اکتوبر ۱۵۰۵ء) نے اس پر تفصیلی کلام کیا ہے۔ وہ رقم طراز ہیں:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰى .وَبَعْدُ فَقَدْ كَثُرَ السُّؤَالُ عَنْ

Marfat.com

مَعْنَى الْحَدِيثِ الَّذِي اشْتُهِرَ عَلَى الْأَلْسِنَةِ :مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ وَرُبَّمَا فُهِمَ مِنْهُ مَعْنًى لَا صِحَّةَ لَهُ، وَرُبَّمَا نُسِبَ إِلَى قَوْمٍ أَكَابِرَ، فَرَقَّمْتُ فِي هَذِهِ الْكُرَّاسَةِ مَا يُبَيِّنُ الْحَالَ وَيُزِيلُ الْإِشْكَالَ، وَفِيهِ مَقَالَاتٌ: الْمَقَالُ الْأَوَّلُ: إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ لَيْسَ بِصَحِيحٍ، وَقَدْ سُئِلَ عَنْهُ النووى فِي فَتَاوِيهِ فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِثَابِتٍ، وَقَالَ ابن تيمية: مَوْضُوعٌ، وَقَالَ الزركشى فِي الْأَحَادِيثِ الْمُشْتَهِرَةِ: ذَكَرَ ابن السمعانى: إِنَّهُ مِنْ كَلَامِ يَحْيَى بْنِ مُعَاذٍ الرَّازِيِّ. الْمَقَالُ الثَّانِي فِي مَعْنَاه: قَالَ النووى فِي فَتَاوِيهِ: مَعْنَاهُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالضَّعْفِ وَالِافْتِقَارِ إِلَى اللَّهِ وَالْعُبُودِيَّةِ لَهُ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْقُوَّةِ وَالرُّبُوبِيَّةِ وَالْكَمَالِ الْمُطْلَقِ وَالصِّفَاتِ الْعُلَى، وَقَالَ الشَّيْخُ تاج الدين بن عطاء الله فِي "لَطَائِفِ الْمِنَنِ: سَمِعْتُ شَيْخَنَا أبا العباس المرسى يَقُولُ: فِي هَذَا الْحَدِيثِ تَأْوِيلَانِ: أَحَدُهُمَا: أَيْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِذُلِّهَا وَعَجْزِهَا وَفَقْرِهَا عَرَفَ اللَّهَ بِعِزِّهِ وَقُدْرَتِهِ وَغِنَاهُ، فَتَكُونُ مَعْرِفَةُ النَّفْسِ أَوَّلًا ثُمَّ مَعْرِفَةُ اللَّهِ مِنْ بَعْدُ.وَالثَّانِي: أَنَّ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ دَلَّ ذَلِكَ مِنْهُ عَلَى أَنَّهُ عَرَفَ اللَّهَ مِنْ قَبْلُ، فَالْأَوَّلُ حَالُ السَّالِكِينَ، وَالثَّانِي حَالُ الْمَجْذُوبِينَ. وقَالَ أَبُو طَالِبٍ الْمَكِّيُّ فِي قُوتِ الْقُلُوبِ: مَعْنَاهُ إِذَا عَرَفْتَ صِفَاتِ نَفْسِكَ فِي مُعَامَلَةِ الْخَلْقِ وَأَنَّكَ تَكْرَهُ الِاعْتِرَاضَ عَلَيْكَ فِي أَفْعَالِكَ وَأَنْ يُعَابَ عَلَيْكَ مَا تَصْنَعُهُ عَرَفْتَ مِنْهَا صِفَاتِ خَالِقِكَ، وَأَنَّهُ يَكْرَهُ ذَلِكَ فَارْضَ بِقَضَائِهِ وَعَامِلْهُ بِمَا تُحِبُّ أَنْ تُعَامَلَ بِهِ.وَقَالَ الشَّيْخُ عز الدين: قَدْ ظَهَرَ لِي مِنْ سِرِّ هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَجِبُ كَشْفُهُ وَيُسْتَحْسَنُ وَصْفُهُ وَهُوَ أَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَضَعَ هَذِهِ الرُّوحَ الرُّوحَانِيَّةَ فِي هَذِهِ الْجُثَّةِ الْجُثْمَانِيَّةِ لَطِيفَةً لَاهُوتِيَّةً مَوْضُوعَةً فِي كَثِيفَةٍ نَاسُوتِيَّةٍ دَالَّةٍ عَلَى وَحْدَانِيَّتِهِ وَرَبَّانِيَّتِهِ."(الحاوی للفتاوی، ۲/ ۲۸۸)

غوث الدھر کے اس ارشاد کی مناسبت سے خدائے سخن میر تقی میر (م:۲۱ ستمبر ۱۸۱۰ء) کے یہ اشعار کس قدر برمحل ہیں:

ہم آپ ہی کو اپنا مقصود جانتے ہیں
اپنے سوائے کس کو موجود جانتے ہیں

Marfat.com

اپنی ہی سیر کرنے ہم جلوہ گر ہوئے تھے
اس رمز کو ولیکن محدود جانتے ہیں
(کلیات میر تقی، ص۸۰)

الصدفة من الدرر-۱۶

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''ایک بار اس ضعیف کونفرت کی راہ سے حضرت شیخ المشائخ نے مسکینی یعنی بے زادوراحلہ مسافرت کا حکم دیا۔مسکینی کے بعد اس فقیر کی ایک درویش سے ملاقات ہوئی، جن کی اس شہر میں بڑی شہرت تھی.انھوں نے پوچھا کہ تم شیخ تاج الدین کوغیرِ پیر جانتے ہو یا عینِ پیر؟ میں نے کہا کہ تم صفتِ خدا کوعین جانتے ہو یا غیر؟ انھوں نے کہا کہ خدا کی صفتیں بہت ہیں.میں نے پوچھا: کون کون؟ کہا: لطف وقہر.میں نے پوچھا کہ یہ دو صفتیں ایک چیز ہیں یا دو؟ کہا: دو. میں نے کہا مسلمان ہو جاؤ اور کلمہ پڑھو.انھوں نے کلمہ پڑھا.'' (ص ۱۷)

-برسبیلِ منافرت ......اھل اللہ است.

=**عوارف المعارف** میں منافرت وتنافر کے حوالے سے مرقوم ہے: ''ہمارے شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی اپنے مشائخ کی روایات کے ساتھ شیخ محمد بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ رویم سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے: ''صوفیوں میں خیر اسی وقت تک ہے جب تک وہ آپس میں تنافر رکھیں اور اگر وہ آپس میں مصالحت کریں گے اور باہم مل بیٹھیں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے.'' حضرت رویم نے اس قول میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ باہم ایک دوسرے پر نظر رکھیں اور ایک دوسرے کا محاسبہ کرتے رہیں.اور جب وہ اس قسم کے محاسبہ ونگہ داشت کو ترک کر دیں گے تو ایسی صورت میں اندیشہ ہے کہ آپس میں چشم پوشی اور درگزر سے کام لینے لگیں اور طریقت کے دقیق اور پوشیدہ آداب سے اغماز کرنے لگیں اور ان سے غافل رہ جائیں.اس صورت میں ان کا نفس ان پر غالب آجائے گا، اس لیے ضروری ہے کہ آپس میں تنافر رکھیں اور ایک دوسرے کا محاسبہ کرتے رہیں.''

(**عوارف المعارف**، اردو، ص ۲۵۵: عوارف المعارف، ۱/۱۲۷)

Marfat.com

-صفتِ خدا را عین خدای می دانید یا غیر خدای؟

=''.....اس بات پر بھی ان[صوفیہ] کا اتفاق ہے کہ یہ صفات بعینہٖ ذات باری نہیں ہیں اور نہ ہی یہ غیر باری تعالیٰ ہیں. ان صفات کے ثابت کرنے سے یہ مقصد نہیں کہ باری تعالیٰ ان کا محتاج ہے اور یہ کہ وہ ان کی مدد سے اشیا کو محسوس کرتا ہے بل کہ مراد یہ ہے کہ ان کی ضد کی نفی کی جائے اور ان صفات کو ثابت کیا جائے، نیز یہ کہ صفات، باری تعالیٰ کے ساتھ قایم ہیں.''(**التعرف لمذہب اہل التصوف**، اردو، ص۵۲: التعرف لمذهب اهل التصوف، ص۳۶)

الصدفۃ من الدرر-۱۷

-''چون مرید خواهد که مسکینی کند، پیشِ پیر رود و این آیة بخواند: 'و الكاظمين الغيظ و العافين عن الناس والله يحب المحسنين'.''

='' حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کسی بزرگ کے ساتھ کھانے میں مشغول تھے کہ اسی دوران خادم کے ہاتھ سے گرم شوربا[شوربے] کا پیالہ اس بزرگ کے سر پر گر گیا، جس سے ان کو تکلیف پہنچی. آپ نے خادم کو غصہ[غصے] بھری نظر سے دیکھا. خادم نے عرض کیا: اے استاد اور اے امام! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: و الكاظمين الغيظ، یعنی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو غصہ[غصے] کو پی جاتے ہیں. امام موسیٰ کاظم نے فرمایا: میں نے غصہ[غصے] کو پی لیا. اس کے بعد اس خادم نے پڑھا: و العافين عن الناس، یعنی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو دوسروں کے قصور کو معاف کر دیتے ہیں. حضرت امام نے فرمایا: جاؤ! میں نے تمھیں معاف کر دیا. اس کے بعد اس خادم نے کہا: والله يحب المحسنين، یعنی اللہ تعالیٰ نے جہاں غصہ پینے اور معاف کر دینے کی تعریف کی ہے، وہیں یہ بھی فرمایا ہے کہ میں احسان کرنے والوں اور نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہوں. اس لیے، میری آپ سے یہ درخاست ہے کہ آپ بھی مجھ پر احسان فرمائیں، تا کہ اللہ تعالیٰ کے آپ محبوب ہو جائیں. حضرت امام موسیٰ کاظم نے اپنے خادم کی یہ بات سن کر فرمایا: جاؤ! میں نے خدا کے واسطے تم کو آزاد کیا.''

(**مکتوب مخدوم حسین**، ص۴۲۰)

Marfat.com

الصدفۃ من الدرر-۱۸

-قصۂ زید......

=''حضرت زید بن حارثہ کا تعلق قبیلۂ کلب سے تھا. یہ بچپن میں کسی غارت گری میں گرفتار ہوئے اور غلام بنالیے گئے. حکیم بن حزام نے ان کو اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ کے لیے خریدا. حضرت خدیجہ جب آں حضرت ﷺ کے عقد میں آئیں تو انھوں نے ان کو آں حضرت ﷺ کو ہبہ کر دیا. اس طرح ان کو حضور کی غلامی کا شرف حاصل ہوا...... جب ان کے والد اور چچا نے آں حضرت ﷺ سے ان کی آزادی کا مطالبہ کیا تو حضور نے ان کو اختیار دے دیا کہ وہ چاہیں تو اپنے باپ کے پاس چلے جائیں، چاہیں تو حضور کی خدمت میں رہیں. اس موقع [موقعے] پر حضرت زید نے آں حضرت ﷺ کے ساتھ اپنی محبت کی جو مثال پیش کی وہ تاریخ میں ہمیشہ یادرکھی جائے گی. انھوں نے اپنی آزادی کا اختیارنامہ پا جانے کے باوجود اس آزادی پر حضور کی غلامی کو ترجیح دی...... اس کے بعد حضور نے ان کو آزاد کر دیا. ان سے محبت تو ان کی خوبیوں کے سبب حضور کو شروع ہی سے تھی، اس واقعہ کے بعد دو چند ہو گئی؛ یہاں تک کہ حضور کے غیر معمولی التفات واعتماد کو دیکھ کر لوگوں نے یہ گمان کر لیا کہ آپ نے ان کو منہ بولا بیٹا بنالیا ہے.'' (تدبر قرآن، ۶/۲۲۷)...... پیغمبر (ﷺ) نے حضرت زینب کے ساتھ ان کا نکاح کر کے ان کی عزت افزائی چاہی لیکن وہ نباہ نہ کر سکے اور آپ کی طرف سے بہ اصرار رد کے جانے کے باوجود انھوں نے طلاق دے چھوڑی. یہ نکاح حضور نے ہی کرایا تھا جس کے بعد منافقین اور منافقات برابر حضرت زینب کو یہ طعنہ دیتے رہے تھے کہ محمد (ﷺ) نے یہ سخت ظلم کیا کہ ایک معزز گھرانے کی خاتون کا عقد ایک آزاد کردہ غلام سے کر دیا ہے. ان طعنوں کے باوجود حضرت زینب نہایت صبر و شکر کے ساتھ حضرت زید کے ساتھ نباہ کرتی رہیں لیکن حضرت زید نے محض اپنے ذاتی احساس کی بنا پر...... ان کو طلاق دے دی. اس سے فطری طور پر حضرت زینب کو مزید صدمہ پہنچا. ان کے اس زخم کے اندمال کی واحد شکل آپ کو یہ نظر آئی کہ آپ خود ان کو اپنے حبالۂ عقد میں لے لیں لیکن اس سے ایک اور فتنہ کے اٹھ کھڑے ہونے کا اندیشہ تھا. حضرت زید آں حضرت ﷺ کے متبنیٰ کی حیثیت سے متعارف تھے اور متبنیٰ عرب جاہلیت میں حقیقی بیٹوں کی منزلت میں سمجھا جاتا

Marfat.com

تھا حضرت زینب کے ساتھ آپ کے نکاح کو مخالفین فتنہ انگیزی کا ذریعہ بناتے کہ اس شخص نے اول تو ایک شریف زادی کا نکاح اپنے ایک آزاد کردہ غلام سے کیا جس کو اپنا متبنیٰ بنا رکھا تھا اور اب اپنے متبنیٰ کی بیوی سے خود نکاح رچالیا. علاوہ ازیں ازواج کے باب میں چار تک کی تحدید کا حکم نازل ہو چکا تھا اس وجہ سے آپ اس معاملے میں متردد رہے لیکن اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہوا کہ آپ تمام اندیشوں سے بے پروا ہو کر یہ نکاح کر لیں تا کہ آپ کے عمل سے جاہلیت کی اس رسم بد کی اصلاح ہو." (تدبر قرآن، ۱۸۱/۶)

مزید دیکھیے:

تدبر قرآن، ۶/ ۲۲۶-۲۳۹

-انبیا و اولیاء ...... من الله است.

=صاحبِ اصداف الدرر کا یہ نقطۂ نظر کشف المحجوب سے ماخوذ ہے. کشف المحجوب میں سکر و صحو کی بحث میں ضمناً اس پہ کلام کیا گیا ہے. ذیل میں کشف المحجوب سے مکمل اقتباس نقل کیا جاتا ہے: "ابو یزید [بایزید بسطامی] ...... اور ان کی جماعت ...... کہتے ہیں کہ صحو تمکین و اعتدال پر صفتِ آدمیت کی صورت پکڑ لیتا ہے اور یہ حجابِ اعظم ہے، حق تعالیٰ شانہٗ سے. اور سکر زوالِ آفات اور نقص صفات بشریت اور تدابیر دنیا و اختیارِ ذاتی کو دور کر دیتا ہے. اور صاحبِ سکر کے تمام تصرفات خیار حق کے ساتھ فنا ہو جاتے ہیں اور تمام تدابیر و اختیارات کی قوتیں زائل ہو جاتی ہیں. اور وہ معانی جو اس کے وجود میں بہ صورت قویٰ اور خلافِ جنس ہیں وہ اقویٰ ابلغ اتم و اکمل اس کے حال میں ہو جاتے ہیں. جیسا کہ داؤد علیہ السلام جب بہ حالتِ صحو تھے، ان کے افعال ان کی طرف سے وجود میں آتے تھے. اور اس وقت تک ان کے فعل کو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ہی مضاف فرمایا، جیسا کہ ارشاد ہے: و قتل داؤد جالوت (اور قتل کیا داؤد علیہ السلام نے جالوت کو). اور ہمارے آقا و مولا حضور سید عالم ﷺ حالتِ سکر میں تھے تو آپ کا ہر وہ فعل جو آپ کی طرف سے ظہور میں آیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی اضافت اپنی طرف فرمائی اور کہا: و ما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمیٰ، (اور وہ کنکریاں تم نے اے محبوب! نہیں پھینکیں، جب تم نے پھینکیں وہ اللہ تعالیٰ نے پھینکیں تھیں) فشتان ما بین عبدٍ و عبد، تو جو بندہ اپنی ذات کے ساتھ قائم تھا اور اپنی

Marfat.com

صفات میں ثابت، اسے فرمایا: تو نے کیا منصبِ کرامت کے ساتھ اور جو بندۂ معظم اپنے رب کے ساتھ قایم اور اپنی صفات کے ساتھ فانی تھا، اسے فرمایا: ہم نے کیا جو کچھ تو نے کیا، تو اضافتِ فعلِ بندہ ذاتِ مجمع الصفات کی طرف بہترین ہے. اس اضافت سے جو بندہ اپنی طرف قایم رکھے تو جب فعل حق مضاف ہو بندہ کی طرف تو بندہ خود بخود قایم ہو جاتا ہے. اور جب بندہ کا فعل حق کی طرف مضاف ہو تو بندہ بہ حق قایم ہو جاتا ہے. چناں چہ ایسا ہی ہوا کہ داؤد علیہ السلام کی نظر مبارک وہاں پڑی جہاں پڑنی نہ چاہیے تھی یعنی ایک عورت پر جو اوریا کی عورت تھی، جسے دیکھا وہ ان پر حرام تھی اور جب بندہ بہ حق قایم ہو گیا جیسے حضور ﷺ کہ نظر تو آپ کی بھی پڑی اس طرح کہ زید کی بیوی پر مگر وہ بیوی زید پر حرام ہو گئی. اس لیے جو نظر وہ داؤد علیہ السلام کی تھی وہ محلِ صحو میں تھی اور یہ نظر جو حضور ﷺ کی تھی یہ محلِ سکر میں تھی.'' (کشف المجوب، اردو ترجمہ، سید ابو الحسنات قادری، ص ۳۴۹: کشف المحجوب، ص ۲۷۱) قصۂ زید کی طویل حکایت: سیر الاولیا میں بھی عارفانہ پیرائے میں بیان کی گئی ہے. (سیر الاولیا، ص ۴۶۸-۴۶۹: اردو ترجمہ، ص ۴۶۶-۴۶۷) شیخ ہجویر کے مذکورہ بالا اقتباس کو تصوف مخالف مکاتب فکر نے خاصا تنقید کا نشانہ بنائے رکھا. ان کے مطابق: ''سکر کی آڑ میں آپ [شیخ ہجویر] نے حضور اکرم ﷺ کی عصمت کو داغ دار فرمایا اور ایک ایسے الزام کی تائید و توثیق کر دی جسے اسلام دشمن مصنفین اکثر اچھالتے رہتے ہیں. اگر چہ رطب و یابس اکٹھا کرنے والے بعض مفسرین نے بھی ایسی باتیں لکھ دی ہیں تاہم علماے حق نے اس کی پرزور تردید بھی کر دی ہے نیز قرآن کے سیاق و سباق سے بھی ایسے الزام کی کوئی گنجایش نظر نہیں آتی.'' (شریعت و طریقت، ص ۷۷) حال آں کہ شیخ ہجویر نے جن روایات کی بنیاد پر سکر و صحو کی وضاحت کی ہے، ایسی درجنوں روایات تفاسیر، مجموعہ ہاے احادیث اور کتب تواریخ میں مذکور ہیں، اور انہی روایات کی بنیاد پہ مستشرقین، عیسائی مشنریاں اور آریہ سماج، اسلام اور اہل اسلام پر معترض رہے ہیں. خود مسلمانوں کے اندر انکارِ حدیث کے رجحانات نیز دو اسلام (از: ڈاکٹر غلام جیلانی برق) جیسی کتب کی تالیف کا بنیادی سبب بھی اس طور کی غیر معقول روایات ہی رہی ہیں. محض ان روایات سے استدلال کی بنیاد پہ صوفیہ اور ان کے افکار کو بے جا تنقید کا نشانہ بنانا یقیناً کھلی ناانصافی ہے.

Marfat.com

علاوہ ازیں ابی جعفر امام محمد بن جریر الطبری (۲۲۴-۲۶ شوال ۳۱۰ھ/ ۸۳۸-۱۶ فروری ۹۲۳ء) کی: تفسیر الطبری من کتابہ جامع البیان عن تاویل آی القرآن اور تاریخ الرسل والملوك=تاریخ الامم والملوك میں قصۂ زید و زینب کے حوالے سے درج روایات اور ان روایات کی روشنی میں مستشرقین کی ہرزہ سرائیوں پہ تنقیدی جائزے کے لیے ملاحظہ کیجیے:

امام طبری کون؟-مورخ، مجتہد یا افسانہ ساز، ص ۶۵۳-۸۱۷

- از حضرت غوث رضی الله عنه ......قرار نشود.

=اسی طرح کی ایک حکایت مولانا جلال الدین رومی کے احوال میں بھی ملتی ہے. **مناقب العارفین** میں مرقوم ہے: ''روایت ہے، ایک روز مولانا کی زوجہ حضرت کرا خاتون کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مولانا برسوں سے کم کھاتے ہیں، کم سوتے ہیں، ہر وقت روزے سے رہتے ہیں. سماع، تقاریر میں مشغول اور معارف وحقایق بیان کرنے میں مصروف رہتے ہیں. ریاضات شاقہ کرتے ہیں. شاید انھی وجوہات کے سبب میری طرف التفات نہیں کرتے. خدا جانے جذباتِ شہوانی کا کچھ اثر باقی ہے یا بالکل فنا ہو چکا ہے. اسی شب مولانا غراتے شیر کی طرح حرم میں آئے اور ستر بار اپنی زوجہ کو قربت دی. ان کی زوجہ، مولانا سے ہاتھ چھڑا کر مدرسے کی چھت پر چلی گئیں اور پریشان ہو کر استغفار کرنے لگیں. مولانا نے انھیں دوبارہ پکڑنے کی کوشش اور فرمایا: معاملہ ابھی ختم نہیں ہوا. اس کے بعد فرمایا: مردانِ خدا ہر چیز پر قادر ہیں اور لوگوں کے خطرات پر مطلع ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہے. ترکِ مباشرت اور قلتِ معاشرت اللہ تعالیٰ کے ساتھ استغراق کی وجہ سے ہے اور یہ بھی تمھارے فایدے کے واسطے ہے.''

(**مناقب رومی [-ملخص اردو ترجمہ-مناقب العارفین]**، ص ۴۸۲: **مناقب العارفین**، ص ۴۴۹-۴۵۰)

الصدفۃ من الدرر-۲۰

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''حضرت تاج العارفین نے فرمایا کہ محادثہ وہ کلام ہے جو خدائے تعالیٰ دن میں بندہ سے کرے اور مسامرہ

Marfat.com

وہ کلام ہے جو حق رات میں بندہ سے کرے.(ص ۷۲) حضرت غوث نے فرمایا کہ جب ہم خدا سے باتیں کرتے ہیں اس مقام کی شدید دشواری کے باعث دیر تک ٹھیراؤ نہیں ہوتا.جس قدر کلام سننا میسر ہوتا ہے،اس میں بشریت پگھلنے لگتی ہے.''(ص ٦١)

[الصدفة من الدرر-۲۲]

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے:''شیخ المشایخ تاج العارفین نے ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام: **امواج البحور** رکھا تمام طبقات کے مشایخ کا کلام اس میں جمع کیا.یہ کتاب مانڈو میں حضرت غوث کے تکیہ میں شیخ زادہ چائیں لدہ کی لکھی ہوئی تھی.''(ص ۷۲)

الصدفة من الدرر-۲۳

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے:''حضرت غوث کو فرماتے سنا کہ ہمارے سامنے کثیر جواہرات پیش ہوتے ہیں اور ہم کنکھیوں سے بھی نہیں دیکھتے.اور فرمایا کہ اگر کسی کو بہ حالت ریاضت مختلف فرشتے نظر آئیں تو اعتبار نہ کرنا چاہیے اور ان پر مغرور نہ ہونا چاہیے.اور فرمایا کہ جو آدمی مرتا ہے تو کہیں سے آتا ہے نہ کہیں جاتا ہے.یہ بات بہت باریک ہے.''(ص ٦١-٦٢)

اسی صدف کا کچھ حصہ، نفحات العنبریہ کے حوالے سے: **تاریخ شیراز ہند جون پور** اور **تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور** میں بھی نقل ہوا ہے.(**تاریخ شیراز ہند جون پور**، ص ٦٣۵: **تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور**، ۱/۱۱٦۴)

-چون آدمی......دقیق است.

=روح کے لافانی ہونے کا تصور تقریباً سبھی ادیان و مذاہب میں پایا جاتا ہے.ہندوؤں کی مقدس کتاب: **بھگوت گیتا** میں بھی یہ تصور ذرا تفاوت کے ساتھ موجود ہے.سری کرشن جی اپنے شاگرد رشید ارجن دیو جی سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:''وِدوان لوگ جیتے اور مرے ہوؤں کا سوچ نہیں کرتے ہیں، کیوں کہ جینا اور مرنا دونوں ہی جھوٹ ہیں......
ہے ارجن! یدھ کر کے کوئی کہے: میں نے فلاں شخص کو مارا ہے، سو وہ دونوں کچھ نہیں سمجھتے، نہ کوئی مرا اور نہ کسی نے مارا ہے.آتما امر ہے، اس آتما کو نہ کوئی مار ہی سکتا ہے اور نہ مرتا ہی

Marfat.com

ہے...... ہے ارجن! یہ آتمانہ کبھی جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے، نہ کبھی پہلے ہوا تھا اور نہ کبھی آگے ہوگا۔'' (**شریمد بھگوت گیتا**، ص۲۶-۲۷)

مسلمان صوفیہ کے ہاں بھی روح کی لافانیت کے حوالے سے تفصیلی کلام کیا گیا ہے. مخدوم سعد الدین خیر آبادی (م:۹۲۲ھ/۱۵۱۶ء) نے **مجمع السلوک والفواید** میں: **تمہید** (ابی شکور سالمی) کے حوالے سے لکھا ہے: ''تمہید میں لکھا ہے: اجمع المسلمون علیٰ ان الروح محدث مخلوق الا انه الا فناء له؛ مسلمانوں کا اس امر پر اجماع ہے کہ روح حادث و مخلوق ہے، البتہ اس کے لیے فنا نہیں.'' (**مجمع السلوک والفواید**، ۱/۶۶۳) ایسے ہی ماضی قریب کے ایک صوفی بزرگ اور سلسلہ وارثیہ کے موسس حاجی وارث علی شاہ (۱۸۱۹-۷ اپریل ۱۹۰۵ء) کا ایک ارشاد اسی مناسبت سے یہاں نقل کرنا مناسب ہوگا تاکہ انیس ویں و بیس ویں صدی کے صوفیہ کا نقطۂ نظر بھی ملحوظِ خاطر رہے. وہ فرماتے ہیں: ''نفوس کو ذائقۂ موت ہے اور روح کو ذائقۂ موت نہیں ہے. حق تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: کل نفس ذائقةالموت یہ نہیں فرمایا: کل روح ذائقة الموت.'' (**مشکوٰۃ حقانیت المعروف معارف وارثیہ**، ص۶۲) شاعر مشرق علامہ محمد اقبال (۹ نومبر ۱۸۷۷-۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء) نے بھی اپنے ان اشعار میں اسی طرح کے خیالات کا اظہار کیا ہے:

یہ نکتہ میں نے سیکھا بو الحسن سے
کہ جاں مرتی نہیں مرگِ بدن سے
چمک سورج میں کیا باقی رہے گی
اگر بے زار ہو اپنی کرن سے
(**بالِ جبریل**، ص۲۶)

[**الصدفة من الدرر-۲۴**]

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریه میں نقل ہوا ہے: ''فرمایا: ابلیس علاحدہ موجود نہیں، ہر شخص کا ابلیس اس کے اندر ہے. (ص۶۲) شیخ المشائخ کو فرماتے سنا ہے کہ ابلیس کا نور چاند کی صورت اختیار کرتا ہے اور نور احمدی سورج کی شکل اختیار کرتا ہے. حضرت حسن بصری کا ارشاد ہے کہ شیطان کا نور دہکتی ہوئی آگ کی طرح ہے، اگر اس

Marfat.com

کا نور خلق پر ظاہر ہوتو اسے معبود سمجھ کر پوجنے لگیں۔'' (ص۷۲)

اسی صدف کا کچھ حصہ، نفحات العنبریہ کے حوالے سے: **تاریخ شیراز ہند جون پور** اور **تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور** میں نقل ہوا ہے۔ (**تاریخ شیراز ہند جون پور**، ص ۶۳۵: **تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور**، ۱/۱۶۴)

[الصدفۃ من الدرر-۲۵]

= بہ حوالہ **اصداف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''حضرت غوث سے سنا ہے کہ ایک روز خواجہ بایزید بسطامی کا نفس لومڑی کی صورت میں ظاہر ہوا خواجہ اس کے گھونسے مارنے لگے۔ جیسے جیسے مارتے موٹا ہوتا جاتا۔ حکم پہنچا کہ اس نفس کی پیدائش ہماری عجائباتِ قدرت سے ہے۔ اس کی خلقت الٹی ہے جتنا مارو گے اتنا ہی موٹا ہوگا اور جتنا بھوکا رکھو گے قوی ہوگا، اور جب سیر کرو گے تو ضعیف ہوگا۔'' (ص۶۲)

- روزی نفس خواجه ابو یزید بسطامی...... ضعیف گردد.

= **کشف المحجوب** میں یہ حکایت خواجہ جنید بغدادی کے اصحاب میں محمد بن علیان نسوی کے حوالے سے مذکور ہے: ''محمد بن علیان نسوی جو جنید کے اصحاب کبار میں شامل تھے، فرماتے ہیں کہ شروع میں جب مجھے آفات نفسیہ اور اس کے مکروفریب کا علم ہوا، میرے دل میں اس کی عداوت کا جذبہ موج زن ہوا۔ ایک دن کوئی چیز لومڑی کے بچہ [بچے] کے مشابہ میرے گلے سے باہر گری۔ بہ تائید ربانی میں نے سمجھ لیا کہ میرا نفس ہے۔ میں نے اسے پیروں میں کچلنے کی کوشش کی مگر وہ ہر ضرب پر بڑا ہوتا چلا جارہا تھا۔ میں نے کہا: ظالم! ہر چیز زخم کھا کر ہلاک ہو جاتی ہے مگر تو پھول رہا ہے؟ نفس نے جواب دیا: میں فطرتاً ایسا ہوں، جو چیز اوروں کے لیے باعث تکلیف ہے، میرے لیے عین راحت ہے اور جس چیز میں اوروں کو راحت نظر آئے اس سے تکلیف ہوتی ہے۔''

(**کشف المحجوب**، اردو ترجمہ، فضل الدین گوہر، ص۲۹۶: کشف المحجوب، فارسی ۳۰۲)

انوار الصفی فی اظهار اسرار الحلی والخفی میں یہ واقعہ خواجہ محمد نوری سے منسوب کیا گیا ہے۔ (ص ۳٤)

Marfat.com

الصدفۃ من الدرر-۲۶

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''شیخ المشائخ کو فرماتے سنا ہے کہ اس راہ میں سب لطف و بخشایش ہے، ریاضت نہیں ہے. اور فرمایا کہ سالک جتنا قوی ہیکل ہوگا اس کا سلوک زیادہ ہوگا. اور فرمایا کہ آں حضرت ﷺ کا نفس ایمان لے آیا اور کسی کا نفس مسلمان نہیں ہوا ہے. لیکن کتوں کی سی عادت نہیں رکھتا ہے، سگِ اصحابِ کہف و نفس پاکان خوے سگے ندارد.'' (ص ۷۲)

-سگ، اصحابِ کهف......سگی ندارد.

=یہ جملہ مولانا روم کے ان اشعار سے ماخوذ ہے:

سگِ اصحابِ کهف و نفسِ پاکان
اگر بر در بود بر در نباشد
سگِ اصحاب را خويِ سگی نیست
گر این سر سگ نمود آن سر نباشد

(کلیاتِ دیوانِ شمس تبریز، ۱/ ۴۷)

الصدفۃ من الدرر-۲۸

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''شیخ المشائخ سے سنا کہ نفس کی کیفیتوں کو مرشدِ کامل ہی جانتا ہے کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ نفس کسی کارِ خیر کا ارادہ کرے اور اس کے اندر کوئی برائی مخفی ہو، پیر کامل کو چاہیے کہ مرید کو نفس کے جال سے باہر نکالے. (ص ۲۷) حضرت غوث نے فرمایا کہ پہلے مرید میں ریا آتا ہے اس کے بعد نفس کی کثافت جھڑ کر نکل جاتی ہے.'' (ص ۶۲)

الصدفۃ من الدرر-۲۹

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''شیخ المشائخ فرماتے تھے کہ سالک جب قالب اور نفس اور دل اور روح میں سیر کرتا ہے تو اس کو ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے کہ اقتلوا النفوس بسیوف المجاهدات. جب غیر کے تصرف میں پڑ کر بے واسطہ اذکر کم کے مقام پر پہنچتا اور اذکرونی سے گزر جاتا ہے،

Marfat.com

اسے ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی۔'' (ص۷۲)

الصدفۃ من الدرر-۳۰

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''حضرت شیخ المشائخ نے فرمایا کہ العشق براق عرشی یحصل به السیر فی الذات والصفات: سیر الی اللہ صفات میں سیر کرنے اور سیر فی اللہ ذات میں سیر کرنے کا نام ہے۔ (ص۷۲)
حضرت غوث نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے جو مولانا حسین نے اپنی تصنیف میں لکھا ہے کہ الایمان استیرا نار الھویه فی القلب: یعنی ایمان نام ہے دل میں ھویت کی آگ سلگانے کا۔'' (ص۶۲)

-مولانا حسین در تصنیفِ خویش.

=مولانا حسین سے مراد بہار کے معروف بزرگ مخدوم حسین بن معز بلخی ملقب بہ نوشہ توحید (م: ۲۴ ذی الحجہ ۸۴۴ھ/۱۶ مئی ۱۴۴۱ء) ہیں، جن کا تعلق سلسلہ فردوسیہ سے ہے۔ تاریخ سلسلہ فردوسیہ اور مجلس صوفیہ میں ان کی مندرجہ ذیل تصانیف کے نام درج کیے گئے ہیں: حضرات خمس-رسالہ قضا وقدر-رسالہ توحید خاص-رسالہ توحید اخص الخواص-رسالہ ذکر وجود اول ہدایت آن وبیان معرفت عالم ونہایت آن-رسالہ در بیان ہشت چیز-اوراد دہ فصلی-گنج لا تخفی-مکتوبات-اجازت نامہ بہ نام مولانا حسن-دیوان فارسی۔ (تاریخ سلسلہ فردوسیہ، ص۲۹۰-۲۹۱، مجلس صوفیہ، ص۱۶۴)۔ سوائے مکتوبات، بقیہ تمام کتب ہنوز غیر مطبوعہ ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہو پایا کہ مذکورہ بالا قول ان کی کس کتاب میں مذکور ہے۔ البتہ ان کے مکتوبات میں ایمان کے بارے میں درج ذیل دو اقوال ملتے ہیں: ''الایمان عریان'' (**مکتوبات مخدوم حسین**، ص۲۱۶) اور ''صوفیان از ایمان چنین عبارت کنند که الایمان بالله طلب الله و مرضاته و دواعیه، یعنی ایمان بخدای چیست؟ طلب خدای و طلب رضایِ او و دواعی۔''

(**مکتوبات مخدوم حسین**، ص۳۶۱)

الصدفۃ من الدرر-۳۱

-ھاتی قدمی...... اولیاء الله.

Marfat.com

=بهجة الاسرار و معدن الانوار اور دیگر کتب میں یہ قول اس طور نقل ہوا ہے: قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله. مذکورہ بالا قول مختلف طرق کے ساتھ بهجة الاسرار میں نقل ہوا ہے۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمایئے: بهجة الاسرار، اردو، ص ۱۳-۴۱

اسی حوالے سے مزید دیکھیے:

چشتی نظامی، ابوالحامد محمد احمد، **کلام الاولیاء الاکابر علیٰ قول الشیخ عبدالقادر المعروف بہ حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ**، بصیر پور/ اوکاڑہ، تنظیم غلامان شمس الفقہا، [۱۹۹۸ء]، اول

جہلمی، طارق مجاہد، **شیخ عبدالقادر جیلانی بحیثیت سید الاولیا**، جہلم، مجاہد اکیڈمی، ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ/ ۱۴ اگست ۱۹۹۸ء، اول

سعیدی، ڈاکٹر الطاف حسین، **افضلیت غوث اعظم - دلائل و شواہد**، لاہور، دار الفیض گنج بخش، ۱۹۹۹ء، اول

چشتی، ممتاز احمد، **قدم الشیخ عبدالقادر علیٰ رقاب الاولیاءِ الاکابر**، ملتان، بزم سعید جامعہ انوار العلوم، [۱۹۹۹ء]، اول

اویسی، علامہ محمد فیض احمد، **تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر**، بہاول پور، مکتبہ اویسیہ، اپریل ۱۹۹۹ء، اول

شرافت نوشاہی، علامہ سید شریف احمد، **خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ**، مرید کے، ادارۂ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء، اول

عطا محمد، **تحقیق الاولیا فی شانِ سلطان الاولیا**، جلوانہ/ لائل پور، جلوی کتب خانہ، محرم ۱۳۸۵ھ

مصطفوی حنفی، علامہ محمد علی، **تحقیق المعانی فی قدم الغوث الجیلانی معروف بہ قدم غوث کا صحیح مفہوم**، لاہور، مکتبہ برکاتیہ چشتیہ، [۲۰۰۰ء]، اول

-خروسِ ہر کسی......بانگ کند.

=''............ایک دن شیخ ابوالوفا نے حضرت سیدنا عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ جب آپ مرتبۂ کمال کو پہنچیں تو مجھے ضرور یاد رکھیں اور اپنے محاسن کو برقرار رکھنا۔ پھر کہا: اے عبدالقادر! ہر پرندہ چہچہا کر خاموش ہو جاتا ہے مگر آپ کا طائر روحانیت قیامت تک چہچہاتا رہے گا۔'' (زبدة الاسرار و زبدة الآثار، ص ۷: اردو ترجمہ، ص ۳۲)

Marfat.com

-این حکایت ...... وزیر گشت.

="......خبر دی ہم کو ابوسعید عبداللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ بن علی بن المظہر بن ابی عصرون التمیمی شافعی نے دمشق میں ۵۸۰ھ میں، کہا: میں نے جوانی کی حالت میں علم کی طلب میں بغداد کی طرف کوچ کیا اور ابن السقا ان دنوں مدرسہ نظامیہ میں میرا رفیق و ہم درس تھا۔ ہم عبادت کرتے اور صالحین کی زیارت کیا کرتے تھے. بغداد میں ان دنوں ایک بزرگ تھے، جنھیں سب غوث کہتے تھے. ان کے متعلق یہ کہا جاتا تھا، جب وہ چاہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں اور جب چاہتے ہیں، چھپ جاتے ہیں تب میں نے، ابن سقا اور شیخ عبدالقادر جیلانی نے جوان دنوں جوان تھے، ان کی زیارت کا قصد کیا۔ ابن سقا نے راستے میں کہا: آج میں ان سے ایک مسئلہ پوچھوں گا، جس کا جواب وہ نہ دے سکیں گے. میں نے کہا: میں ایک مسئلہ پوچھوں گا، دیکھوں گا وہ کیا جواب دیتے ہیں. تب شیخ عبدالقادر نے کہا معاذ اللہ میں ان سے کوئی سوال کروں، میں تو ان کی خدمت میں ان کی زیارت کی برکات کا منتظر رہوں گا. جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو ان کو ان کے مکان میں نہ دیکھا. پھر ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے تو دیکھا وہ وہیں بیٹھے ہیں. تب انھوں نے ابن السقا کی طرف غصے سے دیکھ کر کہا: تجھے خرابی ہو، اے ابن سقا! تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھتا ہے، جس کا جواب مجھے نہ آئے گا. بن وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، بے شک میں دیکھتا ہوں، کفر کی آگ تیرے اندر بھڑک رہی ہے. پھر انھوں نے میری طرف دیکھا اور کہا: اے عبداللہ! کیا تم مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھتے ہو کہ تم دیکھو میں اس کا کیا جواب دیتا ہوں. وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے. تمھاری بے ادبی کے سبب تم پر دنیا تمھارے کانوں کی لو تک گرے گی. پھر شیخ عبدالقادر کی طرف دیکھا اور ان کو اپنے قریب کیا، ان کی تعظیم کی اور ان سے کہا: اے عبدالقادر! تم نے اپنے ادب کی وجہ سے خدا اور رسول ﷺ کو راضی کیا. میں دیکھ رہا ہوں، تم منبر پر کھڑے لوگوں کو پکار کر کہہ رہے ہو: میرا قدم اولیا کی گردنوں پر ہے. میں تیرے وقت کے اولیا کو دیکھ رہا ہوں کہ انھوں نے تیرے جلال کی وجہ سے اپنی گردنوں کو جھکا دیا ہے. یہ فرما کر وہ اسی وقت غایب ہو گئے، اس کے بعد ہم نے انھیں نہیں دیکھا. شیخ عبدالقادر کا تو یہ حال ہوا کہ خدا کے نزدیک ان کا جو قرب تھا اس کے ظہور کی علامت ظاہر

Marfat.com

ہوگئی. خاص و عام سبھی ان کے ہاں حاضر ہونے لگے اور انھوں نے خدا کے فضل سے اپنے وقت میں کہا: میرا قدم اولیاء اللہ کی گردن پر ہے. ابن سقا کا یہ حال ہوا کہ علوم شرعیہ میں مشغول ہوا اور اپنے اکثر معاصر فضلا پہ فایق اور معروف ہوگیا. جملہ علوم میں مخالف مناظر کو خاموش کرا دیتا. بڑا فصیح و بلیغ اور وجیہ تھا تب خلیفہ نے اس کو اپنا مقرب بنایا اور اسے شاہِ روم کے ہاں بھیجا. شاہِ روم نے اسے دیکھ کر اس کی فصاحت و وجاہت کی توصیف کی اور تعجب کا اظہار کیا. اس نے، اسلام اور عیسائیت پر، ابن سقا سے مناظرے کے لیے، جملہ پادریوں کو جمع کیا. ابن سقا مناظرے میں پادریوں پر غالب رہا. شاہِ روم نے اسے مزید تکریم دی. کچھ دنوں بعد اس نے شاہِ روم کی لڑکی دیکھی اور اس پر فریفتہ ہوگیا. اس نے بادشاہ سے درخاست کی، اس لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا جائے. بادشاہ نے کہا: اگر تم نصرانیت اختیار کرو تو لڑکی کا نکاح تمھارے ساتھ کر دوں گا. ابن سقا نے بادشاہ کی شرط قبول کی اور اس لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا گیا. ابن سقا نے ان غوث کے کلام کو یاد کیا اور جان لیا، یہ مصیبت انھی کے سبب آئی. اب میری یہ حالت ہوئی، میں دمشق کی طرف آیا اور سلطان نور الدین ملک شہید نے مجھے بلایا اور ٹھہرنے پر مجبور کیا. میں اس کا حاکم ہوگیا اور دنیا مجھ پر بہت سی آئی. گویا ہم تینوں کے بارے میں غوث کا کلام درست نکلا.''

(بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، اردو، ص ۱۰-۱۲)

الصدفۃ من الدرر-۳۲

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف ، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''حضرت شیخ المشائخ تاج العارفین نے آں حضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آں حضرت ایک کوٹھے پر ہیں اور اپنے آپ کو دیکھا کہ میں سیڑھی پر آہستہ آہستہ چڑھ کر کوٹھے پر جا رہا ہوں. آں حضرت ﷺ نے شفقت سے فرمایا: تعال یا مسکین. (ص ۴۳)

Marfat.com

۴-اصطلاحات

-غوث

=''وہ قطب ہے کہ جب اس سے پناہ لی جاتی ہے تو اس وقت وہ اسم غوث سے موسوم کیا جاتا ہے اور چند نام اس کی ذات متبرکہ پر بولے گئے ہیں: قطب اور قطب المدار اور انسانِ کامل اور جہانگیر اور مثل اس کے.'' (**لطائف اشرفی**، اردو، ۱/ ۳۳۹)

-تحیر

=''سالک کا مرتبۂ احدیت میں محو ہونا اور تجلیِ اسمِ ھو کا مشاہدہ کرنا. اس کے لیے مقام حیرت ہے.'' (**اصطلاحات صوفیہ**، ص ۴۸)

-حج اکبر

=''حضرت رسول خدا ﷺ نے جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کے علاوہ حج اکبر بھی کہتے ہیں. اگر عرفات میں قیام کا [کے] دن جمعہ ہو تو اس کو بھی حج اکبر کہتے ہیں. امام زہری فرماتے ہیں کہ عمرہ حج اصغر ہے اور حج کو حج اکبر کہتے ہیں.'' (**اسلامی اصطلاحات**، ص ۸۲-۸۳)

-سالک

=''قوت علم اور قوت حال سے مقامات کی سیر میں مشغول ہونے والا. یا وہ شخص جس کا علم عین الیقین کی منزل پر پہنچ چکا ہو. بعض حضرات نے لکھا ہے کہ سالک وہ ہوتا ہے جو خالق کائنات تک رسائی حاصل ہونے والے راستا [راستے] پر کشف عیانی کے طریقہ [طریقے] پر گام زن ہو. راہِ سلوک پر چلنے والے کو سالک کہتے ہیں. تصوف میں اس کو درجات کے اعتبار سے سالک مجذوب اور کبھی مجذوب سالک بھی کہا جاتا ہے.'' (**اصطلاحات تصوف**، ص ۵۱)

Marfat.com

-دائرۂ ھو
=''ھو سے مراد ذاتِ بحت بلا اعتبارِ صفات وظہور یعنی ھا بہ حیثیت ظہور حق سبحانہٗ کا نام ہے اور ھو خالص اور ذاتِ بحت کا نام ہے، جہاں کسی صفت وظہور کا دخل نہیں ہے. یہ نقطہ ذات کا اسم ہے، اس کے ذکر سے سالک کی صفات بشریت فنا ہو جاتی ہیں. اور جملہ اعتبارات غیریت زائل ہو جاتے ہیں اور بہ جز ہستیِ حق سبحانہ کے کچھ باقی نہیں رہتا. اسی لیے یہ جلالی اسم ہے، خواص سالکین اس کا ذکر کرتے ہیں.'' (اصطلاحات صوفیہ، ص ۱۶۸)

-ھویت
=''ذاتِ باری کی جانب اشارہ.'' (اصطلاحات تصوف، ص ۹۱)

-جذبہ
=''کشش حق تعالٰی یعنی حق سبحانہ تعالٰی کا بندہ [بندے] کو اپنی طرف کھینچ لینا، بغیر اس کی سعی کے.'' (اصطلاحات، صوفیہ، ص ۳۸)

-قلندر
=''تجرید وتفرید کے اختیار کرنے والے کو کہتے ہیں کہ سوائے حق کے کسی طرف مایل نہ ہو اور اگر مایل ہو تو وہ اہل غرور سے ہے اور قلندریت سے دور:

عالم همه ز طايفۀ صوفيان پرست
بسيار باشد از بجهان يك قلندر است

......بعض لوگ کہتے ہیں کہ قلندر اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو نقوش اشکال عادتی اور جمیع اعمال سے مجرد ہو اور قیودات رسمی سے خلاصی پاوے اور بالکل سب سے منقطع ہو اور طالب جمال باکمال حق ہو کر واصل ہو.'' (مصباح التعرف لارباب التصوف، ص ۱۹۹)

-مسکینی
=''بے زادو راحلہ مسافرت.'' (نفحات العنبریہ، ص ۱۷)

-تنافر
=''ہمارے [شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کے] شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی اپنے مشائخ کی روایات کے ساتھ شیخ محمد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے

Marfat.com

تھے کہ میں نے شیخ رویم سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے: ''صوفیوں میں خیر اسی وقت تک ہے جب تک وہ آپس میں تنافر رکھیں اور اگر وہ آپس میں مصالحت کریں گے اور باہم مل بیٹھیں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے۔'' حضرت رویم نے اس قول میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ باہم ایک دوسرے پر نظر رکھیں اور ایک دوسرے کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور جب وہ اس قسم کے محاسبہ و نگہ داشت کو ترک کر دیں گے تو ایسی صورت میں اندیشہ ہے کہ آپس میں چشم پوشی اور درگزر سے کام لینے لگیں اور طریقت کے دقیق اور پوشیدہ آداب سے اغماض کرنے لگیں اور ان سے غافل رہ جائیں۔ اس صورت میں ان کا نفس ان پر غالب آ جائے گا، اس لیے ضروری ہے کہ آپس میں تنافر رکھیں اور ایک دوسرے کا محاسبہ کرتے رہیں۔'' (**عوارف المعارف**، اردو، ص ۲۵۵)

۔واردات

=''وہ ہے جو سالک کے دل پر بغیر اس کے کسب کے محض وہبی طور پر معانی عالم غیب سے نازل ہوں۔'' (**اصطلاحات صوفیہ**، ص ۱۶۰)

۔تجلی

=''لغوی اعتبار سے تجلی کے معنی ظاہر کرنے اور ظاہر ہونے کے ہیں۔ صوفیہ کی زبان میں ذات و صفات و اسما کا کسی پر ظہور تجلی کہلاتا ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ وہ حالت جس میں ذات الٰہی یا اس کی صفت یا کسی فعل کا اظہار ہو، وہ تجلی ہے۔ [یا] انوار حق کا مقبلوں کے دلوں پر اثر انداز ہونا، جس کے باعث ان کے قلوب اس قابل ہو جائیں کہ وہ اپنے اندر مشاہدہ حق کر سکیں۔'' (**اصطلاحات تصوف**، ص ۲۷)

۔نفس

=''نفس انسان کے اندر ایک قوت ہے جس سے کسی چیز کی خواہش کرتا ہے، خواہ وہ خواہش خیر ہو یا شر۔ اگر اکثر شر کی خواہش کرے اور نادم بھی نہ ہو، اس وقت امارہ کہلاتا ہے۔ یعنی کثیر الامر بالسوء (برائی کا بہت زیادہ حکم کرنے والا) اور اسی مرتبہ [مرتبے] کی خواہش کا نام ہوئی ہے۔ اور کبھی کبھی اس میں خیر کی بھی خواہش پیدا ہو جانا اس مفہوم کے منافی نہیں، کیوں کہ کثیر الامر کو دایم الامر ہونا لازم نہیں۔ اور اگر نادم بھی ہونے لگے تو لوامہ

Marfat.com

کہلاتا ہے. اور اگر اکثر خواہش خیر کی کرے، اس وقت مطمئنہ کہلاتا ہے، بہ معنی ساکن الی الخیر (نیکی پر ٹھہرنے والا). گو کبھی اس میں شر کی بھی خواہش بلا عمل احیاناً پیدا ہو جائے. کیوں کہ محض انجذاب بہ معنی میلان منافیِ سکون نہیں. چناں چہ اجسام ثقیلہ باوجود میلان الی المرکز کے ساکن بھی دیکھے جاتے ہیں؛ البتہ اس خواہش کے مقتضا پر عمل کرنا کہ حرکت من المقر ہے یہ البتہ منافیِ سکون ہے تو اس صورت میں مطمئنہ نہ رہے گا. غرض دونوں خواہشیں خیر کی بھی اور شر کی بھی نفس ہی کے متعلق ہیں. البتہ اسباب ہر خواہش کے جدا جدا ہیں. بعض تو مشاہد ہیں: جیسے نصیحت وصحبت نیک. خواہش خیر کے لیے اور اغوا وصحبت بد، خواہش شر کے لیے اور بعض اسباب غیر مشاہد ہیں، جیسے: القاء ملک، خواہش خیر کے لیے اور القاء شیطان خواہش شر کے لیے. اسی کو حدیث میں لمة الملك اور لمة الشيطان اور ایعاد بالخیر اور ایعاد بالشر سے تعبیر فرمایا ہے. نفس مکار شیطان سے بھی بڑھ کر ہے کیوں کہ اس کو بھی نفس ہی نے خرابی میں ڈالا تھا تو یہ نفس شیطان کا بھی باپ ہوا. پس نفس کا مغلوب کرنا کفار کے مغلوب کرنے سے بھی اہم ہے؛ اسی واسطے مجاہدۂ نفس کو جہادِ اکبر کہا گیا ہے." (اشرف الطریقة فی الشریعة والحقیقة المعروف به شریعت وطریقت، ص ۴۳۹-۴۴۰)

-سیر الی اللہ

= "سیر من الخلق الی الحق: منازل نفس سے حجابات کثرت اٹھا کر افق مبین (کہ وہ انتہائی مقام قلب ومبداے تجلیات اسمائیہ کا ہے) تک پہنچنا." (**اصطلاحات صوفیہ**، ص ۷۳)

-سیر فی اللہ

= "صفات حق تعالیٰ سے متصف ہونا اور اسماے حق تعالیٰ کے ساتھ متحقق ہونا اور انتہا اس سیر کی افق اعلا ہے جو انتہائی مقام واحدیت ہے اور یہ مقام روح ہے."

(**اصطلاحات صوفیہ**، ص ۷۳-۷۴)

Marfat.com

۵-اشعار

-در دو جہان......

=دیوان شمس تبریزی میں یہ شعر اس طور درج ہے:

در دو جهان لطیف و خوش همچو امیرِ ما کجا؟
ابروی او گره نشد گرچه که دید صد خطا

(کلیات دیوانِ شمس تبریز،۱/۴۷)

-ہر چہ پسندِ شما......

=یہ مصرع شیخ سعدی شیرازی کا ہے. پورا شعر یوں ہے:

ما به تو پرداختیم خانه و هر چه اندر اوست
هر چه پسندِ شماست بر همه عالم حرام

(کلیات سعدی، ص۵۴۴)

-وای شہوت......

=دیوان شمس تبریزی میں یہ شعر اس طور ہے:

ای ز شهوت در پلیدی همچو کرم
عاشقان را همچنان پنداشته

(کلیات دیوانِ شمس تبریز،۲/۸۸۷)

-ما بوقلمون......

=یہ مصرع خواجہ عبد اللہ انصاری کی تفسیر: **کشف الاسرار و عدۃ الابرار** میں نقل ہوا ہے، مکمل رباعی ذیل میں نقل کی جاتی ہے:

گه با کفِ پرسیمم و گه درویشم
گه با دل پر نشاط و گه دل ریشم

Marfat.com

گہ باز پس خلق و گہی درپیشم
من بوقلمون روزگارِ خویشم
(کشف الاسرار وعدۃ الابرار،۶/۳۷۰)

Marfat.com

۶-شخصیات

-غوث الدہر[سید نجم الدین قلندر]

=سید نجم الدین غوث الدہر قلندر، شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین ابوحفص عمر بن محمد سہروردی کے خلیفہ اور بھانجے شیخ الاسلام سید نورالدین مبارک غزنوی کے پوتے اور سید نظام الدین کے صاحب زادے تھے۔ راقم کی اب تک کی تحقیق (جس کی تفصیل کا یہ محل نہیں) کے مطابق انھیں اپنے والد گرامی سے بیعت وخلافت کا شرف حاصل تھا۔ علاوہ ازیں انھیں سید خضر رومی کھپڑ دھاری کی صحبت نیز سلسلہ قلندریہ میں خلافت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔
شیخ نظام الدین قلندر نے اپنی تصنیف: **صراط مستقیم** میں قلندریہ کی سند کو اس طور نقل کیا ہے:

''این فقیر را از بر خود غوث الدهر شاه قطب الدین سر انداز غوثی و نیز ایشان را از حضرت سید الازکیا [الاذکیا] و الاصفیا سید نجم الدین قلندر و حضرت سید نجم الدین از حضرت سید خضر رومی و حضرت سید خضر رومی از حضرت شیخ عبد العزیز مکی عملدار مکی از حضرت محمد مصطفی ﷺ!۔'' (ص۱۶)

ان کے احوال کے لیے دیکھیے:

اذکار الابرار-اردو ترجمہ-**گلزار ابرار**، ص۱۵۳-۱۵۴

اصول المقصود، ص۴۲-۵۸

الاعلام بمن فی تاریخ الهند من الاعلام یعنی نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، ۱۳۳/۲-۱۳۴

انقصاح عن ذکر اہل الصلاح، اول، ص۱۹-۲۰: -دوم، ص۲۶-۲۸

انوار الاولیا (سلسلہ عمادیہ)، ص۵۷-۶۰

بحر زخار، ۴۶۶/۲-۴۶۷

Marfat.com

تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور،۱/۱۱۶۴، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹-۱۱۶۹

تاریخ شیراز ہند جون پور، ص ۶۳۴-۶۳۶

تذکرۂ مشائخ شیراز ہند جون پور، ص ۴۲۵

جامع السلاسل، خطی، ص ۱۷۴-۱۷۵

خاتم سلیمانی، ۲/۱۳-۱۴

درد کاکوروی، میر نذر علی، احوال الاولیا، مشمولہ اسرار تصوف، لاہور، ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ/

جولائی ۱۹۲۵ء، ج ۲: ش ۶، ص ۳۶

روض الازہر فی مآثر القلندر، ص ۱۶۸-۱۶۹

شاہان مالوہ، ص ۲۳-۲۴، ۶۰، ۶۸

فصول مسعودیہ، ص ۱۷-۲۷

کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ الموسوم بہ نام تاریخی تحفۃ الابرار، ۶/ ۹۵

گلزار ابرار، خطی، ص ۱۶۲-۱۶۳: مطبوعہ، ص ۱۳۹-۱۴۰

گلشن قلندریہ، ص ۴۸-۴۹

لطائف قدوسی، اردو ترجمہ، ص ۱۸۹۔

مجاہدات الاولیا، ص ۲۱۰-۲۱۳

مراۃ الاسرار، اردو ترجمہ، ص ۷۴۵-۷۴۶

مراد المریدین، خطی، ۲۳-۳۰

مناقب الاصفیا فی سلسلۃ الاولیا، خطی، ۱۶۶-۱۶۹

نامعلوم الاسم، خطی، ۵ الف-۱۰ الف

نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ، ص ۴۷-۶۸

وفیات الاخیار، ص ۹۹، ۱۲۴

سید نجم الدین قلندر کے احوال پہ: **مختصر سوانح حیات حضرت سید شاہ نجم الدین قلندر غوث الدہر رحمۃ اللہ علیہ**، مولفہ مختار احمد خاں (ساکن: دھار)، ۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ میں ہندی میں نالچھہ سے مزار کی انتظامیہ کے زیر اہتمام شایع ہو چکی ہے۔ یہی کتاب ۲۰۱۵ء/۱۴۳۶ھ کو

Marfat.com

اردو رسم الخط میں نالچھہ سے طبع ہوئی.

سید نجم الدین قلندر کی خانقاہ مدھیہ پردیش کے ضلع دھار کے ایک گانو نالچھہ میں واقع ہے. نالچھہ، دھار سے تقریباً پچیس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے. برادرِ طریقت پراگ اگروال (دھار/ حال مقیم: دہلی) ۱۳ نومبر ۲۰۱۱ء کو راقم کی درخواست پہ پہلی بار دھار سے نالچھہ گئے اور خانقاہ کی تصاویر بنا کر بھیجیں نیز خانقاہ کے مہتمم جناب عبد الغفار (۶ اگست ۱۹۶۳-۵ اکتوبر ۲۰۱۳ء) سے میری بات کرائی. عبد الغفار صاحب سے قبل ان کے والد گرامی جناب عبد الستار عرف بیربل بابا اندوری (م: ۲۰ فروری ۱۹۸۰ء) مزار کے متولی تھے. انھیں ان کے پیرو مرشد حکیم سید احمد جہاں گیری (۱۳۰۴-۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ/ ۷-۱۸۸۶-۱۵ جون ۱۹۷۶ء، کراچی) نے مزار کی تعمیر اور دیکھ بھال کا فریضہ سونپا تھا. حکیم سید احمد، شاہ محمد نبی رضا خاں ملقب بہ اسد جہاں گیری و معروف بہ دادا میاں (۲۵ ربیع الاول ۱۲۸۴-۲۴ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ/ ۲۷ جولائی ۱۸۶۷-۲۵ مارچ ۱۹۱۱ء، لکھنؤ) کے دست گرفتہ اور فخر العارفین شاہ محمد عبد الحیٔ جہاں گیری (۱۲۶۷-۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ/ ۵۱-۱۸۵۰-۲۱ اگست ۱۹۲۱ء، مرزا کھیل/ ضلع: چاٹگام) سے خلافت و اجازت سے سرفراز تھے. راقم کی گزارش پہ مورخہ ۱۰ جنوری 2015ء کو برادرم پراگ، ہندی میں نو مطبوع سوانح عمری کے حصول کے لیے دوبارہ نالچھہ گئے تو معلوم ہوا کہ عبد الغفار صاحب تو وفات پا چکے ہیں اور اب ان کے بیٹے محمد محسن (پ: ۷ جنوری ۱۹۸۹ء، مقیم: اندور) خانقاہ کے نئے متولی ہیں.

خانقاہ میں نصب تین کتبہ جات کی تصاویر پراگ نے بہ ذریعہ وائبر مجھے ارسال کیں. ان تین کتبہ جات میں ایک اردو میں اور بقیہ دو دیوناگری میں ہیں. ذیل میں اردو کتبہ نقل کیا جاتا ہے:

۷۸۶

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم و لاهم یحزنون

صاحبِ کرامات و کمالات، سالارِ منزلِ عرفاں

حضرت شاہ سید نجم الدین قلندر رحمة الله علیه

وصال مبارک: ۲۰ ذی الحجه ۸۵۲ھ

Marfat.com

نور الله مرقدہ

برستے ہیں فضائے عرش سے پھول رحمت کے

بہشتِ عاشقاں ہے آستانۂ نجم الدین

حضرت شاہ سید نجم الدین قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ ابن سید نظام الدین ابن سید مبارک غزنوی

آپ کا شمار صوفیہ کے اعلیٰ طبقہ میں کیا جاتا ہے. نظام العرفا سے بیعت ہوئے. پیر و مرشد کے حکم سے عزم روم کیا. وہاں شیخ خضر رومی جو کہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے خرقہ پوش تھے، ان کی خدمت میں حاضر ہوئے. شیخ رومی نے شاہ نجم الدین سے حیا کے پھول، صبر و شکر کے پھل، عجز و انکسار کی جڑ، غم کی کونپل، سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال، حسن و اخلاق کے بیج، ان سب کو لے کر ریاضت کے ہاون دستہ میں کٹوانا شروع کروایا اور اشک پشیمانی کا عرق روزانہ اس میں ملاتے رہنے کا حکم دیا. جب یہ سب یک جان ہوئے تو ان سب کو دل کی دیگچی میں بھروا کر شوق کے چولہے پر پکوایا. جب پک کر تیار ہوا تو صفائی قلب کی صافی میں چھنوا کر شیریں زبانی کی شکر ملوا کر محبت الٰہی کی تیز آنچ دلوانا شروع کیا. جس وقت یہ سب مرکب پک کر تیار ہوا تو اس کو خوف خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کروایا. اب شمع عرفان روشن ہو چکی تھی، بہ رضائے شیخ خضر رومی زمرۂ قلندراں میں شامل ہو کر دور و دراز کا سفر اختیار کیا. یہاں تک کہ تقدیر الٰہی سرزمین ہند کھینچ لائی. جب آپ مانڈو تشریف لائے تو قلعہ مانڈو کے دامن میں قصبہ نعلچہ چندولا تالاب کے کنارے اقامت گزین ہونا پسند فرمایا اور قلندرانہ لباس میں رہتے رہے، مگر آخر میں یہ لباس موقوف فرما دیا اور خرقۂ صوفیانہ پہن لیا. من جملہ مریدین میں سے شاہ سید قطب الدین بینا دل جون پوری ،شاہ سید نصیر الدین، سید عالم جون پوری جو کہ عرصہ تک عالم کون و فساد کے قطب رہے. شاہِ مالوہ الپ خان ہوشنگ شاہ کے زمانہ میں آپ کا وصال (۲۰۰) سال کی عمر میں ۲۰ ذی الحجہ ۸۵۲ھ کو ہوا. چند سالوں کے بعد آپ کا مزار شریف و گنبد سلطان غیاث الدین خلجی جو کہ ایک دین دار اور صوم و صلوٰات کا پابند تھا تعمیر کرایا. مذکورہ عمارت حوادث زمانہ کی نظر ہو گئی. عرصہ چالیس سال ہوئے دربار عالی کے حکم سے مولائے من حضرت سید احمد شاہ قادری ابو العلائی جہانگیری نگریا سادات ضلع بانس بریلی نے آستانۂ شاہ سید نجم الدین قلندر پر

Marfat.com

حاضری دے کر مزار شریف کی نشان دہی فرمائی. ۱۲ فروری ۱۹۶۴ء کو اپنے مریدین میں سے بالخصوص خادم آستانہ، جاروب کش مزار شریف شاہ سید نجم الدین قلندر علیہ الرحمۃ، عبدالستار (بیربل بابا اندوری) قادری ابوالعلائی جہانگیری کو تعمیر مزار شریف کا حکم دیا، جو کہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۵ء بحمداللہ مکمل ہوا. توفیق ایزدی سے مزار شریف کا بقایا کام خصوصیت سے چار دیواری و گنبد کا کام ۱۳۹۰ھ میں خادم و جاروب کش آستانہ عبدالستار (بیربل بابا اندوری) قادری ابوالعلائی جہانگیری و قاضی ظہور علی مہو قادری ابوالعلائی جہانگیری و تمام مریدین و عاشقان اولیاء اللہ کے ایثار و معاونت سے و عبدالواحد ابن عبدالرحیم مستری اندوری کے زیر نگرانی تعمیر کا کام مکمل ہوا. اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ اٰل محمد و علیٰ سیدنا غوث الاعظم.

کتبہ: ماسٹر محمد اسحاق قریشی، اندور کندہ: احمد خاں، اندور

دیوناگری کتبوں میں سے ایک تو اردو کتبے کا ہی دیوناگری روپ ہے، جب کہ دوسرا کتبہ محفل خانے کی تعمیر کے بارے میں ہے کہ اس کی تعمیر ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو شروع ہوئی اور ۷ امئی ۱۹۹۵ء میں خادم آستانہ عبدالغفار ولد عبدالستار عرف بیربل بابا اور اراکین اندور و انتظامیہ کمیٹی کے تعاون سے پایۂ تکمیل کو پہنچی. وضو خانے میں بھی ایک کتبہ نصب ہے. کتبے کی تحریر کے مطابق وضو خانے کی تعمیر کا افتتاح ۲۷ مئی ۲۰۰۰ء اور ۱۰ امارچ ۲۰۰۱ء کو خادم آستانہ عبدالغفار ولد عبدالستار عرف بیربل بابا اور اراکین اندور و انتظامیہ کمیٹی کے تعاون سے اس کی تکمیل ہوئی. دیوناگری کتبوں کی تفہیم برادر طریقت نیرج نین (مرانچی/ بہار- حال مقیم: بنگلور) کی مدد سے ممکن ہوئی. راقم ان کا ممنون ہے. ایک قدیم کتبے کا عکس مختار احمد خان کی دیوناگری و اردو تالیف میں بھی دیا گیا ہے. یہ کتبہ برصغیر کے قدیم کتبہ جات پر مشتمل کسی کتاب سے لیا گیا ہے. کتبے پہ خط ثلث میں فارسی زبان کے پانچ اشعار کندہ ہیں. کتبے کے مندرجات کے مطابق روضے کی تعمیر اول سید نجم الدین قلندر کی وفات کے ۱۴ سال بعد ۸۵۱ھ میں ہوئی. (**مختصر سوانح حیات حضرت سید شاہ نجم الدین قلندر غوث الدھر رحمۃ اللہ علیہ**، ص ۷۲-۷۳)

حکیم سید احمد جہانگیری کی سوانح حیات نیز شمع جہانگیری میں بھی مزار کی تعمیر نو کی تفصیلات

Marfat.com

ملتی ہیں، دیکھیے:
احمد میاں، حاجی سید، مختصر سیرت سراج السالکین، مشمولہ، مظہر الاسرار، کراچی، حاجی سردار محمد شیخ منصوری، مارچ ۲۰۰۰ء، ص ۱۷۶
قادری، صوفی جمال احمد، شمع جہانگیری، کراچی، مؤلف خود، س ن، ۴۴-۴۵

-شیخ المشایخ تاج العارفین شیخ تاج الدین
=ان کے احوال مناقب القلندریہ (مولفہ: ۸۷۸ھ/ ۴-۱۴۷۳ء) اور اصداف الدرر کے علاوہ کسی اور مأخذ میں نہیں ملتے. نفحات العنبریہ میں بھی مذکورہ بالا منابع کے حوالے سے ہی ان کے احوال و ارشادات نقل ہوئے ہیں. (نفحات العنبریہ، ص ۶۸-۷۳)

-شیخ حسین دھکڑ پوش
= شیخ غریب اللہ حسین دھکڑ پوش، شیخ حسام الدین درون حصاری کے صاحب زادے تھے. ان کا تعلق سلسلہ سہروردیہ سے تھا اور وہ شاہ سلیمان مہسوی (مدفون: ماہی سنتوش/ بنگلہ دیش) کے مرید و خلیفہ تھے. بانیِ سلسلہ تک ان کا شجرہ اس طور منتہی ہوتا ہے: شاہ سلیمان مہسوی- حافظ تقی الدین عربی (مدفون: ماہی سنتوش) -شیخ احمد دمشقی (مدفون: ماہی سنتوش)-شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی. شیخ حسین دھکڑ پوش، مخدوم سلیمان لنگر زمین (جو شیخ شرف الدین احمد بن یحیٰ منیری کے خالو اور شیخ شہاب الدین معروف بہ پیر جگ جوت- مرید و خلیفہ: شیخ شہاب الدین عمر سہروردی، کے داماد تھے) کے نواسے تھے. شیخ حسین نے ۲۸ ربیع الاول ۸۰۲ھ/ ۲۸ نومبر ۱۳۹۹ء کو وفات پائی، مزار مہسون میں ہے. شیخ ضیاء الدین صوفی ان کے معروف خلیفہ ہیں، جن کا مزار چنڈوس/ بہار میں ہے. شیخ حسین کے مزید احوال کے لیے دیکھیے:
آثارات پھلواری شریف معروف بہ اعیانِ وطن، ص ۳۱۵
آثارِ منیر، ص ۱۲، ۲۱
اشراف عرب، ص ۲۵۰
اورادِ غوثیہ، خطی، ص ۱۰۲

Marfat.com

اورادِ غوثیہ، اردو، ص۱۳۲

تذکرہ صوفیائے بنگال، ص۱۶۱

ثمرات القدس من شجرات الانس، ص۵۳۰

سوشل ہسٹری آف مسلم ان بنگال، ص۱۱۱

شرفا کی نگری، ۱/۴۴، ۶۴، ۹۳

شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری وسہم اودر نثر متصوفانہ فارسی، ص۴۳

کاملانِ پورنیہ، ۱/۱۰۱-۱۰۲

کنز الانساب، ص۱۸۶

مراۃ الکونین، ص۳۶۸

وسیلۂ شرف وذریعۂ دولت، ص۱۲، ۲۸-۲۹

-دھکڑ پوش

=مختلف کتب میں اس لفظ کی مختلف صورتیں ملتی ہیں، جیسے:

۱-دھکر پوش-(اصداف الدرر: اورادِ غوثیہ، خطی، ص۱۰۲: تبیان وسائل الحقایق فی بیان سلاسل الطرایق، خطی، ۲/۱۵۱ب)

۲-دھکڑ پوش-(شرفا کی نگری، ۱/۴۴، ۶۴، ۹۳: شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری و سهم اودر نثر متصوفانه فارسی، ص۴۲-۴۳: شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی، سوانح حیات اور خدمات جلیلہ، ص۲۹۱: وسیلۂ شرف وذریعۂ دولت، ص۱۲: تذکرہ حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی، ص۶۶)

۳-ڈھاکر پوش-(تذکرہ صوفیائے بنگال، ص۱۶۱: سوشل ہسٹری آف مسلم ان بنگال، ص۱۱۱)

۴-ڈہکڑ پوش (سلسلة اللآلی، ص۱۶)

۵-دھوکر پوش/ دھوکڑ پوش-(آثارات پھلواری شریف معروف بہ اعیان وطن، ص۳۱۵: آثارِ منیر، ص۱۲، ۲۱: کنز الانساب، ص۱۸۶)

آثارِ منیر میں ہے: ’’حضرت غریب اللہ حسین دھوکڑ پوش (آپ کے نام کی ایک بستی دھوکڑ

Marfat.com

پوش منیر کے متصل ابھی تک آباد ہے، وہاں آپ کا چلہ بھی ہے)۔'' (ص۱۲)......'' [بستی دھکڑ پوش]......کوعوام نے کثرت استعمال سے دھکی پوش بنا دیا۔'' (**کاملان پورنیہ، ۱/۱۰۲**)

۶-زگھیر پوش (**اورادِ غوثیہ**، اردو، ص۱۳۲)

۷-دوکھیر پوش- (**ثمرات القدس من شجرات الانس، ص۵۳۰**)

صاحبِ **ثمرات القدس**، اس حوالے سے رقم طراز ہیں: "دو کھیر، در زبانِ بنگالی پلاس خشن را گویند. وی [شیخ حسین] دایم بر خود جامه تنگ دربر کردی، بنا بر ان بآن ملقب گردید." (ص۵۳۰)

مونس القلوب (ملفوظات: مخدوم احمد بن حسن لنگر دریا بلخی) میں دھکڑ پوشی کے حوالے سے مکمل تفصیلات نقل ہوئی ہیں: "سماعت شیخ تقی الدین خلیفه بندگی شیخ احمد چرمپوش و شیخ حسین مهسوی به خدمتِ شیخ سلیمان رفتند، هیچ جامه نداشتند. خدمتِ شیخ سلیمان ایشانرا هشت جیتل دادند که هر دو نفران برائ ستر کنید. چون هر دو بزرگان از پیشِ خدمت شیخ سلیمان برخاستند، بیرون آمدند، میانِ خود اندیشه کردند، بدین مقدار جامه دو نفر نشود. پس خدمتِ شیخ حسین دهکر خریدند و خدمتِ شیخ احمد چرم ستدند. چون هردو بزرگان پوشیده، پیشِ خدمتِ شیخ سلیمان رفتند. خدمتِ شیخ فرمود: شما را همین کافی است، مبارك فرمود." (مونس القلوب، خطی، ص ٤٦٣، بہ حوالہ، **وسیلۂ شرف وذریعۂ دولت**، ص۱۲)

ترجمہ: حضرت شیخ احمد چرم پوش اور حضرت شیخ حسین مہسوی رحمہا اللہ حضرت شیخ سلیمان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اس وقت دونوں بزرگوں کے پاس کپڑا نہیں تھا۔حضرت شیخ نے ان دونوں کو آٹھ جیتل دیے اور فرمایا کہ اس رقم سے دونوں اپنے لیے ستر پوشی کا انتظام کر لیں۔دونوں بزرگان حضرت شیخ سلیمان کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے اور سوچنے لگے کہ اتنی کم رقم میں دونوں کے کپڑے نہیں ہو سکتے ہیں۔اس لیے شیخ حسین نے دھکڑ خرید لیا اور شیخ احمد نے چمڑا لے لیا۔جب شیخ حسین دھکڑ اور شیخ احمد چرم پہن کر حضرت شیخ سلیمان کے پاس آئے، حضرت نے فرمایا: مبارک ہو!، آپ لوگوں کے لیے یہی کافی ہے۔''

Marfat.com

(مونس القلوب، اردو، ص ۴۸۱-۴۸۲)

-سید الاولیا خضر رومی کھپرا دھاری

=ان کے احوال کے لیے دیکھیے:

اصول المقصود، ص ۲۷-۴۱

انشراح عن ذکر اہل الصلاح، دوم، ص ۴۹-۵۰

بحر زخار، ۲/۴۶۶

درد کاکوروی، میر نذر علی، احوال الاولیا، مشمولہ، اسرار تصوف، لاہور، ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ/ جولائی ۱۹۲۵ء، ج ۲: ش ۶، ص ۳۶-۳۹

روض الازہر فی مآثر القلندر، ص ۱۶۶-۱۶۸

فصول مسعودیہ، ص ۱۲-۱۷

مجاہدات الاولیا، ص ۲۰۹

مجمع الاولیا، خطی، ۳۸۳ الف

مراد المریدین، خطی، ۱۹-۲۲

مناقب الاصفیا فی سلسلۃ الاولیا، خطی، ص ۴۸۵-۴۸۷

نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ، ص ۲۹-۳۹

-سلطان ابراھیم شاہ

=سلطان ابراہیم شاہ اپنے بڑے بھائی سلطان مبارک شاہ شرقی (م: ۸۰۴ھ) کی وفات کے بعد ۸۰۴ھ کو تخت نشین ہوئے اور ۸۴۴ھ کو وفات پائی۔ ان کے احوال کے لیے دیکھیے:

تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور، ۱/۱۳۶-۱۸۹

تاریخ شیراز ہند جون پور، ص ۹۷-۱۳۳

تاریخ فرشتہ، اردو ترجمہ، ۲/۳۹۲-۴۹۴

تذکرہ مشائخ شیراز ہند جون پور، ص ۸۹-۱۰۵

گلشن ابراہیمی معروف بہ تاریخ فرشتہ، ۲/۳۰۵-۳۰۶

-قاضی ارشد(؟)

Marfat.com

-قاضی صامت علاء الدین(؟)

-امام اسماعیل(؟)

-امام شاطبی

=دنیائے عرب کے دو علمائے کرام جو شاطبی کے نسبت سے معروف ہوئے، یعنی: امام ابومحمد قاسم بن فیرۃ بن خلف بن احمد رعینی الشاطبی (۵۳۸-۲۸ جمادی الثانی ۵۹۰ھ/۴۴-۱۱۴۳-۲۰ جون ۱۱۹۴ء) اور امام ابوسحاق ابراہیم بن موسیٰ اللخمی الشاطبی (م: ۸ شعبان ۷۹۰ھ/۱۲ اگست ۱۳۸۸ء) سید نجم الدین قلندر کی ملاقات یقیناً امام ابومحمد قاسم الشاطبی کے نواسے (امام اسماعیل) سے ہوئی ہوگی. سید نجم الدین قلندر کے معاصرین میں شاطبی نام کے ایک ہندی عالم: قاضی علم الدین بن عین الدین بن نجم الدین الصدیقی الشاطبی الگجراتی (م: ۲۰ رمضان ۸۶۰ھ/۲۲ اگست ۱۴۵۶ء) بھی تھے. صاحبِ نزہۃ الخواطر ان کے بارے میں رقم طراز ہیں: "الشیخ احد العلماء المبرزین فی القراء ۃ و التجوید الفقه و العربیة، اخذ الطریقة عن الشیخ صدر الدین محمد الحسینی البخاری و لازمه زماناً ثم سافر و ادر الهند و سکن بگجرات یدرس و یفید." (**الاعلام بمن فی تاریخ الهند من الاعلام المسمیٰ بنزهة الخواطر و بهجة المسامع و النواظر**، بیروت، ۱/۲۶۱)

امام ابومحمد قاسم الشاطبی کے احوال کے لیے ملاحظہ کیجیے:

تاریخ الاسلام و وفیات المشاهیر و الاعلام، ۱۲/۹۱۳

-مولانا جلال الدین رومی

=ان کے احوال کے لیے ملاحظہ کیجیے:

افلاکی العارفی، شمس الدین احمد، **مناقب العارفین**، مصحح، تحسین یازیجی، انقره، انجمن تاریخ ترک، ج ۱: ۱۹۵۹ء، ج ۲: ۱۹۶۱ء

سپه سالار، فریدون بن احمد ، **رساله فریدون بن احمد سپهسالار در احوال مولاناجلال الدین مولوی**، با تصحیح و مقدمه، سعید نفیسی، تهران، کتابخانه و چاپخانهٔ اقبال، ۱۳۲۵ ش

Marfat.com

-زید[بن حارثہ]
= آں حضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور متبنیٰ

-شیخ زادہ چایلدہ
=" زاد بود اچه، خواب گاهِ مندو، و نام او چایلده. خلیفهٔ شاه راجو قتال که چراغ دودمانِ سهروردیه بدو روشن است و به مخدوم جهانیان قدس سره' بی واسطه می رسد." (**گلزار ابرار، ص ۱۳۵**)

ترجمہ: ''آپ کی زاد بود اچہ اور خواب گاہ منڈو (مانڈو) ہے. نام آپ کا چایلدہ اور شاہ راجو قتال کے خلیفہ ہیں، جن سے خاندان سہروردیہ کا چراغ روشن ہے. اور مخدوم جہانیاں تک سلسلہ بے واسطہ پہنچتا ہے. (**اذکار ابرار**، اردو، ۱۴۸)

مزید دیکھیے:

الاعلام بمن فی تاریخ الهند من الاعلام یعنی نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، ۳/۴۰

نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، اردو، ۳/۷۸-۷۹

بحر زخار، ۲/۳۶۲-۳۶۳

گلزار ابرار، ص ۱۳۵-۱۳۶

-خواجه حسن بصری
=ان کے احوال کے لیے دیکھیے:

ابن الجوزی، الامام جمال الدین ابی الفرج، **آداب الحسن البصری– و زهده و مواعظه**، تحقیق، سلیمان الحرش، دمشق، ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء

المزیدی، الشیخ احمد فرید، **الحسن البصری امام الزاهدین**، بیروت، دار الکتب العلمیة، ۲۰۱۰ء، الطبعة الاولیٰ

المزیدی، الشیخ احمد فرید، **الحسن البصری آثاره و اقواله و مواعظه**، بیروت، دار الکتب العلمیة، ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء، الطبعة الاولیٰ

مصطفی سعید الخن، **الحسن بن یسار البصری الحکیم الواعظ الزاهد العالم**، دمشق، دار القلم، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء

Marfat.com

-خواجہ ابویزید بسطامی

=ان کے احوال کے دیکھیے:

جواد نور بخش، دکتر، **بایزید بسطامی**، تهران، انتشارات یلدا قلم، ۱۳۸۵ ش، چهارم

عارف، پروفیسر علامہ فضل احمد، **سیرت بایزید**، لاہور، سنگ میل پبلشرز، ۱۹۹۶ء

Muhammad, Abd-r-Rabb, **Abu Yazid al-Bistami: His Life and Doctrines**, Thesis fro Ph.D, Montreal, McGill University, january 1970

-اصحاب کہف اور سگِ اصحابِ کہف

=امم سابقہ کے چند موحد نوجوانوں کا جب ان کی قوم سے اختلاف بڑھا تو انھوں نے شہر چھوڑ دیا اور ایک غار میں قیام پذیر ہو گئے. ان کے ساتھ ان کا کتا بھی تھا. خدا کی قدرت سے وہ تقریباً دو سو سال اس غار میں سوئے رہے. (**تذکیر القرآن**، ۲/۹-۱۳) قرآن مجید کی سورۂ الکہف میں ان کا قصہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے.

-مولانا حسین

=مولانا حسین سے مراد مخدوم حسین بن معز بلخی ملقب بہ نوشہ توحید (م: ۲۴ ذی الحجہ ۸۴۴ھ / ۱۵ مئی ۱۴۴۱ء) ہیں. مخدوم نوشہ توحید، شیخ معز الدین بلخی کے صاحب زادے اور شیخ مظفر بلخی (م: رمضان ۷۸۸ھ/ اکتوبر ۱۳۸۶ء) کے بھتیجے نیز مرید و خلیفہ ہیں. آگے مولانا مظفر، شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری (۲۹ شعبان ۶۶۱ - ۵ شوال ۷۸۲ھ/ ۸ جولائی ۱۲۶۳-۲ جنوری ۱۳۸۱ء) کے مرید و خلیفہ ہیں. **نفحات العنبریہ** میں ہے: "[مخدوم قطب الدین بینا دل قلندر سر انداز غوثی کو] سلسلہ فردوسیہ کی اجازت شیخ المشائخ حسین بن معز بن شمس بلخی سے تھی...... حضرت شیخ حسین بن معز کو جب کشف سے معلوم ہوا کہ آپ کی امانت میرے پاس ہے تو سر ہر پور آ کر انھوں نے آپ کو طریقہ فردوسیہ کی اجازت دی اور تعلیم کرنے کے بعد فرمایا کہ اب تمھارا کشود کار حضرت سید نجم الدین غوث الدہر قلندر کی توجہ پہ منحصر ہے، جو غارِ حرا میں مشغول بہ حق ہیں."

(**نفحات العنبریہ**، ص ۷۷)

Marfat.com

-شیخ عبد القادر گیلانی

=ان کے احوال کے لیے دیکھے:

الشطنوفی، شیخ نور الدین ابو الحسن، **بهجة الاسرار و معدن الانوار**، قاهره، مطبعة الميمونية، ١٣٠٤ھ

تادفی، شیخ محمد ابن یحییٰ، **قلايد الجواهر فی مناقب الشيخ عبد القادر**، قاهره، المطبعة العثمانية، ١٣٠٣ھ/ ١٨٨٦ء

البغدادی، مرتضیٰ نظمی زاده، **تذكرة الاوليا فی تراجم الائمة و المتصوفة و الزهاد فی بغداد و ما جاورها من البلدان**، دراسة و تحقيق، الدكتور حميد مجيد هدو، بيروت، البحار ناشرون- الهلال للطباعة والنشر والتوزيع، ٢٠١٢ء، الطبعة الاولیٰ، ص٢٠٨-٢١٣

-سید محمد مرتضیٰ(؟)

-ابن سقا بغدادی

=ان کے احوال کے لیے دیکھیے:

بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، اردو، ص۱۰-۱۲

Marfat.com

۶-مقامات

-سرور پور

= تحصیل جلال پور، ضلع امبید کرنگر (اتر پردیش) کا ایک گانو.

(http://www.onefivenine.com)

-کنتت

= تحصیل نگر، ضلع مرزا پور (اتر پردیش) کا ایک گانو.

(http://www.onefivenine.com)

-جون پور

=اتر پردیش اسٹیٹ کا معروف ضلعی مرکز.

(https://en.wikipedia.org)

-مانڈو

=مانڈو یا مانڈوگڑھ، ضلع دھار (مدھیہ پردیش) کا معروف تاریخی قصبہ.

(https://en.wikipedia.org)

-ملتان

=پنجاب (پاکستان) کا معروف تاریخی شہر

Marfat.com

Marfat.com

کتابیات

مخطوطات/غیر مطبوعہ:

اردو

۱. منعمی، ڈاکٹر سید شمیم الدین احمد، **شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی۔ سوانح حیات اور خدمات جلیلہ**، غیر مطبوعہ

عربی

۱. الحریری، کمال الدین محمد، **تبیان وسائل الحقایق فی بیان سلاسل الطرایق**، استامبول، سلیمانیہ لائبریری، ذخیرۂ ابراھیم آفندی، ۱۰ ربیع الاول ۱۲۹۱ھ، السید الشیخ بکر صدقی بن احمد بن بکر بن احمد بن محمد، رقم: ۴۳۰، ج۲

فارسی

۱. اردستانی، علی اکبر، **مجمع الاولیا**، لاھور، پنجاب یونی ورسٹی لائبریری، ذخیرۂ آذر، ۱۲ھ، شمارہ: H-۱۷۱

۲. اسد اللہ خان، **نامعلوم الاسم**، رام پور، رضا لائبریری

۳. بدخشانی، مجد الدین علی، **جامع السلاسل**، خطی، اسلام آباد، گنج بخش، شیخ فقیر اللہ، غرہ محرم ۱۱۵۴ھ، شمارہ: ۱۰۶۰

۴. بھاری، قاضی سید بن خطاب، **مونس القلوب**، خطی، پٹنہ، فصلی کتب خانہ بلخیہ فردوسیہ، مکتوبہ، ۱۲۴۱ھ

۵. خیر آبادی، مخدوم سعد الدین، **مجمع السلوك و الفواید**، کاکوری، کتب خانہ انوریہ

Marfat.com

۶. غوثی شطاری، محمد، **گلزار ابرار**، اسلام آباد، کتاب خانه گنج بخش، شماره:۱۲۷۹۹

۷. فضل علی، شاه، **مناقب الاصفیا فی سلسلة الاولیا**، کاکوری، کتب خانه انوریه، احمد علی ساکن قصبه لاهر پور محله قاضی ٹوله، ۶ ذی الحجه ۱۲۹۱ھ

۸. قلندر، شیخ نظام الدین، **صراط مستقیم**، کاکوری، کتب خانه انوریه

۹. گوالیاری، شیخ محمد غوث، **اوراد غوثیه**، کولکته، ایشیاٹك سوسائٹی، شفیع الدین بن ملك خیر الله بن ملك پیر محمد ساکن موضع سهاه پرگنه ظهور آباد سرکار غازی پور مضاف صوبه الهٰ آباد، ۲ شوال [۱۱۲۸ھ] شماره:۱۲۵۲

۱۰. مراد علی، شاه، **مراد المریدین**، کاکوری، کتب خانه انوریه، حامد علی ساکن حضرت پور عرٖ قصبه کهیری محله سحسرائے متصل درگاه چهیدا میاں صاحب جانب شمال برای پاس خاطر مولوی سید محمد رکن الدین ساکن قصبه لاهر پور، ۱۷ محرم الحرام ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء

۱۱. معین الحق، میر شاه، **منبع الانساب**، خطی، لندن، برٹش میوزیم، محمد حامد بجنوری، ۱۳ ربیع الثانی ۱۱۷۵ھ، شماره:OR226

ENGLISH

1.Muhammad, Abd-r-Rabb, **Abu Yazid al-Bistami: His Life and Doctrines**, Thesis fro Ph.D, Montreal, McGill University, january1970

Marfat.com

مطبوعات:

اردو

۱. احمد میاں، حاجی سید، **مختصر سیرت سراج السالکین**، مشمولہ **مظہر الاسرار**، کراچی، حاجی سردار محمد شیخ منصوری، مارچ ۲۰۰۰ء، ص ۱۷۶

۲. اصلاحی، مولانا امین احسن، **تدبر قرآن**، لاہور، فاران فاؤنڈیشن، نومبر ۲۰۰۹ء/ ذیقعد ۱۴۳۰ھ، ج ۶

۳. اقبال، **بالِ جبریل**، لاہور، [شاعر خود] جنوری ۱۹۳۵ء، اول

۴. اقبال احمد، سید، **تاریخ شیراز ہند جون پور**، معاون، ایم محتشم کاشانی، جون پور، شیراز ہند پبلشنگ ہاؤس، ۱۹۶۳ء اول

۵. امیر خرد، سید محمد بن مبارک علوی کرمانی معروف بہ، **سیر الاولیا**، اردو ترجمہ، غلام احمد خاں بریاں، دہلی، مسلم پریس، ۱۳۲۰ھ، اول

۶. اویسی، علامہ محمد فیض احمد، **تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبد القادر**، بہاول پور، مکتبہ اویسیہ، اپریل ۱۹۹۹ء، اول

۷. بریلوی، سید عبد الحئ، نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، اردو ترجمہ، ابو یحییٰ امام خان نوشہروی، لاہور، مقبول اکیڈمی، ۱۹۸۵ء، دوم

۸. بلخی فردوسی، مخدوم مولانا حسین نوشہ توحید، **مکتوبات مخدوم حسین**، اردو ترجمہ، سید شاہ قسیم الدین احمد بلخی فردوسی، شاہ علی ارشد شرفی بلخی، کراچی، بزم فردوسیہ، جولائی ۱۹۹۹ء/ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ، اول

۹. بہاری، قاضی شہ بن خطاب، **مونس القلوب**، اردو ترجمہ، مولانا ڈاکٹر محمد علی ارشد، نالندہ/ بہار، مکتبہ شرف بیت الشرف، ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء، اول

۱۰. پھلواروی، مولانا حسن میاں قادری چشتی، **تذکرہ حضرت ابو النجیب عبد القاہر سہروردی**، لکھنو، مطبع مولوی فتح محمد تایب، ۱۳۲۸ھ

۱۱. تھانوی، مولانا شاہ محمد اشرف علی، اشرف الطريقة فی الشريعة والحقيقة المعروف به **شریعت وطریقت**، مرتبہ، مولوی محمد دین حنفی چشتی، کراچی، مکتبہ تھانوی، س ن

Marfat.com

۱۲. جون پوری، سید اقبال احمد، **تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور**، جون پور، شیراز ہند پبلشنگ ہاؤس، جنوری ۱۹۹۸ء، ج ۱

۱۳. جہلمی، طارق مجاہد، **شیخ عبد القادر جیلانی بحیثیت سید الاولیا**، جہلم، مجاہد اکیڈمی، ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ/۱۴ اگست ۱۹۹۸ء، اول

۱۴. جھونسوی، مخدوم سید معین الدین، **منبع الانساب**، اردو ترجمہ، ڈاکٹر ساحل شہسرامی، علی گڑھ ، مدرسہ فیضانِ مصطفیٰ، صفر ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء، اول

۱۵. چشتی، شیخ عبد الرحمان، **مراۃ الاسرار**، تحقیق و ترجمہ، مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری، لاہور، بزم اتحاد المسلمین، رجب ۱۴۱۲ھ

۱۶. چشتی، ممتاز احمد، **قدم الشیخ عبد القادر علیٰ رقاب الاولیاءِ الاکابر**، ملتان، بزم سعید جامعہ انوار العلوم، [۱۹۹۹ء]، اول

۱۷. چشتی صابری، مولانا محمد احسن، **وفیات الاخیار**، فیصل آباد، سنی دار الاشاعت، ۱۳۹۹ھ

۱۸. چشتی نظامی، شمس الفقہا صاحب زادہ ابو الحامد محمد احمد، **کلام الاولیاء الاکابر علیٰ قول الشیخ عبد القادر المعروف بہ حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ**، بصیر پور/ اوکاڑہ، تنظیم غلامان شمس الفقہا ، [۱۹۹۸ء]، اول

۱۹. حافظ پوری، حکیم ظہیر الدین عباسی، **النور**، جون پور، جون پور پرنٹنگ پریس، ۱۹۴۲ء، اول

۲۰. حیدر، مولوی حافظ محمد علی، **مصباح التعرف لارباب التصوف**، رام پور، مطبع سرکاری، ۱۳۳۹ھ

۲۱. خلیفہ عبد الحکیم، ڈاکٹر **تشبیہات رومی**، لاہور، ادارۂ ثقافت اسلامیہ، فروری ۱۹۵۹ء، اول

۲۲. خیر آبادی، مخدوم شیخ سعد الدین، **مجمع السلوک والفواید**، اردو ترجمہ، محمد ضیاء الرحمان علیمی، نظر ثانی، حسن سعید صفوی - ذیشان احمد مصباحی، سید سراواں/ الٰہ آباد، شاہ صفی اکیڈمی، ۲۰۱۶ء/ ۱۴۳۸ھ، ج ۱

۲۳. [داؤد خان، صالح مخلص]، جامع، **مونس المریدین**، اردو ترجمہ، سید شاہ تسنیم الدین احمد شرفی الفردوسی، بہار (نالندہ)، مکتبۂ شرف بیت الشرف خانقاہِ معظم، ۲ شوال ۱۳۸۳ھ، اول

۲۴. دردائی پروفیسر معین الدین **مجلس صوفیہ**، کراچی نفیس اکیڈمی، ۱۹۸۸ء، اول

۲۵. دردائی، محمد معین الدین، **تاریخ سلسلہ فردوسیہ**، گیا، تاج پریس، فروری ۱۹۶۲ء، اول

Marfat.com

۲۶. راجی محمد، **اشجار الجمال المعروف اخبار الجمال**، اردو ترجمہ، ڈاکٹر سید روح اللہ نقوی، [کوئٹہ]، باب الھوایج آرگنائزیشن انٹرنیشنل پاکستان، دسمبر ۲۰۱۲ء، اول

۲۷. رکن الدین، مولانا شیخ، **لطایف قدوسی**، اردو ترجمہ، احسان احمد صابری، لاہور، سیرت فاؤنڈیشن، ۲۰۱۵ء

۲۸. سعید، ڈاکٹر میاں محمد، **تذکرہ مشائخ شیراز ہند جون پور**، لاہور، اسلامک بک پبلشرز، رمضان ۱۴۰۵ھ/ جون ۱۹۸۵ء، دوم

۲۹. سعیدی، ڈاکٹر الطاف حسین، **افضلیت غوث اعظم، دلائل وشواہد**، لاہور، دار الفیض گنج بخش ۱۹۹۹ء، اول

۳۰. سہروردی، شیخ الشیوخ شہاب الدین، **عوارف المعارف**، اردو ترجمہ، شمس بریلوی، کراچی، مدینہ پبلشنگ کمپنی، اپریل ۱۹۷۷ء، اول

۳۱. شبلی نعمانی، شمس العلما مولانا، **سوانح مولانا روم**، کان پور، نامی پریس، س ن

۳۲. شرافت نوشاہی، علامہ سید شریف احمد، **خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ**، مریدکے، ادارۂ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء، اول

۳۳. **شریمد بھگوت گیتا**، اردو ترجمہ، سوامی کشور داس، کرشن داس، دلی، دیہاتی پستک بھنڈار، س ن، اول

۳۴. الشطنوفی الشافعی، امام ابوالحسن، **بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار**، اردو ترجمہ، مولانا حافظ پروفیسر سید احمد علی شاہ چشتی بٹالوی، لاہور، پروگریسو بکس، جنوری ۱۹۹۵ء، اول

۳۵. شمس مصباحی، ڈاکٹر غلام جابر، **کاملان پورنیہ**، ممبئی، برکاتِ رضا فاونڈیشن، ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء، اول، ج ۱

۳۶. صدیقی وارثی، مولوی شیخ فضل حسین، **مشکوٰۃ حقانیت المعروف معارف وارثیہ**، بانکی پور/ پٹنہ، مطبع اخلاقی، ۱۹۱۹ء، اول

۳۷. صوفی منیری، ابو محمد جلیل الدین حسین عرف سید فرزند علی شاہ، **وسیلۂ شرف وذریعۂ دولت**، بہ تصحیح وتحشیہ محمد طیب ابدالی، پٹنہ، مرتب خود، اکتوبر ۱۹۶۵ء، اول

۳۸. طاہر الہاشمی، پروفیسر قاضی محمد، **امام طبری کون؟ - مورخ، مجتہد یا افسانہ ساز**، حویلیاں، قاضی چن پیر الہاشمی اکیڈمی، شعبان ۱۴۳۷ھ/ مئی ۲۰۱۶ء، اول

Marfat.com

۳۹. ظفر الیقین، شاہ، **گلشن قلندریہ**، گیان پور (ضلع: بھدوہی)، مولف خود، ۱۹۹۹ء، اول
۴۰. عارف، پروفیسر علامہ فضل احمد، **سیرت بایزید**، لاہور، سنگ میل پبلشرز، ۱۹۹۶ء
۴۱. عطا محمد، **تحقیق الاولیا فی شانِ سلطان الاولیا**، جلوانہ/ لائل پور، جلوی کتب خانہ، محرم ۱۳۸۵ھ
۴۲. علوی، حکیم نثار احمد، **سخنوران کاکوری**، کراچی، میخانۂ ادب، ۱۹۷۸ء
۴۳. علوی، مولوی امیر احمد، **شاہان مالوہ**، لکھنؤ، انوار المطابع، س ن
۴۴. غوثی شطاری، محمد، اذکار الابرار - اردو ترجمہ - **گلزار ابرار**، مترجم فضل احمد جیوری، آگرہ، مطبع مفید عام، ۱۳۲۶ھ، اول
۴۵. فاخری، مولانا شاہ خالد میاں، **اصطلاحات تصوف**، کراچی، دار المصنفین، [۱۹۹۰ء]
۴۶. فردوسی، مولوی غلام نبی، **مرآۃ الکونین**، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور، ۱۳۱۲ھ
۴۷. فریدی، شاہ محمد عبد الصمد، **اصطلاحات صوفیہ**، دہلی، دلی پرنٹنگ ورکس، جنوری ۱۹۲۹ء، اول
۴۸. فضلی، سید محمد نجم الحسن، **اشراف عرب**، کراچی، جاجیری اکیڈمی، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء
۴۹. قادری، صوفی جمال احمد، **شمع جہانگیری**، کراچی، مؤلف خود، س ن
۵۰. قادری، محمد ریاض، **مناقب رومی**، لاہور، شبیر برادرز، فروری ۱۹۹۷ء
۵۱. قدوسی، اعجاز الحق، **تذکرہ صوفیائے بنگال**، لاہور، اردو سائنس بورڈ، ۱۹۶۵ء، اول
۵۲. قلندر، مولانا مولوی حافظ شاہ محمد علی حیدر، **تذکرۂ حبیبی**، لکھنو، حسنی پرنٹنگ پریس، ۱۳۶۰ھ
۵۳. کاکوروی، مولانا حافظ شاہ محمد علی انور قلندر، **انتصاح عن ذکر اہل الصلاح مع ضمیمہ موسومہ ایضاح**، اردو ترجمہ، مولانا شاہ عین الحید رعلوی کاکوروی، ضمیمہ، مولانا شاہ محمد حبیب قلندر، کاکوری، کتب خانہ انوریہ، ۲۰۰۰ء، اول
۵۴. الکلاباذی، امام ابوبکر بن ابو اسحاق محمد بن ابراہیم بن یعقوب البخاری، **التعرف لمذہب اہل التصوف**، اردو ترجمہ، ڈاکٹر پیر محمد حسن، لاہور، اسلامک بک فاؤنڈیشن، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء، اول
۵۵. کیلانی، مولانا عبد الرحمان، **شریعت وطریقت**، لاہور، مکتبۃ السلام، اکتوبر ۱۹۹۳ء، دوم
۵۶. گوالیاری، شاہ محمد غوث، **اوراد غوثیہ**، اردو ترجمہ، غ م فریدی، کراچی، مدینہ پبلشنگ کمپنی، س ن
۵۷. محدث دہلوی، شیخ عبد الحق، **زبدۃ الآثار - تلخیص - بہجۃ الاسرار**، اردو ترجمہ، پیرزادہ اقبال

Marfat.com

احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ، ۲۰۱۱ء، اول
۵۸. محمد، جی اے حق، **اسلامی اصطلاحات**، اسلام آباد، اکیڈمی معارف اسلامیہ، ربیع الاول ۱۴۱۳ھ/ستمبر ۱۹۹۲ء، اول
۵۹. محمد نواب مرزا بیگ، نواب مرزا آفتاب بیگ عرف، **کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ الموسوم بہ نام تاریخی تحفۃ الابرار**، دہلی، مطبع رضوی، ۱۳۲۵ھ، ج ۶
۶۰. مختار، مولوی حسیب اللہ، **انوار الاولیا**، ترتیب و تدوین، سید نعمت اللہ، کراچی، بساط ادب (پاکستان)، ۱۴۲۰ھ/جنوری ۲۰۰۰ء
۶۱. مختار احمد خان، **مختصر سوانح حیات حضرت سید شاہ نجم الدین قلندر غوث الدہر رحمۃ اللہ علیہ**، نالچھہ/ضلع: دھار، انتظامیہ کمیٹی درگاہ [سید نجم الدین قلندر]، ۲۰۱۵ء/۱۴۳۶ھ، اول
۶۲. مصطفوی حنفی، علامہ محمد علی، **تحقیق المعانی فی قدم الغوث الجیلانی معروف بہ قدم غوث کا صحیح مفہوم**، لاہور، مکتبہ برکاتیہ چشتیہ، [۲۰۰۰ء]، اول
۶۳. منیری، سید شاہ محمد مراد اللہ، **آثار منیر**، بانکی پور، برقی مشین پریس، ۱۳۶۷ھ، اول
۶۴. میر، میر تقی، **کلیات میر تقی**، لکھنو، مطبع نامی نول کشور، مارچ ۱۸۷۴ء، دوم
۶۵. نظام یمنی، جامع، **لطائف اشرفی**، اردو ترجمہ، شمس بریلوی، نظر ثانی، ڈاکٹر خضر نوشاہی، کراچی، شیخ محمد ہاشم اشرفی، جون ۱۹۹۹ء، اول
۶۶. نظامی قادری الفردوسی، سید قیام الدین، **شرفا کی نگری**، کراچی، نظامی اکیڈمی، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء، اول، ج ۱
۶۷. نیر، حکیم سید شاہ محمد شعیب، **آثارات پھلواری شریف معروف بہ اعیان وطن**، پھلواری، دار الاشاعت خانقاہ مجیبیہ، ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء
۶۸. وحید الدین خاں، مولانا، **تذکیر القرآن**، کراچی، فضلی سنز، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء، اول، ج ۲
۶۹. ولی الدین، ڈاکٹر میر، **مدراج السلوک**، کراچی، مدینہ پبلشنگ کمپنی، [۱۹۷۸ء]
۷۰. ہجویری، سید ابوالحسن علی بن عثمان، **کشف المحجوب**، اردو ترجمہ، سید ابوالحسنات قادری، لاہور، رضوی کتب خانہ، ۱۳۹۳ھ
۷۱. ـــ **کشف المحجوب**، اردو ترجمہ، علامہ فضل الدین گوہر، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اکتوبر ۱۹۸۶ء

Marfat.com

۷۲. ہندوشاہ، ملا محمد قاسم، **تاریخ فرشتہ**، لکھنو، مطبع منشی نول کشور، جون ۱۹۰۵ء/ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ، سوم، ج ۲

عربی

۱. ابن الجوزی، الامام جمال الدین ابی الفرج، **آداب الحسن البصری- و زهده و مواعظه**، تحقیق، سلیمان الحرش، دمشق، ١٤٣٤ھ/٢٠١٣ء

۲. البغدادی، مرتضیٰ نظمی زاده، **تذکرة الاولیا فی تراجم الائمة و المتصوفة و الزهاد فی بغداد و ما جاورها من البلدان**، دراسة و تحقیق، الدکتور حمید مجید هدو، بیروت، البحار ناشرون- الهلال للطباعة والنشر والتوزیع، ٢٠١٢ء، الطبعة الاولیٰ

۳. تادفی، شیخ محمد ابن یحییٰ، **قلاید الجواهر فی مناقب الشیخ عبد القادر**، قاهره، المطبعة العثمانیة، ١٣٠٣ھ/ ١٨٨٦ء

۴. الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاك، **الجامع الکبیر = سنن الترمذی**، المحقق، بشار عواد معروف، بیروت، دار الغرب الإسلامی، ١٩٩٨ء

۵. الترمذی، امام ابی عیسیٰ محمد بن عیسی بن سَوْرة، **الشمائل المحمدیة و الخصائل المصطفویة**، حققه وعلق علیه، سید بن عباس الجلیمی، مکة المکرمة، المکتبة التجاریة، ١٤١٣ھ/١٩٩٣ء، الطبعة الاولیٰ

۶. الحاکم، أبو عبد الله الحاکم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدویه بن نُعیم بن الحکم الضبی الطهمانی النیسابوری المعروف بابن البیع، **المستدرك علی الصحیحین**، تحقیق، مصطفیٰ عبد القادر عطا، بیروت، دار الکتب العلمیة، ١٤١١ھ/١٩٩٠ء

۷. الحسنی، العلامة الشریف عبد الحئی بن فخر الدین، **الاعلام بمن فی تاریخ**

Marfat.com

الهند من الاعلام یعنی نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، ملتان، طیب اکادمی، ۱٤۱۲ھ/۱۹۹۱ء، ج ۳

۸. الحسنی، العلامة الشریف عبد الحئی بن فخر الدین، **الاعلام بمن فی تاریخ الهند من الاعلام یعنی نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر**، بیروت، دار ابن حزم، ۱٤۲۰ھ/۱۹۹۹ء، الطبعة الاولیٰ، ج۳

۹. الدهلوی القادری الشاذلی البخاری، مولانا الشیخ عبد الحق المحدث المحقق، **زبدة الاسرار و زبدة الآثار**، بمبئی، مطبع بکسلنك کمپنی. ۱۳۰٤ھ

۱۰. الدیلمی الهمدانی، ابو شجاع شیرویه بن شهر دار بن شیرویه بن فنا خسرو، **الفردوس بمأثور الخطاب**، بیروت، دار الکتب العلمیة، ۱٤۰٦ھ/۱۹۸٦ء، ج۲

۱۱. الذهبی، شمس الدین ابو عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز، **تاریخ الاسلام و وفیات المشاهیر و الاعلام**، المحقق، الدکتور بشار عواد معروف، بیروت، دار الغرب الاسلامی، ۲۰۰۳ء، الطبعة الاولیٰ، ج ۱۲

۱۲. السلمی، ابی عبد الرحمن محمد بن الحسین، **طبقات الصوفیة**. حققه وعلق علیه، مصطفیٰ عبد القادر عطا، بیروت، دار الکتب العلمیة، ۱٤۱۹ھ/۱۹۹۸ء، الطبعة الاولیٰ

۱۳. السهروردی، [الشیخ شهاب الدین عمر]، **عوارف المعارف**، تحقیق و ضبط، ا.د احمد عبد الرحیم السایح، المستشار، توفیق علی وهبة، القاهرة، مکتبة الثقافة الدینیة، ۱٤۲۷ھ/۲۰۰٦ء، ج۱

۱٤. السیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن أبی بکر، **الحاوی للفتاوی**، بیروت، دار الفکر للطباعة و النشر، ۱٤۲٤ھ/ ۲۰۰٤ء، ج۲

۱۵. الشطنوفی، شیخ نور الدین ابو الحسن، **بهجة الاسرار و معدن الانوار**، قاهرہ، مطبعة المیسونیة، ۱۳۰٤ھ

Marfat.com

١٦. الکلاباذی، ابی بکر محمد بن اسحٰق، **التعرف لمذهب اهل التصوف**، ضبطه و علو علیه وخرج آیاته و احادیثه، احمد شمس الدین، بیروت، دار الکتب العلمیة، ١٤٢٢ھ/ ٢٠٠١ء

١٧. مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحی المدنی، **موطأ الإمام مالك**، المحقق، بشار عواد معروف، محمود خلیل، بیروت، مؤسسة الرسالة، ١٤١٢ھ

١٨. المزیدی، الشیخ احمد فرید، **الحسن البصری امام الزاهدین**، بیروت، دار الکتب العلمیة، ٢٠١٠ء، الطبعة الاولیٰ

١٩. المزیدی، الشیخ احمد فرید، **الحسن البصری آثاره و اقواله و مواعظه**، بیروت، دار الکتب العلمیة، ١٤٣٤ھ/٢٠١٣ء، الطبعة الاولیٰ

٢٠. مسلم بن الحجاج، القشیری النیسابوری،أبو الحسن، **المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم**، المحقق،محمد فؤاد عبد الباقی، بیروت، دار إحیاء التراث العربی، ١٩٨٧ء

٢١. مصطفیٰ سعید الخن، **الحسن بن یسار البصری الحکیم الواعظ الزاهد العالم**، دمشق، دار القلم، ١٤١٦ھ/ ١٩٩٥ء

٢٢. الهروی القاری، ابو الحسن نور الدین ملا علی بن (سلطان) محمد، **الفوائد والأخبار والحکایات عن الشافعی وحاتم الأصم ومعروف الکرخی وغیرهم**، المحقق، الدکتور عامر حسن صبری، بیروت، دار البشائر الإسلامیة، ١٤٢٢ھ/٢٠٠١م، الطبعة الاولیٰ، ج١

٢٣. الهروی القاری، ابو الحسن نور الدین ملا علی بن (سلطان) محمد، **مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح**، بیروت، دار الفکر، ١٤٢٢ھ/٢٠٠٢م. الطبعة الاولیٰ، ج١

Marfat.com

فارسی

۱. اشرف، وجیه الدین، **بحر زخار**، تصحیح و تدوین، آذر میدخت صفوی، علیگر، مرکز تحقیقات فارسی دانشگاه اسلامی، دهلی نو، مرکز تحقیقات فارسی رایزنی فرهنگی سفارت جمهوری اسلامی ایران، اسفند ۱۳۹۲ش/مارس ۲۰۱۴ء، ج ۲

۲. افلاکی العارفی، شمس الدین احمد، **مناقب العارفین**، مصحح، تحسین یازیجی، انقره، انجمن تاریخ ترک، ۱۹۵۹ء، ج ۱

۳. **-مناقب العارفین**، مصحح، تحسین یازیجی، انقره، انجمن تاریخ ترک، ۱۹۶۱ء، ج ۲

۴. امیر خورد[خرد]، مولانا سید محمد مبارک العلوی الکرمانی المدعو به، **سیر الاولیا**، دهلی، مطبع محب هند- به اهتمام: چرنجی لال، شعبان ۱۳۰۲ھ

۵. بلخی فردوسی، مخدوم مولانا حسین نوشه توحید، **مکتوبات مخدوم حسین**، اردو ترجمه، سید شاه قسیم الدین احمد بلخی فردوسی، شاه علی ارشد شرفی بلخی، کراچی، بزم فردوسیه، جولائی ۱۹۹۹ء/ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ، اول

۶. تراب علی، مولانا شاه، **اصول المقصود**، لکهنو، مطبع اصح المطابع، ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء

۷. ثبات، شاه امین الدین فردوسی متخلص به، **سلسلة اللآلی**، لکهنو، مطبع انوار محمدی، ۱۳۰۰ھ

۸. جلابی هجویری غزنوی، ابو الحسن علی بن عثمان، **کشف المحجوب**، به کوشش، دکتر محمد حسین تسبیحی[رها]، اسلام آباد، انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، لاهور، سمن پبلی کیشنز، ۲۳ آذر ماه ۱۳۷۴ھ ش/۲۱ رجب ۱۴۱۶ھ ق/۱۴ دسامبر ۱۹۹۵ میلادی

Marfat.com

۹. جواد نور بخش، دکتر، **بایزید بسطامی**، تهران، انتشارات یلدا قلم، ۱۳۸۵ش، چهارم

۱۰. حسین علی، حکیم، **انوار الصفی فی اظهار اسرار الجلی والخفی**، لکھنو، مطبع گلزار محمدی،۱۲۹۸ھ

۱۱. الدهلوی القادری الشاذلی البخاری، مولانا الشیخ عبد الحق المحدث المحقق، **زبدة الاسرار و زبدة الآثار**، بمبئی، مطبع بکسلنك کمپنی، ۱۳۰۴ھ

۱۲. راجی محمد، **مبارك نامه**، تحقیق و تدوین، حسن نواز شاہ، نژالی، مخدومه امیر جان لائبریری، جون ۲۰۱۵ء، اول

۱۳. سپه سالار، فریدون بن احمد ، **رساله فریدون بن احمد سپهسالار در احوال مولانا جلال الدین مولوی**، با تصحیح و مقدمه، سعید نفیسی، تهران، کتابخانه و چاپخانهٔ اقبال، ۱۳۲۵ش

۱۴. عبد الرزاق، سید عطا حسین المشتهر به، **کنز الانساب**، بمبئی، مطبع صفدری، ۳۰ رمضان ۱۳۰۰ھ/٦ اگست ۱۸۸۳ء

۱۵. علوی کاکوروی، مولانا شاہ تراب علی قلندر، **مجاهدات الاولیا**، لکھنو، حسن برقی پریس، ۱۸۷٦ء

۱٦. غوثی شطاری، محمد، **گلزار ابرار**، مرتبه، ڈاکٹر محمد ذکی، پٹنه، خدا بخش اوینٹل پبلك لائبریری، ۱۹۹٤ء، اول

۱۷. قلندر، شاہ تقی علی، **روض الازهر فی مآثر القلندر**، لکھنؤ، اصح المطابع، ۱۳۳٦ھ

۱۸. قلندر، شاہ مسعود علی، **فصول مسعودیه**، به تصحیح، شاہ محمد حبیب حیدر قلندر، لکھنو، اصح المطابع آسی پریس، ۱۳۳۱ھ

۱۹. قلندر، مولانا شاہ حافظ علی انور قلندر، **انتصاح عن ذکر اهل الصلاح مع تتمه المسمیٰ به ایضاح فی ترجمة اهل الصلاح**، تتمه، شاہ مولانا محمد

Marfat.com

حبیب قلندر، لکھنو، اصح المطابع، ۱۳۲۷ھ، دوم
۲۰. قلندر، مولانا محمدعلی انور، **انتصاح عن ذکر اهل الصلاح**، لکھنو، مطبع مجمع العلوم، ۱۲۹٤ھ، اول
۲۱. کولوی، راجی محمد، **اخبار الجمال**، تصحیح و تدوین، آذر میدخت صفوی، علیگر، مرکز تحقیقات فارسی، مرکز تحقیقات فارسی رایزنی فرهنگی جمهوری اسلامی، دهلی نو، اسفند۱۳۹۳ش، اول
۲۲. لعلی بدخشی، میرزا لعل بیك، **ثمرات القدس من شجرات الانس**، مقدمه- تصحیح و تعلیقات، دکتر سید کمال حاج سید جوادی، تهران، پژوهشگاه علوم انسانی و مغالطات فرهنگی، بهار۱۳۷٦ شمسی، اول
۲۳. مطیع الامام، دکتر سید، **شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری و سهم او در نثرِ فارسی**، اسلام آباد، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ۱٤۱٤ھ/۱۹۹۳ء، اول
۲۴. المیبدی، ابو الفضل رشید الدین، **کشف الاسرار و عدة الابرار معروف به تفسیر خواجه عبد الله انصاری**، به سعی وا هتمام، علی اصغر حکمت، تهران، انتشارات کبیر، ۱۳۸۲ش، هفتم، ج٦
۲۵. هندو شاه، ملا محمد قاسم، **گلشن ابراهیمی معروف به تاریخ فرشته**، لکهنو، منشی نول کشور، ربیع الثانی۱۳۲۳ھ/جون ۱۹۰۵ء، سوم، ج۲

ہندی

۱. اصغر، راجہ راجیسورراو، **ہندی اور دولغت**، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۳ء
۲. مختار احمد خان، **مختصر سوانح حیات حضرت سید شاہ نجم الدین قلندر غوث الدہر رحمۃ اللہ علیہ**، نالچھہ/ضلع: دھار، انتظامیہ کمیٹی درگاہ[سید نجم الدین قلندر]، ۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ، اول

مجلات/ ویب سائٹس

۱. **اسرار تصوف**، لاہور، ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ/ جولائی ۱۹۲۵ء، ج۲:ش٦
۲. **تصفیہ**، شش ماہی، کاکوری، جنوری-جون ۲۰۱٦ء، ج۳:ش۱

Marfat.com

۳. تصفیہ، شش ماہی، کاکوری، جولائی - دسمبر ۲۰۱۶ء، ج ۳: ش ۲

4. http://www.onefivenine.com

5. https://en.wikipedia.org

ENGLISH

1. Abdul Karim, **Social History of Muslims in Bengal**

, Dacca, The Asiatic socirty of Pakistan, 1959

Marfat.com

اشاریہ

شخصیات:

ابراہیم شاہ، سلطان، ۳۵
ابلیس، ۴۲
ابن السقا بغدادی، ۴۵، ۴۶
ابو یزید بسطامی، خواجہ، ۴۲
احمد ﷺ، ۴۲
ارشد، قاضی، ۳۵
اسماعیل، امام، ۳۵
تاج الدین، شیخ: تاج العارفین
تاج العارفین، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۶
جبرئیل، ۳۶
حسن بصری، ۴۲
حسین، مولانا، ۴۴
حسین دھکڑ پوش، ۳۳
حضرت غوث: غوث الدھر
خضر رومی کھپراداری، ۳۴
رومی، مولانا جلال [الدین]، ۳۸، ۴۰
زید [بن حارثہ]، ۴۰
شیخ زادہ چاپلدہ، ۴۲

Marfat.com

شاطبی، ۳۵
شیخ المشایخ: تاج العارفین
صامت علاء الدین، ۳۵
عارف سوداگر، ۳۵
عبدالقادر گیلانی، سید، ۴۴، ۴۵، ۴۶
غوث الدھر، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴
محمد ﷺ، ۳۳
محمد مرتضیٰ، ۴۴
مولانا روم: رومی
نوح، ۴۳

مقامات:

سرور پور، ۳۵
کوہِ کنت، ۳۵
جنت آباد، ۳۵
مانڈو، ۳۵، ۴۲
جون پور، ۳۵
ملتان، ۳۷

کتب:

اصداف الدرر، ۳۳
امواج البحور، ۴۱

Marfat.com

عکسیات

Marfat.com

1. اصداف الدرر-نسخہ الف: ص۱۱۷-۱۲۴
2. اصداف الدرر-نسخہ ب: ص۱۲۵-۱۳۲
3. صراطِ مستقیم: ص۱۳۳
4. مناقب الاصفیا فی سلسلۃ الاولیا: ص۱۳۴
5. مرادالمریدین: ۱۳۵

Marfat.com

بالیقین باصرین فاصحاب الصفة اوقفنا اسرارهم ۱۴
هم واعلمهم من الصحابه رضی الله عنهم اجمعین
فاصحاب الصفة من خواص الصحابه رضوان الله
اجمعین الحمد لله رب العالمین و[illegible] علی رسوله
واله الطاهرین [illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

احمده وبه نستعین واصلی علی محمد واله اجمعین اما بعد
رساله اصداف الدرر تالیف کرده شد منه اربع
وتمام تمام [illegible] درین [illegible] فواید کلمات حضرت غوث
والدین و[illegible] و کلمات شیخ المشایخ تاج العارفین [illegible]
غوث مسطور قدس الله ارواحهم [illegible] الصدیقه من الحضرت [illegible]
غوث رضی الله عنه شنیده ام که گفت درین راه و روش اصل ذکر
ولقب رضی الله عنه که شیخ المشایخ شیخ حسین دهکر پوش رحمة الله علیه
که سیزده ماه نشسته بود در عالم تحیر دست برکله نهاده و تاریخ در زمان [illegible]
[illegible] الدین [illegible] از تاج العارفین رحمة الله علیه شنیده ام که از حضرت غوث
می فرمود بود تلقین ذکر که [illegible] ازانان دادم روغن از علما طلب کنی
عبادت از علم ظاهرست الصدیقه من الدین [illegible] حضرت غوث
جهل و [illegible] کجا آورده [illegible] اکر دریافته [illegible] اکبر الست که در جمعه عید
الصدیقه من الدین [illegible] از شیخ المشایخ تاج العارفین رحمة الله علیه
گفت که حضرت سید الاولیا حضرت [illegible] روی معروف [illegible] در رنج
یکماه مشغول می بود [illegible] و ناخن دراز شدی [illegible] بیرون می [illegible]
وقتی سید الاولیا در حجره [illegible] بودند درویشی برای [illegible] بالا

بالاخر [illegible] رسید بود چوب [illegible] انداخت آن چوب بر قبر رسید
حضرة سید اولیا بر وی غضب کردند و گفتند اهل قبر بعز ما دامده است بس
اهل قبر را تعظیم باید کرد بفاتحه الصدقه من الله از حضرت غوث
رضی الله عنه شنیده ام فرمودند که ما [illegible] توانیم که مرید را اگر در کمال رسانیم
او را در عالمی اندازیم [illegible] حضرت [illegible] کمال [illegible] و الروفت
[illegible] اهل نجات [illegible] الدین تاج العارفین رحمة الله علیه
شنیده ام [illegible] تخم در دل مرید افکنند تا آنگه ثمر کی رسد دانی که چه
اسباب [illegible] مدة باید تا درخت شود و ثمر بار رسد حضرت شیخ المشایخ تاج
العارفین [illegible] دران روز که آن را وقت [illegible] مفرح
و [illegible] الوجه می برد [illegible] دران روز که وقت [illegible]
فی [illegible] الصدقه [illegible] شیخ المشایخ تاج العارفین گفت [illegible]
دماغ [illegible] را افروزانی [illegible] مدرک میکرد الصدقه من الله
حضرت غوث رضی الله عنه [illegible] رسیده بودند امسال که سلطان
ابراهیم [illegible] براه در کوه گشت حصار بنا کرده و [illegible] نام نهاده
چون [illegible] معظم از جانب شهر معظم جونپور آمدند در خانه قاضی [illegible]
سیزده روز نزول فرموده [illegible] از جانب [illegible] غوث
بار [illegible] و در قدم حضرت غوث [illegible] الصدقه من الله [illegible]
شیخ حامد علاء الدین دیدن حضرت غوث رضی الله عنه [illegible]
چون شیخ حامد [illegible] حضرت غوث رضی الله عنه فرمودند [illegible]
همچون دیگ سیاه [illegible] الصدقه من الله [illegible] حضرت غوث رضی الله عنه
گفت چون مرید در خلوت در آید تاریکی [illegible] روشنی باید [illegible] از خلوت

Marfat.com

دیر تاریک نماید گور تاریک بیند صدقه من الله ... امام همام
اسمعیل حافظ قاری ... عالم شاطبیه برای پابوس حضرت غوث رضی الله عنه
با شاگردان آمد شیخ بازقله قاف قدس سره بر سجاده نشسته بودند امام در پای مبارک
حضرت غوث رضی الله عنه بوسه زد ... حضرت غوث رضی الله عنه فرموده 16
یکان عشره بخوانید میان شاگردان یکی ... در حضرت غوث رضی الله عنه
حال طاری شد از هیبت کار بر المرجل در کار شد ... صورت بی اختیار را ...
ورق بر جبین مبارک حضرت غوث رضی الله عنه ... چنانکه در وقت
نزول جبرئیل علیه السلام جبین مبارک حضرت رسول صلی الله علیه وسلم در زمستان عرق آمدی
نزدیک ... جبرئیل یکی است هر یک شاگرد یکان یکان عشره بخوانند
و ... بودند متوجه روحانیت یمیناً و شمالاً ...
... بودندی و ... روان بودی چنانکه خادم ... حضرت غوث
رضی الله عنه نزر کردی در سینه خود انداختی ... های عجیب و غریب ...
و چون حضرت غوث رضی الله عنه در عالم تشریف آوردند و سلم کردند امام ...
که دیگر پس من ضعیف شده ام ... میوه ... حضرت غوث رضی الله عنه ... علم
الذی انزل الداء انزل الدواء فرمود ... روغن ...
سپید و نان مائده مرغ درون روغن پخته با نان مذکور ... شفا یابد
الصدقه من الله ... ضرب و شتم مرید را در کارخانه ...
شیخ المشایخ رحمة الله علیه گفت چون سید اولیا را از کسی ... از حجره
بیرون می آمدند و ضرب و شتم می کردند حضرت غوث رضی الله عنه شیخ المشایخ
را ضرب و شتم میکردند چون در ایام ... رفته روزی بملاقات حضرت غوث
رضی الله عنه ... آمد حضرت غوث ... حضور را و شیخ المشایخ حضورا
را ... از دهن مبارک ... شیخ المشایخ ...
پیش ایستاده بودند شیخ فی الحال دست ...

Marfat.com

درنگ [illegible] آورده شد نزد و نعیند برگ مصنوع این باید خورد که بمجرد خوردن دیوانه گرد
حضرت غوث رضی الله عنه فرمود دیوانه هم خواهید شد باری خورید شیخ برگ مذکور
خورده چون نقطه بازگشت حضرت غوث رضی الله عنه شیخ را بدین [illegible] ازلی [illegible]
و [illegible] شیخ الد[illegible] [illegible]
17 کردند شیخ الد[illegible] در نقص بعض آداب این ضعیف را حضرت و شیخ
حضرت غوث رضی [illegible] در من منبر مند ابیر [illegible] روزی در مسجد ملتان سرما [illegible] بود
[illegible] شیخ [illegible] درویش آمد بجد سرود بود [illegible]
ای درویش [illegible] از سکینه [illegible] این درویش [illegible] من از [illegible]
[illegible] آورده آمده ام [illegible] گفتم از سر خشم بخوردم پادشاه از میوه آنند داد [illegible] حضرت
غوث رضی الله عنه طلب کردم حضرت شیخ [illegible] را [illegible] [illegible]
مولانا روم فرماید
در دو جهان لطیف و خوش همچو امیر ما کجا [illegible]
[illegible] صد خطا
الصدقه من الله [illegible] شیخ [illegible] النهایه [illegible]
الی البدن [illegible] و [illegible] خورد است و خود [illegible] حضرت غوث رضی الله عنه
فرمود که پادشاه در چاه افتاده است و فتی [illegible] چون [illegible] حضرت غوث رضی
الله عنه فرمود مقصود [illegible] یافتن خورد است الصدقه من الله [illegible] وقتی این
ضعیف را شیخ [illegible] رحمة الله علیه [illegible] فرمود [illegible] از قواعد اهل
السنت از اصطلاح [illegible] اید که چون درویش [illegible] شد باز داد [illegible] کما قال
النبی صلی الله علیه وسلم [illegible] من جد [illegible] الذنوب وقتی این
ضعیف [illegible] شد [illegible] واجب شد [illegible] این فقیر [illegible] درویش
[illegible] شد که در شهر آن روز نام [illegible] گرفته بعد از رسید [illegible] شیخ تاج الدین
[illegible] بین بر آن ضعیف [illegible] داد [illegible] خدا
[illegible] خدای [illegible] تا غیر خدای آن درویش گفت خدا [illegible] بسیار [illegible] این ضعیف
[illegible] گفت یکی لطف دوم قهر این ضعیف گفت [illegible]

Marfat.com

او گفت ... چیز این ضعیف گفت مسلمان شوید کلمه گویند آن مرد کلمه طیب ...

من الذنب را از شیخ المشایخ شیخ العارفین روایت است که گفت الذنب ینفع العبد

و دیگر گفت اذا احب الله عبدا لا یضره ذنب شیخ المشایخ گفت ... روا باشد

که سالک را از مقام سقام ... آید که هیچ گناه ... راه ... باشد از غایت ... باید

استغنی ...

بلکه راه ... باز ماند خام رود ... عود ...

انتهی عندما لا عود له اگر در اینچنین مقام گناه ... شنید و گفت

... گناه در عالم ناسوت توبه کرد الذنب ینفع العبد ... توبه 18

چرا ... شیخ ... شنیده ام گفت ... وما ... طالب ...

به زمام ... اقرار کند و بگناه ... طالب ...

... قدم سکینه نازل ... الله تعالی ... غلاظ

... اقرار کند ... سکینه کند ... و این آیه خواند والکاظمین

الغیظ والعافین عن الناس والله یحب المحسنین الصدقة من الله ...

انبیا و اولیا ... رضوان الله علیهم اجمعین ... شهوت ...

الواردات ... عورت ... حلال گردد ... حرام نبود ... X

... حرام چنانکه قصه زید ... این ... شرع من خصائص النبی

صلی الله علیه وسلم ... اهل طریقت اولیا را هم این مقام ... انبیا و اولیا را

شهوة ان ... واردات من الله است ... حلال ...

... شهوت در ... مجموع ... همچنان ...

... این حاجت است چنانکه ... طعام ... انکاح ...

ما بلغت ... جماع ... بلاغت ... بلاغت ...

حضرت عمر رضی الله عنه ... چون غسل کرد ... بیرون ...

... واردات ... برای جماع ... حرام ... بیرون ...

چون ... حاجت ... چون ...

چندان ... الصدقة من الله ... شیخ ... رحمة الله علیه

Marfat.com

شنیده ام سالک در مقامی برسد که یاخذ و لا یوخذ یعنی چون جماع
کند زنده شود بیست بر کرد و زنده شود زنده شد و سالک را مقامی پدید آید که از منی
او فرزند شود و نه از تجلیات بهره میگردد از شیخ المشایخ شنیده ام که گفت
مسأله یلتقی البحر بالدر . ما نیز در انداز کرده ایم در اندام
کرد
اجمل الجمیل سالک را ازل نباشد فرزند او زیاده الصد
قه من الله شیخ العارفین رحمة الله علیه گفت که می دانید کلامی که گویند که خدای
تعالی در بحر با بنده سخن کند و مسامره آنکه حق در سخن با بنده کند حضرت غوث
رضی الله عنه گفت چون با کلام با خدای میگفتم از غایت صعوبت آن مقام پیدا شد
در عرش باشد مقداری که استماع کلام میسر شود که ..... درگذرانیم آید
الصدقه رضی الله عنه از شیخ المشایخ رحمة الله علیه شنیده ام که تجلی بکرار
نیست بعد از این معنی گفته اند ع یا بو قلمون رو بکار خویشیم شیخ الشیوخ
العارفین رحمة الله علیه کتاب التصوف کرده است ایرا امواج البحر نام کرده کلمات
مشایخ طبقات کل جمع کرده آن صاحب در نکته حضرت غوث است در مانده و سخن را ده
جای لذه سخن کرده سند الصدقه من الله از حضرت غوث شنیده ام
گفت چندان جواهر ما عرضه میشود و ما بگوشه چشم هم نمینگریم و گفت رضی الله عنه اگر سالک
را در ریاضت ملک مختلف در نظر آید اعتبار نباید و بدان مغرور نگردد و گفت
رضی الله عنه سر معکوس منید قلب است بدین تعلق گفت رضی الله عنه
چون آدمی میرود جانش نمی آید و نمی سخن نابت نیست می گفت
که ابلیس موجود نیست ابلیس وی هم در دل است از شیخ المشایخ رحمة الله علیه
شنیده ام که گفت نور ابلیس صورت می بندد صورت محمد را احمد صورت می بندد
بحریست قال الحسن البصری ان نور ابلیس من نار العزة
لو اظهر نوره للخلق لعبدوه بالالوهیة از حضرت غوث رضی الله عنه
شنیده ام گفت روزی نفس خواجه ابو یزید بسطامی قدس الله سره العزیز در ظهور آمد بصورت روباه خواجه رحمة الله علیه

Marfat.com

بلکہ دو مشت بر زند ہر چند کہ می زد بند فربہ تر میشد بحکم فرمان رسید کہ از بن این نفس
از علی ابن قوت نان خلقت او واز گوشت ہر چند کہ برنی در ریاضت کنند فربہ تر گردد چون
گرسنہ کنند قوی گردد و چون سیر کنند ضعیف گردد از شیخ الشیوخ شنیده ام گفت بر این راه
ہم لطف است بجز این ریاضت نیست و گفت رحمة الله علیه ہر چند کہ قوی است ابتدا
سلوک او بسیار بود و گفت رحمة الله علیه نفس مصطفی صلی الله علیه وسلم نیز او نیز نفس بود 20
کہ مسلمان شده است اما جوی سگی ندارد ع سگ اصحاب کہف آخر چند دی نفس اگان
قوی سگی ندارد از شیخ المشایخ شنیده ام کہ نفس انبیا سابق قدمها بر زده ندارد کر این
شیخ شندی چون نوح علیه السلام ذکر کردی او از ذکر او ہم
گاہ گوش نہ ہمی کرد او بایزید شنیده اند الصدقة من الله انه از شیخ المشایخ
شنیده ام کہ ہفت گوایف نفس مرشد کامل در باید ہر چه روا باشد نفس حیزی کاری
کوائف جبر فرماید و در ایمن آن شری تا گشم نوشند ہر کامل باید کہ مرید داخل نفس بیرون
آرد حضرت غوث رضی الله عنه فرمود اول در مرید ریاضت ابد بعده کما فته نفس افتاند
بیرون آید الصدقة من الله انه از شیخ الشیوخ رحمة الله علیه شنیده ام گفت
سالک چون سیر در قالب و نفس و دل و روح بکند بر ریاضت مجاہدت است ا
اقتلوا النفوس بسیوف المجاهدات چون در تصرف خیر افتاد
نفس متوسط در مقام اذکرکم رسید از ذکر ولی گذشت او را ریاضت نہایت نیست
بحسب مقام طعام باید خورد الصدقة من الله انه العشق براق عرشی یحمل
به السیر فی الذات والصفات سیر الی الله سیر ریاضت است
و سیر فی الله سیر در ذات است حضرت غوث رضی الله عنه فرمود ایمان الخ کہ مولانا
جیلی در تصنیف خویش آورده است الایمان اسیر نار التوبة فی القلب
الصدقة من الله انه و فتح سخن در این بود کہ حضرت شیخ المشایخ سید السادات
سید عبد القادر گیلانی قدس الله روحه فرموده کہ حالی قدمی علی راس
حضرت کل اولیاء الله مراد از این اولیاء عصر شان است یا مراد اولیا
پوشیده شیخ المشایخ خواجه دیدم کہ حضرت شیخ المحسن تاج العارفین

بوشیده اند از بهشت و حضرت سید السادات سید عبد القادر گیلانی بالای
سر شان هستند با باب ترکستانی در هوا و سید السادات سید محمد مرتضی رحمة الله
علیه خواب دیدند که حضرت سید السادات سید عبد القادر گیلانی و سید نجم
الحق [illegible] در حرم خانه سید السادات سید عبد القادر گیلانی
قدس سره [illegible] ضعف [illegible] نشسته دیده که غوث رضی الله عنه
21 در کوچه [illegible] بانگ کنند و فرود [illegible] سید عبد القادر گیلانی قدس الله سره
العزیز [illegible] همچنان بانگ کنند [illegible] غوث آن غوث اند که آورده اند بزرگی
بوده [illegible] الغوث [illegible] از صلح [illegible] بعده آهسته آهسته [illegible]
پیش سید السادات سید عبد القادر گیلانی [illegible] دیگر [illegible]
[illegible] پیش آن غوث [illegible] سید عبد القادر [illegible]
من هیچ مقصود ندارم جز آنکه منظور غوث گردم ابن سقا [illegible]
آن جواب [illegible] معتقد شوم [illegible] معتقد شوم
چون پیش غوث رفتند در حق سید عبد القادر گیلانی فرمود که این مرد هیچ مطلوب ندارد
جز آنکه منظور گردد روزی باشد که بر منبر آید و گوید هذه قدمی علی کل اولیاء الله
اگر در آن وقت من باشم سر فرود آرم سوی ابن السقا بغدادی دید گفت این مرد را می بینم نه
بعلت [illegible] سوی مرد سوم نگاه کرد و گفت این متاع الدنیا [illegible]
و مطلوب [illegible] سید السادات سید عبد القادر گیلانی
عظمت شان [illegible] ابن السقا بغدادی [illegible] عاشق نرسانید
[illegible] کتاب [illegible]
الصدقه [illegible] حضرت شیخ المشایخ تاج العارفین رحمة الله علیه مصطفی صلی الله علیه
و سلم را در خواب دید [illegible] بالای بام [illegible] مصطفی
صلی الله علیه و سلم [illegible] تعالی [illegible]
[illegible] من شهر شوال المعظم سنه احد عشر [illegible] و الف [illegible] محمد [illegible]
[illegible]

Marfat.com

(۲)

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و به نستعین و الصلوٰة علی محمد و آله اجمعین اما بعد رسالهٔ اصداف الدرر [illegible]

سنة اربع و ثمانمائة بدانکه درین کتاب فوائد لحکایات حضرت [illegible]

و کلمات شیخ المشائخ تاج العارفین خلیفهٔ غوث [illegible] قدس الله [illegible]

الدرر از حضرت غوث رضی الله عنه شنیده ام گفت [illegible] و گفت

رضی الله عنه که شیخ المشائخ شیخ حسین [illegible]

بود در عالم تحیر دست برکله نباده و ز [illegible] الصدفة من الدرر [illegible]

شنیده ام که از حضرت غوث می فرمود [illegible] ذکر [illegible]

کرامات از علم ما ظاهر است الصدفة من الدرر حضرت غوث [illegible]

و [illegible] الکبر است [illegible] الصدفة من الدرر [illegible]

گفت [illegible] حضرت سید [illegible] فقیر [illegible]

[illegible] بیرون می آمد صفائی [illegible] سید [illegible]

[illegible] سوار شده بود [illegible] آن [illegible]

[illegible] کردند و گفتند اهل قبر [illegible] الصدفة [illegible]

از حضرت غوث رضی الله عنه شنیده ام فرمود [illegible]

او در عالم [illegible] اگر [illegible] کرامت [illegible]

باشد الصدفة من الدرر از تاج العارفین رحمة الله علیه شنیده ام [illegible]

تا آنکه [illegible] اسباب [illegible]

من الدرر حضرت شیخ المشائخ تاج العارفین [illegible]

و دست [illegible]

(۳۶)

نکرده محروم می بودند ۔ الصدفة من الدرر ۔ شیخ المشائخ عارفین آفت خرابات
و باعث حوال را فرو می نمود سالک مدرک می کرد ۔ الصدفة من الدرر حضرت غوث
رضی الله عنه در محرم سر در یا بر سید بودند آن ایام سلطان ابراهیم شاه بخاب نژاد
در کوه کشمیر شهر را بنا کرده و جنت آباد نام نهاده چون عزم جبال مانده عزم کرد
جانب شهر منعم چون نو را آمدند در خانه قاضی ابراهیم نشستند و دوازده روز فرموده عارف
سوداگر جانب مانده برفت همت بندگان حضرت نمود و در قدم حضرت غوث
سوی مانده سفر کرد ۔ الصدفة من الدرر روزی شیخ عماد الدین دید حضرت غوث رضی الله
عنه آمد از وی نمود و سخن کرد چون شیخ عماد باز گشت حضرت غوث رضی الله عنه فرمودند
کرده شان همچون دیگ سیاه است ۔ الصدفة من الدرر حضرت غوث رضی الله عنه فرمود
چون مرید در خلوت آید و تاریکی آن روشن باید دگر نیز روشنی ببیند اگر خلوت در تاریک
نماید کور شد تا باب ببیند ۔ الصدفة من الدرر روزی امام همام اسمعیل حافظ قاری نبیره عالم
شاهی برای پابوس حضرت غوث رضی الله عنه با شاگردان آمد شبها قافت بسر
سجاده نشسته بودند امام در پای مبارک حضرت غوث رضی الله عنه بوسیدند و نشسته
حضرت غوث رضی الله عنه فرمود لیکن عشره بخوانید میان شاگردان کی عشره آغاز کرد
حضرت غوث رضی الله عنه را حال طاری شد از بیخ کازبر الرجل در کار شد و لمعه نور
بی اختیار بر آمد و عرق در جبین مبارک حضرت غوث رضی الله عنه روی نمود چنانکه وقت
نزول جبرئیل علیه السلام جبین مبارک حضرت رسول صلی الله علیه وسلم در عرق آمدی نزدیک
عارفان حضور و جبرئیل یکی است هر یک شاگرد نیز نیز عشره میخواندند حضرت غوث در وقت
بودند همه چو روحانیت بینا و شمایل متمایل بی اختیار بودند و خوی روان بود چنانچه
خادم هر روی مال نموده حضرت غوث رضی الله عنه شکر کرد دست بر سینه خود انداخت حالتی عجیب

Marfat.com

(۴)

پدید آمده بود. چون حضرت غوث رضی الله عنه از عالم صحو آمدند و چشم کشادند [illegible]
لیکن ضعیف شده است [illegible] میوه میبرد. حضرت غوث رضی الله عنه به حکم الذی انزل الداء انزل
الدواء فرموده یک سیر روغن ستور و یک مرغ سپید [illegible] مانده [illegible] بخورند تا
مذکور چند روز بخورد شفا یابد الحمد لله [illegible] ضرب و شتم مریدان در کارخانه پیران [illegible] حضرت
شیخ المشایخ رحمة الله علیه گفت چون سید [illegible] خویش می شد [illegible]
می آمدند و ضرب و شتم می کردند حضرت غوث رضی الله عنه شیخ المشایخ [illegible]
چون در آداب تقصیر رفتی. روزی [illegible] حضرت غوث رضی الله عنه [illegible] حضرت
غوث برگ می خوردند حضور و شیخ المشایخ را برگ از دامن خویش دادند شیخ المشایخ [illegible]
حضرت پیش ایستاده بودند شیخ [illegible] دست [illegible]
برگ ممنوع آن باید خورد [illegible] دیوانه شود. حضرت غوث رضی الله عنه فرمودند [illegible]
بایست بخورید شیخ برگ مذکور خوردند چون [illegible] حضرت غوث رضی الله عنه شیخ [illegible]
بی ادبی ضرب و شتم کردند شیخ المشایخ رحمة الله [illegible] تقصیر [illegible]
کرد [illegible] شیخ المشایخ گفت [illegible]
بود حضرت غوث رضی الله عنه سینه [illegible] شیخ [illegible] پیش آمد [illegible]
فرمودند ای درویش بالای این [illegible] آن [illegible] نشست [illegible] از
بیرون تازه کاری کرده آمده ام [illegible] گفتم [illegible] پادشاه [illegible]
حضرت غوث رضی الله عنه طالب [illegible] حضرت سینه [illegible] کشیده [illegible]
مولانا روم فرماید [illegible] لطیف خوش [illegible]
الصدف من الدرر شیخ المشایخ گفت النهایة الرجوع الی البدایة [illegible]
حضرت غوث رضی الله عنه فرمودند [illegible] در سجاده افتاده [illegible]
حضرت غوث رضی الله عنه فرمودند [illegible] از سلوک [illegible] الصدف من الدرر [illegible]

Marfat.com

(۵)

شیخ المشائخ رحمة الله علیه بر سبیل مناقره مسکینی فرموده تا قرار و اعتدال است اذا فعلتموا
افلکوا باید که چون درویشی همه بندد باز دارد کما قال النبی صلی الله علیه وسلم اخوف
من خلفک من الذنوب وقتی این ضعیف چه سعادت شد مسکینی را
لیس مسکینی این فقیر را در پیشی مدت شد که در شهر روزی دا
پرسید شما شیخ نجم الدین را غیر بیرون دیدید یا عین پیر این ضعیف جواب داد گفت
خدا را عین خدا می دانید یا غیر خدا آن درویش گفت خدا بر تخت با سیاست
این ضعیف گفت کدام کدام او گفت یک لطف دم بر این ضعیف گفت این صفت کب
چیزها را چنین او گفت چیزها این ضعیف گفت مسلمان شوید کلمه گوئید آن مرد کلمه
گفت الصدقة من الدرر از شیخ المشائخ تاج العارفین مروی است گفت الذنب نفع العبد
در گفت اذا احب الله عبدا لا یضره ذنب شیخ المشائخ گفت روا باشد
سالک را مقام شناخت پدید آید که شیخ شناخت را تا سیر شد از غایت تجلیات خوف
برانگیخته شده و از راه ما فوق باز ماند خام رود احتمال بود با خبر شد را برسید المشتهی
گفت اشتهی مدتها لا عود له اگر را چنین مقام گناه کند تا شناخت بشنید
و مالک گفت گناه در مقام ناسوت فوت گیرد الذنب ینفع العبد چون وقت
نباشد از شیخ المشائخ شنیده ام گفت گر مریدی دنیا طلب باشد پیر و یا پیش که قدم
نه بام کرسی الناس در رند او ترک کند و گناه و فقر شود آن مرید شود حالت قبل پیش پیر و یا
پیش پیشی قدم گناه ترک کند و پیر و پیش قدم مسکینی کند قال الله تعالی والغفلة
علیهم چون مرید خواهد که مسکینی کند پیش پیر رود و این آیه خواند الکاظمین الغیظ
والعافین عن الناس والله یحب المحسنین الصدقة من الدرر انبیاء و اولیاء صلوات
الله علیهم اجمعین عورت را ببینند بنظر شهوت آن الوارد است آن عورت شان را
حلال گردد و شوهر را حرام شود سه انچه بیند تا ست به بسام حرام خیاکه مد

(۵) (۶)

مشهور است این سخن در ظاهر شرع من خصائص النبی است صلی الله علیه وسلم اما نزد یک اهل
طریقت اولیاء را هم این مقام باشد و انبیاء و اولیاء را شهوت انسانی نیست بشارت را
از واردات من الله است ـ مولانا جلال رومی فرماید بیت

عاشقان را صحبتان بشته نهاد
وای شهوت در پلیدی مبحر کرم

بزرگی میگوید بار الهی جماع صحبتان حاجت است خبا که است عوام ـ بزرگی را پرسیدند
چرا النکاح نکنی گفت ما بلوغ نرسیده ایم اما خلق نکاح بی بار عنت می کنند و بلوغت
کمال رسیدن را گویند ـ از حضرت غوث رضی الله عنه مروی است چون غسل کرده
بیرون می آمدند ساعتے چون چشم می بستند واردات شده سے برای جماع
درون حرم می رفتند و غسل کرده بیرون می آمدند چون باز چشم می بستند باز وارد
شدے همی گفتند چون سالک را روحانیت می آید چندان منی افزاید
جز ریختن قرار نشود ـ الصدفة من الدرر شیخ المشائخ رحمة الله علیه شنیدم سالک
در مقامی رسد که یأخذ ولا یؤخذ یعنی چون جماع کند هیچ عورت بار دار نه گردد و نه بار دار خود نه بر
و سالک را مقامی پدید آید که از منی او فرزند نشود که منی از تجلیات مستغرق می گردد از
شیخ المشائخ شنیدم که گفت سالک را مقامی پدید می آید که تر
در اندام گردد و خشک هم در اندام گردد باز ماند آن سالک سهم نزول
نباشد فرزند زاده نباید ـ الصدفة من الدرر تاج العارفین رحمة الله علیه گفت که مادثه ذات می را
گویند که خداوند تعالی در روز با بنده سخن کند و مسامره آنکه حق در شب سخن با بنده کند
و حضرت غوث رضی الله عنه گفت چون با اسلام با خدا سے کسی تمام رعایت محبوب آن مقام
استادگی در بنی باشد و قرار سے ... مقام ... شود که بشریت ... گذر نمی آید
الصدفة من الدرر شیخ المشائخ رحمة الله علیه شنیدم که ... تجلی ... ذریت ... این معنی
گفته اند ... شیخ المشائخ ... العارفین رحمة الله علیه

Marfat.com

(۷) (۱۴)

کتابی تصنیف کرده است آن را باهج نام کرده کلمات مشایخ طبقات کل جمع کرده
آن کتاب در تکیه حضرت غوث است در بغداد و شیخزاده جای که آن نسخه کرده شده
الصمد قدس الله سره از حضرت غوث شنیده ام که گفت چندان جواهر از غیب می شود با گرشه
چشم هم نمی نگریم و گفت رضی الله عنه اگر کسی را در ریاضت تا یک تجلی در نظر آید اعتبار را
نشاید بدان مغرور نگردند و گفت رضی الله عنه شما مکوشید جهد تا باب آمدن آن
گفت رضی الله عنه چون آدمی فربه شود حجاب نمی تبیند — سخن نهایت
دقیق است و گفت که ابلیس بر چه صفت است ابلیس و کاهم درد است از شیخ الشیوخ
رحمة الله علیه شنیده ام گفت نور ابلیس بصورت می بیند و صورت قمر و نور محمد بصورت
می بیند بصورت شمس قال الحسن البصری ان لو ان ابلیس من نار العزة
لو اظهر نوره للخلق لعبد بالالوهیة از حضرت غوث رضی الله عنه
شنیده ام گفت روزی نفس خواجه ابویزید بسطامی قدس سره بخود بصورت
روباه خواجه رحمة الله علیه بلکد و مشت می زدند هر چند که می زد فربه تر می شد فرمان
رسید که آفرینش این نفس از عجائب قدرت ما است خلقت او از گونه است هر چند که زنی
و در ریاضت کنی فربه تر گردد و چون گرسنه کنی قوی گردد و چون سیر کنی ضعیف گردد
و از شیخ المشائخ شنیده ام گفت درین راه همه لطف است و مخافاتش نهایت
نیست و گفت رحمة الله علیه سالک هر چند که قوی اهل کمال است سلوک او بسیار بود و گفت
رحمة الله علیه نفس مصطفی صلی الله علیه وسلم ایمان آورد و نفس هیچ کسی مسلمان نشده است
اما خوی سگی ندارد ع سگ اصحاب کهف و نفس با ما ان خوی سگی ندارد - از شیخ
المشائخ شنیده ام که گفت انبیاء سابق قدیما بزرگ داشتند از ذکر الله را
منتهی شدند چون نوح علیه السلام ذکر کردی آواز ذکر او همه هیچ کسی نبود که
آواز او نمی شنید العصمة من الدرر از شیخ المشائخ شنیده ام که گفت که الف

(۸)

(۸)

نفس [illegible] کامل [illegible] ہیئت کہ نفس [illegible] خیر فرماید و در ضمن آن شرحے
[illegible] برای آن باید [illegible] از دوام نفس بیرون آرد حضرت غوث رضی اللہ عنہ
[illegible] بیرون آید الصدق من الدرر
[illegible] رحمۃ اللہ علیہ شنیدہ ام گفت سالک چون سیر در قالب النفس [illegible]
[illegible] می کند [illegible] حضرت اقتلوا النفوس بسیوف المجاہدات چون
[illegible] رسید [illegible] ذکر [illegible] گذشت [illegible]
[illegible] مقام [illegible] العشق [illegible] تحصیل
[illegible] فی الذات و الصفات سیر الی اللہ سیر [illegible] فی اللہ سیر
[illegible] حضرت رضی اللہ عنہ [illegible] ایمان [illegible]
[illegible] الایمان [illegible] فی القلب الصدف من الدرر
[illegible] حضرت شیخ الشیوخ [illegible] السادات سید عبد القادر گیلانی قدس
اللہ سرہ [illegible] علی رأس کل اولیاء اللہ مراد [illegible] اولیا [illegible]
[illegible] حضرت شیخ المشائخ [illegible] و دیگر حضرت شیخ [illegible] العارفین
[illegible] حضرت [illegible] السادات سید عبد القادر گیلانی [illegible]
[illegible] السادات سید [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
[illegible] السادات سید عبد القادر گیلانی [illegible] الدین [illegible]
[illegible] السادات [illegible] این [illegible]
[illegible]
[illegible] مراد [illegible] آن
[illegible]
[illegible] السادات سید عبد القادر گیلانی [illegible]

(۹)

ابن السقاء البغدادی و یک مرد دیگر بود گفت ایشان هر سه نیت کرده پیش آن غوث
رفتند سید عبد القادر گیلانی نیت کردند که من هیچ مقصود ندارم مگر آنکه منظور غوث گردم
ابن سقا نیت کرد من در توحید سوال کنم اگر آن جواب گوید معتقد شوم و مرد سوم گفت
اگر مارا خرقه خرما و بدهد من معتقد شوم چون پیش غوث رفتند و حق سید عبد القادر گیلانی
فرمود که این مرد هیچ مطلوب ندارد جز آنکه منظور گردد روزی باشد که بر منبر برآید و گوید
هاتی قدمی علی کل اولیاء الله اگر در آن وقت من باشم سر فرود کنم سوی ابن السقاء
البغدادی دید گفت این مرد را می بینم که ظلمت کفر در دل برگزیده است سوی مرد سوم نظر کرد
و گفت این متاع الدنیا نیت کرده است و مطلوب دارد این را در دنیا تا مرگ غرق می بینم
السادات سید عبد القادر گیلانی عظمت شان مشهور است ابن السقاء البغدادی حمد بیست
کتاب در توحید نوشته بود عاشق ترسا بچه شد صد بیست کتاب در حالت ثلاثه
نشست کافر گشت و آن مرد دیگر وزیر گشت الصدف من الدرر حضرت شیخ المشائخ
تاج العارفین رحمة الله علیه مصطفی صلی الله علیه و سلم را در خواب دید بالای بام حضرت
شیخ طرف نردبان آهسته آهسته بالای بام سوار می شدند مصطفی صلی الله
علیه و سلم فرمود لتغفت تعال یا مسکین

تا تمه منقول عنه

تم اصداف الدرر وقت الفجر فی یوم الاثنین من شهر شوال المعظم سنة ۱۲۹۲
احد عشر اثنا و تسعون و الف من ید عبد الضعیف محمد جبل بن شیخ محمد خلیل
از فرزند حضرت مخدوم شاه نور در مقام لودلی بحرمة النبی و آله الامجاد با اختتام رسید

هر که خواند دعا طمع دارم — زانکه من بنده گنهگارم

و ناقله کاتب هذا النسخة العبد العاصی الاثم محمد الله بالعاصم تجاوز الله عن ذنوبه و غفر له المعاذ و الاثم
فی تاریخ الثامنة و عشرین من شهر جمادی الاخری یوم الجمعة سنه ۱۳۰۵ الف و ثلاث مائة و سبع
و خمسون ببرکة العادر اصول

Marfat.com

(۱۶)

بزبان نیابد در حریم خاطر جاه نمود و طلب سکوت کند که جز لا اله الا الله دیگر هیچ
گرد او را آرام نیابد نیست دیگرش اندر زبان می سازد و از هر گرانه می گوید مکرر لا اله
الا الله محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم در بیان آنکه پیران علیه رحمة الله طلب
و تسلیم تلقین ذکر بر زبان حضرت پیر مریدان کنند این خلعت خاص پیر
ایشان در ملبوس بدپا مریدان هستند و در سایه این خلعت باشند و اگر در کتب
سنت این فقیره بر اشاره بر کلی نکرده و برای ترتیب عمل
بروجه مختصر آورده است بارت از مثل است در ترتیب کار
از من این ... خاص و عام ای دوست از مثل و نقصان
داری که این کار بر طریق مراقبت روندگان بهر ترقی که پیران
با مریدان این معامله کنند و جز بهر دوستان خاص نگویند و تو بگویم که در کتب
این فقیره چند پیران ترتیب شده است و چنانکه بعد طلب تسلیم
این فقیر را از حضرت غوث الدهر شاه قطب الدین سر انداز غوثی
رسیده است و او از حضرت سید الاذکیا ذوالاصفیا سید نجم الدین
قلندر و حضرت سید نجم الدین از حضرت سید خضر الرومی و حضرت
سید خضر رومی از حضرت شیخ عبدالعزیز مکی علمدار مصطفی صلی الله
علیه وسلم و حضرت شیخ عبدالعزیز مکی از حضرت محمد مصطفی صلی الله
علیه وسلم تسلیم و تلقین رسیده بر سانیدن سند این مشایخ رحمة الله

علیهم

Marfat.com

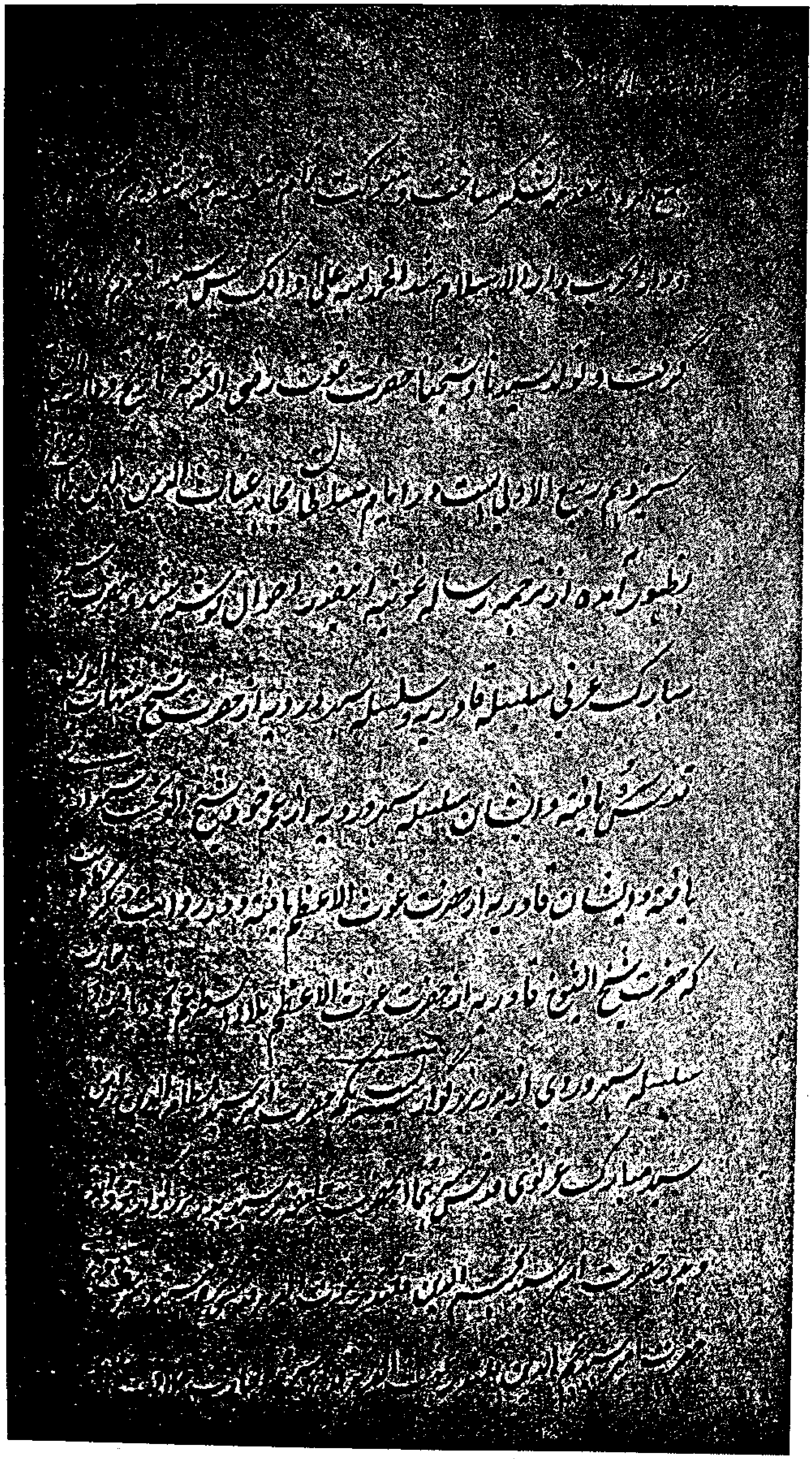

Marfat.com

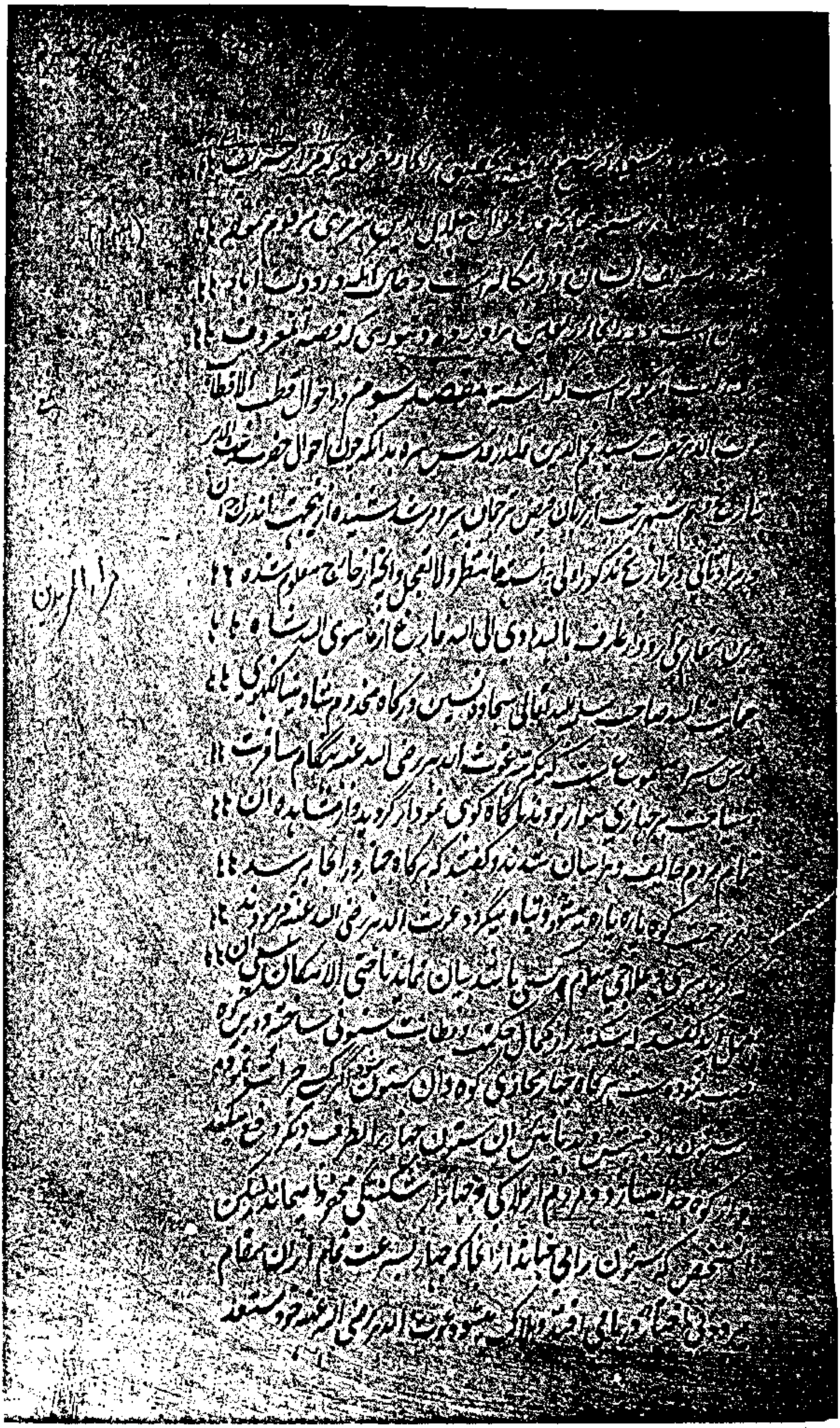

Marfat.com

قطعه تاریخ طباعت

مرحبا صد مرحبا ای فاضلِ علم و هنرا
خوب زینت یافته تدوین اصداف الدّرر
با شرف تکمیل گردد داشت این دل آرزو
حال و ارشاداتِ شاهِ نجمِ دین نورِ قمر
روز و شب در جستجوی درِّ معنی صرف کرد
نام آور شد حسن از تابشِ فخرِ گهر
جوهرِ نایاب چون تزیین و زیبایی گرفت
شد نمایان گنجِ مخفی گفت هر صاحب نظر
تحشیه، تقدیم و ترتیبِ خط و خالش عجب
کرد پر بارِ گلستان بوی عرفانِ شجر
زین حیدر چون تلاشِ نسخه ها همت گرفت
گوهرِ گم گشته را آورد با زحمت سفر
چون چشیده سالکِ راهِ قلندر جامِ وی
کیف طاری، هوش عاری ترکِ صهبای سحر
در پیِ تاریخِ سالِ طبع شد فکرِ غریب
سعدیِ کم مایه بر آوردنش بسته کمر
جمله تاریخ آمده ای روحِ فیض بخش من
شد تکامل دیده زیب طبعِ اصداف الدّرر

ای روح فیض بخش: ۲۰۱۷ء

(ذوالنورین حیدر علوی عرف سعدی کاکوروی)

Marfat.com

سید نجم الدین غوث الدہر قلندر کے فوائد و کلمات
اور ان کے خلیفہ تاج العارفین شیخ تاج الدین
کے احوال و ارشادات کا مجموعہ

مؤلف
ناشناس

اصداف الدرر

(سال تالیف ۸۰۲ھ/۲-۱۴۰۱ء)

ترتیب و تدوین جدید / مقدمہ و تعلیقات

حسن نواز شاہ - زین الحیدر علوی

مخدومہ امیر جان لائبریری، نڑالی

Marfat.com